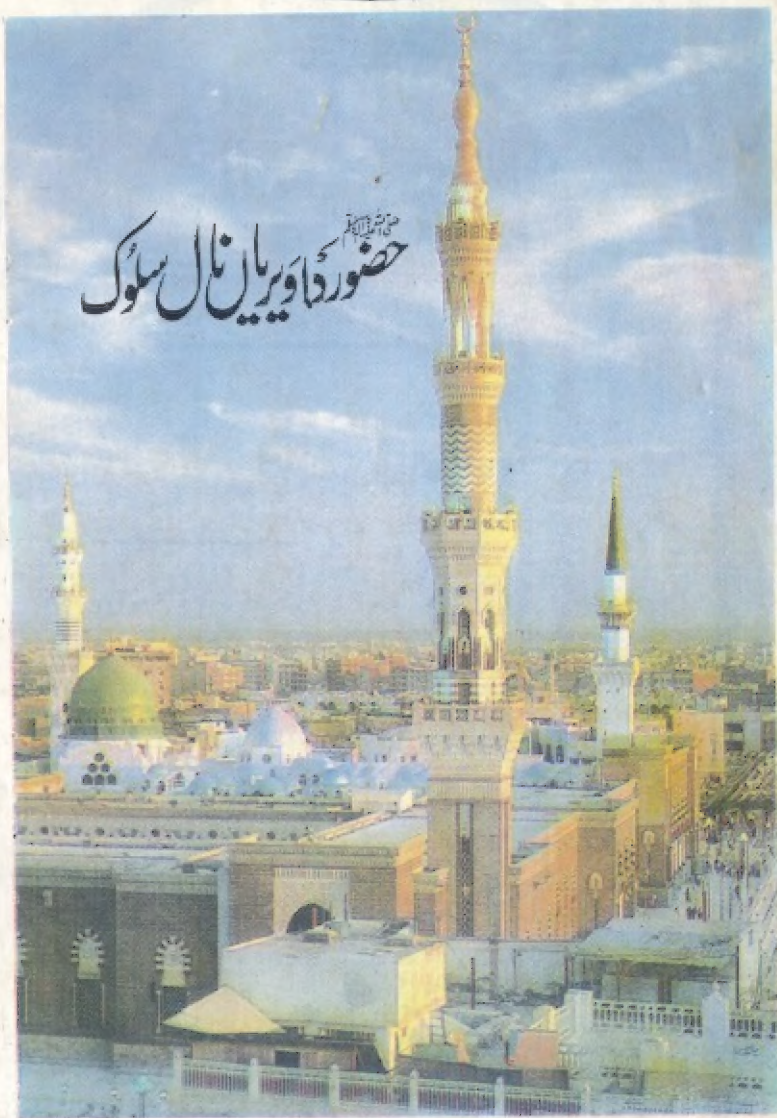


نعت نامہ لاہور

حضور گداویریاں نال سلوک



ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء شماره ۵

حضور ﷺ دا ویریاں نال سلوک

ایڈیٹر: راجارشد محمد محمود

مشیر خصوصی:

چوہدری رفیق احمد باجواہ
ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر:

شہناز کوثر

نظم محمد محمود

قیمت ۱۵ روپے (عام شماره)
۲۰ روپے (اشاعت خصوصی)
۲۰۰ روپے (زیر سالانہ)
عربالک کے لیے: ۱۰۰۰ روپے

مینجر: ختم محمد محمود

پبلشر: راجارشد محمد محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر: جم پرنٹر: لاہور

خطا: منظر رقم

پکیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

بائنڈر: خلیفہ عبدالجید: بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸- اردو بازار- لاہور

اظہر منزل مبدی شریٹ نمبر ۵ نیوشالہ مارکا لونی- ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اُردو مجموعہ ہائے نعت

۱- دُرُ کُتُنَا کُنک رُکُز کُنک - ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۳۶)

۲- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۶ء (صفحہ ۱۷۶)

۳- منشور نعت (اُردو پنجابی فردیات) ۱۹۸۸ء (صفحہ ۱۷۶)

۴- سیرت منظوم (بصورت قطعات) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۱۲۸)

۵- "۹۲" (انتیہ قطعات) ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۳)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۶- مہتاس دی آئی (مدار آئی ایو اریڈیانت) ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۲۳)

۷- حق دی تائید - ۱۹۵۶ء (۸ صفحات)

تحقیق نعت

۸- پاکستان میں نعت ۱۹۹۳ء (صفحہ ۲۲۳)

۹- غیر مسالوں کی نعت گوئی - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۳۰۰)

۱۰- خواتین کی نعت گوئی - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۳۳۶)

۱۱- نعت کیا ہے؟ - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۱۳)

انتخاب نعت

۱۲- مدح رسول ﷺ - ۱۹۷۳ء (صفحہ ۱۹۸)

۱۳- نعت خاتم الرسلین ﷺ - ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۸۳)

۱۴- نعت حافظہ (حافظہ پہلی میسج کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ء (صفحہ ۲۷۶)

۱۵- قلم رحم (امیر جماعت کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ء (صفحہ ۹۶)

۱۶- نعت کائنات (امانہ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیق مقدمے کے ساتھ - جنگ

پبلشرز کے زیر اہتمام - چار رنگ طبعات - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۸۶۱ - بڑا سائز)

اسلامی موضوعات پر کتابیں

۱۷- احادیث اور معاشرہ - ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء (بھارت میں بھی چھپیں) صفحات ۱۹۲

۱۸- ماں باپ کے حقوق - ۱۹۸۵ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۲)

۱۹- حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین ۳۹ منظومات - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۲۲۳)

۲۰- میلاد النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین ۸۰ میلاد یہ نعتیں - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۳۳۶)

۲۱- مدینہ النبی ﷺ (تدوین) ۱۸ مضامین ۵۷ منظومات - ۱۹۸۸ء (صفحہ ۲۲۳)

اپنے علم میں اضافہ کرنے کیلئے ہمارے ادارہ کی

شاہکار ٹیکنیکل کتب کا مطالعہ کیجئے۔

جن کو پڑھ کر ہزاروں افراد اندرون ملک و
بیرون ملک کام کر کے لاکھوں روپیہ کما
رہے ہیں

ہمارے ہاں انگلش میڈیم سکولوں کی کتب کے علاوہ

دنیا بھر کے مختلف موضوعات مثلاً برقیات،
الیکٹرونکس، آٹومو بائل
سول انجینئرنگ، کمپیوٹر، طب،
صنعت و حرفت، کھیل، کھانا پکانا

کے علاوہ بے شمار جنرل کتب دستیاب ہیں۔

ایک روپے کا ڈاک ٹیٹ بھیج کر فرسٹ کتب مفت

طلب فرمائیں _____ ادارہ



ہمدرد کتب خانہ
فون نمبرز:
7358947
7312368

۱۴- اُردو بازار، لاہور نمبر ۷

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- ۲۲۔ اقبال و امیر رسالہ دستِ گرانِ پیغمبر - ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۲ء (جلد ۱) ۱۹۸۷ء (جلد ۲) (صفحہ ۱۱۲)
 ۲۳۔ اقبال کا فکر اعظم اور پاکستان - ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۶۰)
 ۲۴۔ قلمِ اعظم - - - - - انکار و کردار - ۱۹۸۵ء (صفحہ ۱۶۰)
 ۲۵۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۳ء (صفحہ ۳۶۳)

مزید کتابیں

- ۲۶۔ میرے سرکار (مصحف) ۱۹۸۷ء (صفحہ ۱۳۳)
 ۲۷۔ حضور (مصحف) اور بچے - ۱۹۹۳ء (صفحہ ۱۱۲)
 ۲۸۔ تفسیرِ عالمین اور رحمتِ للعالمین (مصحف) ۱۹۹۳ء (صفحہ ۲۵۶)
 ۲۹۔ دردِ دو سلام - ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء (سات ایڈیشن چھپے) (صفحہ ۱۲۸)
 ۳۰۔ قرطاسِ محبت (مصحفِ رسول (ﷺ) کے ۷۰ نظائر) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۱۳۳)
 ۳۱۔ سفرِ سعادت، منزلِ رحمت (سفرنامہ حجاز) ۱۹۹۲ء (صفحہ ۲۲۳)
 ۳۲۔ راجِ دُلا رہے (بچوں کے لئے نظمیں) ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۹۱ء (صفحہ ۹۶)
 ۳۳۔ میلادِ مصطفیٰ (مصحف) ۱۹۹۱ء (صفحہ ۳۸)
 ۳۴۔ عقلمند آج اور ختم نبوت (مصحف) ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء (صفحہ ۳۲)
 ۳۵۔ منظومات - (نظمیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۶۰)
 ۳۶۔ دیارِ نور - (سفرنامہ حجاز) ۱۹۹۵ء (صفحہ ۱۱۲)
 ۳۷۔ حضور (مصحف) کی مادائے کرامت - ۱۹۹۵ء (صفحہ ۲۵۶)

تراجم

- ۳۸۔ انصافِ الکبریٰ - جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) ۱۹۸۲ء
 ۳۹۔ فتح الغیب (از حضرت غوثِ اعظم) ۱۹۸۳ء
 ۴۰۔ تعبیر الرقاع (منسوب بہ امام بیہق) ۱۹۸۲ء
 ۴۱۔ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (مدون و ترجمہ) ۱۹۷۱ء

خدا مِ نعت کا انتقال

صاحبزادہ رضی شیرازی خانوادہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری رحمہ اللہ علیہ کے فردِ فرید۔ اردو اور فارسی کے قادرِ الکلام شاعر۔ ایک صاحبِ علم شخصیت۔ صوفی، صافی، حلم، بردباری اور انکسار کا مرقع۔ بہت اچھے نعت گو شاعر۔ مرید کے میں انتقال فرما گئے۔

سید نور محمد قادری معروف ماہرِ اقبالیات۔ بہت بڑے ذخیرہ کتب کے مالک، ان کی جتنی تحریریں سامنے آئی ہیں، تحقیق و تفتیش ان کا تفتیش ہے۔ مدیرِ نعت کے والدِ گرامی راجا غلام محمد (مصنف امتیازِ حق / آؤارہ ابطالِ باطل) کے دوست۔ چند کتابیں اور بہت سے علمی مقالے شائع ہوئے۔ چک ۱۵ شمالی (ضلع منڈی بہاء الدین) میں رحلت فرمائی۔

حسرت حسین حسرت اردو اور انگریزی کے نعت گو۔ حضرت احسان دانش کے ہونہار شاگردوں میں حزیں صدیقی کے بعد انھی کا نام اپنی قادرِ الکلامی کے باعث سب سے بڑا تھا۔ ماہنامہ ”نعت“ اور مدیرِ نعت سے خصوصی تعلق تھا۔ روزنامہ ”جنگ“ لاہور اور ہمدرد کتب خانہ نے نعت کے متعلق خدمات پر انھیں ”نعت ایوارڈ“ دیا۔

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ”پیغمبرِ اعظم و آخرِ علیہ السلام“ کے مؤلف۔ صاحبِ علم و دانش۔ نثر میں حضورِ اکرم ﷺ کی نعت پر مؤدبانہ قلم اٹھانے والے۔ ڈاکٹر عرش صدیقی دوہوں کی ہیئت میں نعت کہی۔ نامور ادبی شخصیت۔ ملتان میں انتقال فرمایا۔

علامہ شمس بریلوی بہت سی کتابوں کے مصنف۔ ”اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا ادبی جائزہ“ ان کا خاص کارنامہ ہے۔ سلام رضا کے کچھ اشعار کی تضمین بھی کی۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سرپرست۔ کراچی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

○ اللہ کریم ان سب خدا مِ نعت کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ انھیں حضور رسولِ اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین!

مُتَلِّیٰ شِعْرِ اَبَدِ سَلَامِ
سُتَّارِ حُسْنِ کَاشَانِے رَسُوْلِ اَکْرَمِ هُو
اَسْ اَدَمِی کی مَحَبَّتِ خُدا فِضِیْبِ کَمِے

نعت سے محبت کرنے والی محترم

بہن **زینت خاتون** مرحومہ مغفورہ

کے ایصالِ ثواب کے لیے

قَارِینِ کَرَم سے درخواست ہے کہ
مرحومہ کی بلند می درجات کیلئے دُعائیں کریں

ملک خان محمد

بابا پور کالونی نمبر ۳
بابا پور - لاہور -

ماہنامہ "نعت" کے گزشتہ شمارے

1988 - حیدر باری تعالیٰ - نعت کیا ہے؟ مدینۃ الرسول ﷺ (اول و دوم) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول و دوم) - نعتِ قدسی - غیر مسلموں کی نعت (اول) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول) - میلاد النبی ﷺ (اول و دوم) سوم)

1989 - لاکھوں سلام (اول و دوم) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم) معراج النبی ﷺ (اول و دوم) - غیر مسلموں کی نعت (دوم) کلامِ ضیاء القادری (اول و دوم) - اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم) - درود و سلام (اول و دوم) سوم)

1990 - حسن رضا بریلوی کی نعت - آزاد بیکانیری کی نعت (اول) - واریثوں کی نعت - درود و سلام (چہارم تا ہشتم) - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم) - غیر مسلموں کی نعت (سوم) - اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم) - میلاد النبی ﷺ (چہارم)

1991 - شہید ابنِ تاموس رسالت (اول تا ہجتم) - غریب سارنپوری کی نعت - اقبال کی نعت - فیضانِ رَحْمَۃ - نعتیہ سندس - عربی ادب میں ذکرِ میلاد - سرپائے سرکار ﷺ (اول) - حضور ﷺ کا بچپن

1992 - نعتیہ رباعیات - آزاد نعتیہ نظم - سیرت منظوم - نعت کے سائے میں - حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول و دوم و سوم) - آزاد بیکانیری کی نعت (دوم) - سرپائے سرکار ﷺ (دوم) - سفرِ سعادت منزلِ محبت (اشاعتِ خصوصی)

1993 - ۹۳ (قطعات) - عربی نعت اور علامہ نبائی - ستار وارثی کی نعت - بڑاؤ لکھنوی کی نعت - حضور ﷺ اور بچے - حضور ﷺ کے سیاہ نامِ رفقا - رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم) - نعت ہی نعت (اول) - یا رسول اللہ ﷺ - حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین - تغیرِ عالمین اور رحمتِ للعالمین ﷺ (اشاعتِ خصوصی)

1994 - محمد حسین فقیر کی نعت - اختر الہادی کی نعت - شیدائے بریلوی اور جمیل فکر کی نعت - بے چین رجپوری کی نعت - دیارِ نور - خمیس - نعت ہی نعت (دوم و سوم) - نور علی نور - حضور ﷺ کی معاشی زندگی - مدینۃ الرسول ﷺ (سوم) - معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 - حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ - استغاثے - نعت کیا ہے؟ (دوم و سوم و چہارم) - نعت ہی نعت (چہارم و ہجتم) - کافی کی نعت - انتخابِ نعت - خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی) - غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)

1996 - لطفِ بریلوی کی نعت - ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ - سرکار ﷺ دی سیرت (پنجالی) - ظہورِ قدسی - حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال - مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے - انک کے نعت گو شعرا - اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اول و دوم) - دو خصوصی اشاعتیں - نعت ہی نعت (ہشتم)

1997 - شہرِ کرم (جنوری) - نعت ہی نعت حصہ ہجتم - (فروری) - ہوا یہ کہ..... (مارچ)

آئندہ شمارہ: دربارِ رسول ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین (جون ۱۹۹۷)

مہرِ حلیٰ گل

سرکارِ مہدیؑ واسوہ، تے ساوا کردار

حضورِ داویریاں نال سلوک

اللہ کریم نے مسلماناں دے سپرد ساری دنیا دی اصلاح واکم کیتا سی۔ ایس مقصد
لئی ضروری سی جے ایس پھلن اپنی اصلاح کریے۔ اللہ تعالیٰ تے اوہدے محبوب رسول
ﷺ نے جیہڑیاں کمل توں سانون منع کیتا اے، اوہنل دے نیڑے ناں جائے، تے
جیہڑے کمل دا حکم فرمایا اے، اوہ کریے۔ پر اسلوی بد قسمتی ایہ اے کہ بہت وڈے
مومن، تے بہت اچھے انسان بنن لئی جس کردار دی لوڑ سی، تے جیہڑے اخلاق چاہی دے
سن، ایس اوہنل نوں چھڈ کے اخلاقی برائیاں نال محبتیں دوحالیاں نیں۔ اخلاقی لحاظ نال
اوہ نو یکلیاں گلاں جیہڑیاں حضور پاک ﷺ دی تعلیم پاروں مسلماناں وچ پیدا ہوئیاں سن،
اتے جنھن دی وجہ توں آساں دنیا دی لامست دی مسند سنبھالی سی، ہن ساتھوں کھس
گئیاں نیں۔

بندیاں دے حق کھوہن وچ ایس شیر آں۔ اوہ کم جنھنل توں معاشرے نوں
فائدے پہنچ سکدے نیں، ایس چھڈ بیٹھے آں۔ اپنیاں ملواں بھینل نوں بنا سنوار کے
بزاراں گلیاں وچ اسل کھلا چھڈ دتا اے۔ فیر، ایس ای آں جیہڑے اوہنل تے اوازے
سکدے آں، اوہنل نال بد سلوکی کرن دی تابہگ رکھدے آں۔ کاروبار وچ بددیانتی
ایس کریے۔ ملاوٹ کر کے اپنے مسلمان بھراواں دے قتل واکسمان ایس کریے۔ گھٹ
تولنا تے جھوٹ بولنا ساڈی خصوصیت بن گئی ہووے۔ ناجائز منافع خوری، سنگٹنگ، ذخیرہ
اندوزی، چور بازاری توں ایس باز نہ آئے۔ دفتراں وچ کم کرن دی بجائے گپیں مارے،
رشوتاں لے، سفارشاں کریے تے نیں۔

ظہرِ مسرود

ساڑے وچوں جیسے تاجر میں، اوہ اپنے مومن بھائیوں کو لٹ کے راتوں رات مالدار بن واسطے ہر اوہ کم کرن اتے لک بھی بیٹھے میں جمدے توں رب رسول (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) نے منع فرمایا اے۔ جیسے مزدور میں، اوہ نعرے بازی تے ایمان رکھدے میں۔ جیسے صنعت کار میں، اوہ اجارہ داری اتے ذخیرہ اندوزی دے ذریعے منگائی کر کے قوم کوں لٹ رہے میں۔ جیسے عالم میں، اوہ قرآن حدیث دیاں تاویلاں اپنی مرضی تل کر کے مسلمانوں کوں مذہب دے تل تے ایسے جھوٹیاں وچ دے میں پئے، جیسے ہر ویلے اک دوجے نوں دھمکے نظریں اون، تل جے مولویاں دے روٹی ٹکڑا بندوبست ہندا رہوے۔ جیسے حاکم میں، اوہ اپنیاں کرسیاں بچلون خاطر ملک نوں داء تے لان واسطے ہر ویلے تیار لہدے میں۔ جیسے اپوزیشن وچ میں، اوہ اسلام آلو اپڑن دی تانگ وچ اسلام نوں وی استعمال کر لین دا داعیہ رکھدے میں۔

مطلب ایہ جے کوئی بندہ ایہ نہیں سوچدا کہ اوہوں رب کریم نے بنایا کیوں اے۔ کیہ اوہی تخلیق دا مطلب صرف جائز ناجائز کمائی کر کے اپنے تے اپنے گھروالیاں دے دھندے کھو بھرنا ای اے۔ تے ایہ اٹھا کھو تے کدی بھرا ای نہیں۔ اسیں اوس اخلاق نوں کیوں نہیں اپناؤندے، جمدے واسطے ساڑے سرکار ﷺ بھیجے گئے سن۔ ساڑے وچوں ہر کوئی اپنا احتساب کیوں نہیں کردا۔

جے اسیں مسلمان آں، جے ساڈا دعویٰ ایہ اے کہ اسیں رب کریم تے اوہدے رسول پاک ﷺ واکھ پڑ دے آں تے فیروہن دی گل کیوں نہیں من دے، فیرو اسلام دی تعلیم توں منہ کیوں موڑ دے آں۔

حضور پاک ﷺ نے ہر مومن نوں دوجے مومن دا بھائی قرار دتا۔ ہر مسلمان نوں ہدایت فرمائی جے اوہ دوجے مسلمان بھرا دے کم آوے، اوہدا دکھ درد وٹدے۔ متفق علیہ حدیث پاک اے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان دا بھائی

اے۔ اوہ نہ اوہدے تے ظلم کرے، نہ اوہوں ذلیل کرے۔ تے جیسے بندہ اپنے بھائی دی حاجت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اوہی حاجت پوری فرمائے گا۔ جیسے مسلمان اپنے مسلمان بھائی دی کسے تکلیف وچ اوہی مدد کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت وچ اوہیاں تکلیفاں دور فرمائے گا۔ تے جیسے بندہ اپنے مسلمان بھائی دی پردہ پوشی کرے گا، قیامت والے دن اللہ کریم اوہدے پردے کجے گا۔

ایس حدیث پاک دا مطلب ایہ نکلیا کہ جیسے آدمی اپنے کسے مسلمان بھائی تے ظلم کردا اے یا اوہوں ذلیل کردا اے، اوہ اللہ پاک تے اوہدے حبیب پاک ﷺ دے حکم دی خلاف ورزی کردا اے۔ فیرو سرکار ﷺ نے اپنے مسلمان بھراواں دیاں حاجتاں پوری کرنا، اوہن دیاں تکلیفاں وچ کم اون تے اوہن دی پردہ پوشی کرنا دا حکم دی فرمایا۔ تلے دیا کہ قیامت والے دن اللہ پاک ایمن مکمل دا بدلہ کتنل چنگا عطا فرمائے گا۔

بخاری شریف تے مسلم شریف وچ حضرت عبداللہ بن عمرؓ توں روایت اے، حضور پر نور ﷺ نے فرمایا، تلہ ساریاں وچوں چنگا اوہ اے جمدے اخلاق زیادہ چنگے میں۔ سنن ابی داؤد وچ حضرت ابو ہریرہؓ دی روایت اے کہ جیسے خلق وچ چنگے میں، اوہو ای کامل ایمان والے میں۔ مسند امام مالک تے مسند امام احمد بن حنبل وچ اے، سرکار ﷺ نے فرمایا، میںوں تے گھلیا ای ایس لئی گیا اے کہ میں اخلاقی خوبیاں نوں مکمل تیکر پہنچواں۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی میں، حضور پاک ﷺ دعا فرموندے سن ”رہا توں میںوں سوئے اُنچ دتے نی، میرا اخلاق دی چنگا کر دے!“ (مسند امام احمد) اللہ نے تے حضور پاک ﷺ نوں اخلاق دیاں امتہواں تیک اپڑایا ہویا اے۔ اِنَّكَ لَعَلَّ خَلْقَ عَظِيمٍ۔ جے شک تلہ اخلاق ساریاں توں اچھا تے ودھیک اے (سورۃ القلم) آپ سرکار ﷺ ایہ دعا اُمت دی رہنمائی واسطے منکدے سن۔ تل جے مومنوں پاگل سکے کہ اخلاق دی اہمیت کئی کو ہے۔

سنن ابی داؤد نے جامع ترمذی وچ حضرت ابو الدرداءؓ روایت کردے نیں، سرکار علیہ السلوٰۃ والسلام نے فرمایا، قیامت والے دن مومن دیاں عملن دی گھڑی تے ساریاں توں بھاری شے اوہدا چنگا غلط ای ہونا ایں۔ بیہقی وچ اے۔ بعض صحابہؓ نے پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) انسان نوں جو کجھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اے، اوہدے وچ ساریاں توں چنگی شے کیہڑی اے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”چنگی اخلاق۔“

متفق علیہ حدیث شریف اے، حضور رسول پاک ﷺ نے تن واری دہرایا: اللہ دی سونہ! اوہ مومن نیں، اللہ دی سونہ، اوہ مومن نیں۔ صحابہؓ نے پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیہڑا؟ فرمایا، جمدی بُرائی توں اوہدا گواہنڈی محفوظ نہ ہووے۔ حضور پاک ﷺ دے ایس فرماں دی روشنی وچ ہر بندہ آپنے گواہنڈی نوں تکلیف نہ پہنچاوے، اوہدے کم آوے، اوہدے دکھ سکھ وچ شریک ہووے تے معاشرے وچ سکون اطمینان دا دور دورہ نہ ہو جائے۔

صحیح بخاری وچ اے، حضور ﷺ نے فرمایا، طاقتور اوہ نیں، جیرم گھول وچ اپنی طاقت دا لوہا نہوا لے، طاقتور اوہ اے، جیرم اپنے غصے تے قابو پالے، غصہ عقل دا دشمن اے۔ جے بندہ غصے دے ہتھوں مجبور نہ ہو جائے تے اوہ لڑائی نہ لڑے، اوہ سازش نہ کرے۔ اوہ دشمنیاں مل نہ لے، اوہ محبت سلوک تل زندگی گزارے۔ بخاری شریف وچ اے، اک شخص نے حضور ﷺ دی خدمت وچ عرض کیتی، میںوں کجھ نصیحت فرماؤ۔ فرمایا، غصہ نہ کیتا کر۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی نیں، حضور ﷺ گھڑی گھڑی ایہو ای فرموندے رہے، غصہ نہ کیتا کر، غصہ نہ کیتا کر۔ سنن ابی داؤد وچ حضرت علیؓ بن عروہ سعدیؓ توں روایت اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا، غصہ کرنا شیطان توں اے، شیطان اک توں پیدا کیتا گیا اے تے اک پانی تل جھجائی جا سکدی اے۔ ایس لئی جس ویلے تلوے دھول کے نوں غصہ آوے، اوہنوں چاہی دا اے کہ اوہ وضو کرے۔ اللہ کریم نے

قرآن پاک وچ فرمایا۔ **وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ**۔ مطلب ایہ پئی جیرمے غصہ پی جان والے نیں، تے لوکل نوں معاف کردین والے نیں، رب اوہنوں ”مُحْسِنِينَ“ وچ رکن دا اے تے اوہنوں تل محبت فرموند اے۔

مسلم شریف وچ اے، سرکار ﷺ نے فرمایا: انسان واسطے اپنی ای بُرائی کئی اے کہ اوہ اپنے مسلمان بھائی نوں حقیر تے ذلیل سمجھے۔ فرمایا، مسلمان دیاں ساریاں چیزاں، اوہدا خون، اوہدا مال، اوہدی عزت، آبرو، دوجے مسلمان واسطے حرام نیں۔

ایس حدیث شریف وچ درس دیا گیا اے کہ اسلامی بھائی چارے دی عمارت دی رینہ کیہ اے۔ ایہدے وچ ساڈے حق کیہ نیں، ساڈا فرض کیہ اے۔ اسل کیہڑے کم کرنے نیں، کیہڑیاں مکمل توں بچتا ایں۔ افسوس ناک صورت ایہ اے کہ ساڈے دھول ہر بندہ دوجے مسلمان بھراؤں کے نہ کسے صورت وچ ذلیل کرن اتے لگ بتمی پھردا اے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا اے، کہ جیرم مسلمان اپنے مسلمان بھائی نوں حقیر تے ذلیل سمجھا اے، اوہنوں کسے ہور بُرائی دی لوڑ ای نیں۔ اپنی ای اوہنوں دوزخ اپڑاون واسطے کئی رہوے گی۔ فیر فرمایا گیا، مسلمان دا خون، اوہدا مال تے اوہدی آبرو وی دوجے مسلمان بھرا واسطے حرام نیں۔ ساتوں ایس حدیث پاک دی روشنی وچ اپنے کرداراں دا ویرا کرنا چاہی دا اے، اپنیاں گلیں وچ منہ پا کے ویکھنا چاہی دا اے کہ اسیں کتھوں دے مسلمان آں۔ ساڈے اخبار ہر روز دیہیں دے حسب تل قتل دیاں خبراں چھاپدے نیں۔ مسلمان اپنے مسلمان بھراواں دا مل کھان لئی ہر ویلے منہ کھولی پھردے نیں، تے اک دوجے دی عزت آبرو دے دشمن بنے ہوئے نیں۔ فیر اسیں کیہڑے منہ تل اپنے آپ نوں مسلمان اکھواتندے آں، تے کیہڑی جیسہ تل اللہ تے اوہدے محبوب رسول ﷺ دی محبت وادم بھردے آں!

سنن ابن ماجہ وچ حضرت براء بن عازبؓ توں روایت اے۔ حضور پر نور ﷺ

نے فرمایا: اک مومن و ناحق قتل ساری دنیا دے دگاڑ توں ودھیک اے۔ صحیح بخاری
 وچ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ توں حضور پاک ﷺ دا فرمان روایت اے کہ قیامت والے
 دن ساریاں توں پہلوں جس چیز دا فیصلہ کیتا جائے گا، اوہ خون اے۔ یعنی قیامت دے دن
 سب توں پہلاں ناحق قتل کرن والے نوں سزا دتی جائے گی۔ سورۃ بنی اسرائیل وچ اللہ
 کریم دا ارشاد اے۔ ”جس جان نوں مارتا رب کریم نے حرام کر دتا اے، اوہنوں ناحق قتل
 نہ کرو۔“ سورۃ المائدہ وچ تے اک انسان دے قتل نوں پوری انسانیت دا قتل فرمایا گیا
 ہے۔ ارشاد اے۔ ”جیہڑ بندہ جان دے بدلے جان یا فسو پھیلاؤن دے جرموں بغیر، کسے
 بندے نوں مارے، تے ایہ لڑائی اے جیویں اوہنے ساریاں انساناں نوں مار سُنیا، تے جتھے
 اک جان نوں بچالیا، اوہنے گویا ساریاں انساناں دی زندگی بچائی۔“

اللہ پاک تے اوہدے محبوب پاک ﷺ نے ناحق قتل توں منع کردیاں ہوياں اک
 انسان دے قتل نوں ساری انسانی دنیا دے قتل دی طرح قرار دتا اے۔ ساڈی بد بختی ایہ
 اے کہ اسیں اسلام دا عمل وی لینے آں۔ جس ویلے سانوں کوئی سیاسی یا معاشرتی ضرورت
 آچندی اے، اسیں اپنے حق وچ کوئی دلیل ڈھونڈن واسطے اللہ تے اوہدے رسول ﷺ
 دے احکام پڑھن تے پھولن دی لگ پینے آں۔ پر ساڈے آلے دوالے دین راتیں
 جیہڑے قتل ہندے نیں، ساڈے اخبار ایہو جیہیں کئی خبراں لے کے صبح سویرے سانوں
 اپنا منہ دکھاندے نیں، جنھل وچ زندگیاں دے سورج ڈبن دی اطلاع ہندی اے۔
 دوشل تے تہیاں خلونداں شوہراں نوں قتل کر رہیا نیں یا کرا رہیاں نیں۔ ایہو ای حال
 دوجے پاسے اے۔ فلاں نے فلاں نوں گولی مار دتی۔ اوہنے ایہا گانا لادتا۔ کسے نے
 پیاری، تنگی، ترشی، لڑائی جھگڑے توں تنگ آکے حرام موت سیرمی، کسے نے محبت وچ
 ناگاہی پاروں ایہ راہ لئی۔ ایہدے نال نال جن تے دہشت گردی نے بے گناہ مرن والیاں
 دی تعداد وچ روز بروز وادھا کرن دا ٹھیکا لے لیا اے۔ اسلام دے نال تے کلا شکوفاں چکن
 والیاں نے ہور ات چک لئی اے۔

اسلام اوہ تے نہیں جیہڑ کوئی اک یا کوئی دو جائز ہی گروپ کوئے۔ اسلام تے اوہ
 اے، جیہڑ ساڈے سرکار ﷺ لیاے۔ تے اوہ ایہو ای اے کہ اک بے گناہ دی جان لین
 والا پوری انسانیت دا قاتل اے۔ فیر، ایہ کیہڑے اسلام دے نام لیوانیں جیہڑ تھوک دے
 حسب نال بندیاں دی فصل دڑھن لگا ہویا اے۔ اللہ معاف فرمائے۔

اسلام دے اندر تے امن تے سلامتی باجھ ہے ای کجھ نہیں۔ مسلماناں نوں تے
 کسے انسان نوں وی تکلیف دین دی منائی اے۔ سانوں تے ایہ حکم دتا گیا اے کہ اسیں
 کسے دوجے مسلمان نوں ذہنی، جسمانی یا روحانی تکلیف دا خیال وی دل وچ نہ لیاویے۔ ایہ
 گل ساڈی نیت وچ وی شامل ہو گئی تہ دی مارے جلاواں گے۔ اسلامی معاشرہ تے محبت
 اتے بھائی چارے دی رینہ تے اُساریا گیا سی۔ سانوں تے اک دوجے دا بھائی بنایا گیا سی۔ فیر،
 اسیں کیہو حصہ بھائی آں جیہڑے اک دوجے دی گھنچ لہ رہے آں۔

یاں تے سانوں اجتماعی طور تے من لینا چاہی دا اے پئی ساڈے نال ساڈیاں مایاں
 نے رکھے سن، ساڈا ایہدے وچ قصور کوئی نہیں، اُنچ ساڈا اسلام نال کوئی تعلق نہیں، تے
 یاں سانوں بندیاں بننا چاہی دا اے، رب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دا
 حکم غناپوے گل۔ سورۃ التساو وچ رب کریم نے فرمایا۔ ”تے جیہڑ کوئی مسلمان نوں جان
 جُھ کے قتل کرے، اوہدی سزا جہنم اے۔ ہمیشہ اوہدے وچ ای رہوے گا۔ اوس قاتل تے
 اللہ دا غضب تے اللہ دی لعنت۔ نالے اوہدے لئی بڑا عذاب تیار کیتا گیا اے۔“

بخاری شریف وچ حضرت عبداللہ بن عمرؓ (رضی اللہ عنہما) توں روایت اے کہ کسے
 ایسی جان نوں ناحق قتل کرنا جنھوں قتل کرن دی اجازت نہ ہووے، اوہنل سخت قسم دیاں
 آفتل دچوں اے جنھل دچوں مکملن دی کوئی راہ ای نہیں۔ بخاری شریف وچ ای
 حضرت جندبؓ توں روایت اے، ساڈے سرکار ﷺ نے فرمایا، کسے دا ناحق دگایا جان والا
 ”بک گوہو“ خون دگاؤن والے دے تے جنت دے درمیان حائل رہوے گا۔

سنن نسائی وچ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ راوی نیں کہ جیہڑ بندہ خدا تعالیٰ

دے علاوہ کے دو بے دی عزت واسطے کے نوں قتل کروا اے، اوہدے عملاں دج قتل ہون والے گناہ وی لکھے جانے نیں۔ بخاری شریف (کتاب الدیات) تے سنن ابی داؤد (کتاب الحدود) دج حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ توں روایت اے کہ جان دے بدلے جان لئی جا سکدی اے۔ شادی شدہ زنا کرے تے اوہنوں سنگسار کیتا جاوے۔ مسلمان مرتد ہو جائے یا کوئی اللہ تے اوہدے رسول ﷺ نال لڑن واسطے نکلے تے اوہنوں قتل کیتا جاوے۔ ایہدے توں اڈ کے گل تے خون کرنا جائز نہیں۔

ہن ایہ نکھیر قارئین کر لین کہ ساڈے اخباراں دج ہر روز جنھاں قتلاں دیاں خبراں پھنڈیاں نیں، تے ساڈے آل دوالے بیڑے خون ہندے نیں، اوہ اتے بیان کیتیاں گئیاں جن دجہاں توں نہیں ہندے۔ فیر ایسں کیو جیہ مسلمان آں، ساڈیاں عقلاں دج دتے کیوں پے گئے نیں۔

سنن ابن ماجہ دج اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا: بیڑہ بندہ اک مسلمان دے قتل دج آدمی گل کہہ کے دی مد کرے، اوہ اللہ تعالیٰ نال انج ملے گا کہ اوہدیاں دواں اکھل دے درمیان لکھیا ہویا ہووے گا، ”ایہ اللہ دی رحمت توں ناامید اے۔“ صحیحین دج اے کہ جس بندے نے کسے مسلمان ول لوہے دی بنی ہوئی کسے شے نال اشارہ وی کیتا، اوہ جہنمی تے فرشتیاں دی لعنت واقع وار اے۔ مسلم شریف دج اے جس نے اپنے مسلمان بھائی تے ہتھیار پکیا، اوہ ساڈے دجوں نہیں۔

اللہ پاک نے قرآن پاک ایس لئی اپنے حبیب ﷺ تے نازل فرمایا کہ ایسں مسلمان اوہدے دج بیان کہتے گئے اصولاں مطابق اپنیاں زندگیں گزارے۔ اسل ایہ کم پھڑ لیا اے کہ ساڈے دجوں بیڑہ بندہ یا بیڑہ مذہبی یا کوئی سیاسی دھڑا جس طرح نال اپنی حیاتی گزارنا چاہو ہندا اے، اوہدے جواز واسطے اللہ پاک دی ایس کتب دجوں کجھ ڈھونڈن بھانن لگ پیندا اے۔ تے کجھ تلویل کر کے، کجھ ترجمے تشریح تفسیر دج گویز دے ذریعے

اپنے مطلب دی کوئی شے کڈھ لیندا اے۔

ساڈے واسطے لازمی تے ایہ سی پی ایس اللہ تعالیٰ دے حکم دے مطابق تے حضور رسول پاک ﷺ دی تشریح موجب اوہ کم کریجے جنھاں دا حکم دتا گیا اے، تے اوہنوں کمل توں باز آجائیے جنھاں نوں ٹھاکیا گیا اے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کجھ اپنے کلام دج بیان فرمادتا اے، پر ایسں بھانن لگیے تے سانوں اوہ کئی واری نہیں دی بعدا۔ اوہدی جو تعبیر، جو تشریح حضور پاک ﷺ دیاں حدیثیں دج تے آپ سرکار ﷺ دے عمل پاک دجوں بعدی اے، اوہو ای سچ اے۔

معاشرے نوں مثالی بناؤن واسطے، لوکاں نوں آپو دج محبت تے بھائی چارے نال دتوں کرن لئی نبی پاک ﷺ نے جو ارشادات فرمائے نیں، تے آپ سرکار ﷺ نے اپنے مثالی کردار دا جو نمونہ پیش فرمایا اے، ایسں اوہدے تے چل کے ای کامیابی نوں حاصل کر سکدے آں۔ دنیا دیاں اوکڑاں دج وی تے قیامت دی اوکھت اندر دی۔

حضور پاک ﷺ مسلماناں نوں آپو دج بھائی بھائی بنا دتا۔ ایسں رشتے اندر رنگ، نسل، علاقے دا کوئی فرق نکھیر نہیں پا سکدا۔ پاکستان دا اک و سنیک مسلمان بھارت یا روس یا کینیڈا یا کسے دور دراز ملک دے ہر مسلمان دا بھائی اے۔ اوہنوں دکھ پنچے تے ایسوں پریشان ہونا چاہی دا اے۔ ایہدی خوشی دج اوہ شریک ہووے گا۔ ایسں عالمی بھائی چارے دج اک دوجے دے کم اونا، یاں اک دوجے دی کسے زیادتی نوں معاف کر دینا تے ضروری ہے ای۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے سامنے، اپنے ہتھیں، اپنے عمل نال، اپنے احکام دے ذریعے بیڑہ معاشرہ تشکیل دتا، اوہ ایس سلسلے دج مثالی حیثیت رکھدا اے۔ حضور پاک ﷺ نے جو کجھ ارشاد فرمایا، اوہ پہلوں آپ کیتا، تے اپنے صحابہ کرام کولوں کروایا۔ اتے قیامت تیکر اون والے مسلماناں لئی اوہو ای طریقہ چنگا اے۔

ساڈے سرکار ﷺ نے مسلماناں نوں اک کچے پیڑے اسلامی رشتے دج پرودہ دتا۔ ایس لئی کہ مسلمان دوجیاں انساناں لئی نمونہ بنن، اسلامی معاشرہ غیر مسلم معاشریاں لئی

اسلام دے سب توں وڈے دشمن اُتے کرم

ابوسفیان بن حرب حضور پاک ﷺ دے اعلانِ نبوت توں لے کے فتح مکہ تک دے سارے عرصے وچ اسلام تے اسلام دا پیغام لوکل تک پہنچاؤن والے سرکارِ ﷺ دا پکا مخالف رہیا۔ خاص طور تے، ابو جہل دے مرن توں بعد تے اسلام دیاں مخالفاں دا ایذا ایسوی رہیا۔

قریش دا وند حضرت ابوطالب کول آیا کہ تسیں اپنے محترمیٰ نوں موڑ لو۔ ایہ لوکل نوں پتاں دے پوجا توں ناں روکن تے لکھے رب نوں من دی گل ناں کرن۔ توحید دے پیغام توں روکن ٹھاکن لئی قریش دیاں وڈیاں دا جبرہ اکھ حضرت ابوطالب کول آیا، اوہدے وچ سیرت ابن ہشام موجب ۲۵ بندے سن جنہاں وچوں اک ابوسفیان وی سی۔

جس ویلے مدینہ طیبہ ول ہجرت شروع ہوئی۔ تے صحابہ اکا دکا ہو کے مدینہ شریف چلے گئے، مکہ مکرمہ دیاں کافراں نوں بوا دکھ لگا۔ اوہناں نوں سمجھ آ گئی کہ جے ایہ سارے ساڈے اثر چوں نکل گئے تے اکٹھے ہو کے ساڈے لئی مصیبت بن جان گے۔ وڈی بیعت عقبہ توں کوئی ڈھائی مہینے مگروں صفر دے اخیر لے دنال وچ مکے دیاں کافراں نے ”دار الندوہ“ وچ اکھ کیتا تے متاپکائی پی کے طرح حضور پاک ﷺ نوں مار دتا جائے۔ ایس اکھ وچ قریش دیاں ساریاں قبیلیاں دے وڈے ہے سن۔ بنی عبد شمس بن عبد مناف وچوں ربیعہ تے دوہتر شیبہ تے عتبہ دے نال ابوسفیان بن حرب وی ایس سازش وچ شریک سی۔

سیرت ابن اسحاق وچ اے کہ حضرت جبرئیل حضور ﷺ دی بارگاہ

وچ حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نوں ایس اکھ بارے ویا، نالے اللہ ولوں ہجرت کرن کی اجازت اپڑائی۔ سلمان منصور پوری رحمت اللعالمین ﷺ وچ لکھدے نیں کہ دار الندوہ والا ایہ اکھ ۲۶ صفر نوں، نبوت دے چودھویں سال ہویا سی۔

اسلام تے کفر دی پہلی لڑائی بدر دے مقام تے ہوئی۔ ایس لڑائی دا مکہ مکے والیاں دا اوہ قافلہ سی، جیہدا انچارج ابوسفیان سی۔ ایس جنگ وچ ابو جہل ماریا گیا، تے اوہدی جگہ اسلام دی ہر ویلے دی دشمنی دا جھنڈا ابوسفیان بن حرب نے چک لیا۔ حضور پاک ﷺ تے آپ دیاں ساتھیاں سنگیاں دی مخالفت کرن والیاں دا آگواہ بندہ بنیا۔ چنیاں سازشاں ہوئیاں، چنیاں لڑائیاں ہوئیاں، فتح مکہ تک اوہناں وچ کفر دا سرکردہ ایسوی سی۔

اعشی میمون بن قیس جاہلیت دے زمانے دے اوہناں ستل شاعروں وچوں سی جنہاں دیاں قصیدیاں نوں عکاظ دے بزار وچ بڑی مشہوری ملی سی۔ فر ایہ تے قصیدے سونے دے پانی تل لکھ کے خانے کجے وچ تنگ دتے گئے سن۔ ”سبعہ معلقہ“ دا ایہ شاعر حضور پاک ﷺ دیاں گلاں سن سن کے متاثر ہویا۔ اہنے اک قصیدہ لکھیا، جہدا ذکر ڈاکٹر ذکی مبارک دی **المدائح النبویہ** **فہرست الأدب العربی** وچ تے ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی دی کتاب عربی میں نعتیہ کلام وچ موجود اے۔ اپنا ایہ نعتیہ قصیدہ لے کے اعشی حضور پاک ﷺ دی بارگاہ ول گیا۔ کتاباں وچ لکھدا اے کہ قریش دے کئی وڈے، تے بعضے سمندے نیں، ساریاں دا نمائندہ ابوسفیان بن حرب اعشی نوں راہ وچ آملیا، کجہ تڑیاں لائیاں، کجہ ترلے پائے، نالے سو اونٹھ دین دا وعدہ کیتا، تے امنوں

اسلام دی نعت توں محروم رکھن دا پر بندھ کر لیا۔

زاد المعاد وچ اے کہ بدر توں بعد مدینے دے یہودی تے منافق اے
کے دے کافر مسلمان دے خلاف سوچ وچار وچ لگے ہوئے سن۔ ابوسفیان نوں
اپنے طور تے بڑی آگ لگی ہوئی سی۔ اے منہ منت منی کہ میں لوہاں چر نماؤ تا ای
نہیں جد تک میں محمد (ﷺ) نال لڑائی نہ لڑ لوں۔ اپنی سونہ پوری کرن لئی ایہ
دو سو سوار لے کے مدینے ول ٹریا۔

جعفر سجانی دی فروغِ ابدیت، محمد حسین پیکل دی حیاتِ محمد (ﷺ)
تے نور بخش توکل دی غزواتِ النبی (ﷺ) وچ اے کہ بدر دی جنگ نوں اے
دو مہینے ای ہوئے سن۔ مدینے پاک دے کول عریض نال دی اک جگہ تے حملہ کر
کے ابوسفیان نے اک انصاری تے اوہدے اک ساتھی نوں قتل کر دتا، کھجور دے
کچھ پوٹے ساڑے تے راتوں رات ڈاکے دی ایہ واردات کر کے کٹے واپس نس
پیا۔ حضور پاک (ﷺ) نوں پتہ لگاتے آپ (ﷺ) نے کچھ صحابہؓ نوں نال لے کے پچھا
کیتا، پر ابوسفیان ہو راں سن وچ ایسی کال کیتی، پئی اپنے ستو ست کے نس
گئے۔ مسلمان نوں ستواں دیاں بوریاں تے ہو ر سلمان بٹھا بندے ہتھ نہ آئے۔
عربی وچ ستواں نوں ”سویق“ کہندے نیں۔ ایس لیے ایس غزوے دا نال ای
ایہ پے گیا۔

ابوسفیان نوں حضور پاک (ﷺ) دی جان لین دا ایذا چاء چڑھیا ہویا سی،
جے طبقات ابن سعد تے مدارج النبوت دے مطابق ایسے اک بدو نوں
بڑی وڈی رقم دالالچ دے کے حضور (ﷺ) نوں قتل کرن واسطے مدینے پاک گھلیا۔
بدو کول خنجر اپنا سی، اونٹھ تے سفر خرچ وغیرہ ابوسفیان نے دتا، اوہ مدینہ طیبہ

اپنیا، تے حضور پاک (ﷺ) مسجد نبوی (ﷺ) وچ تشریف فرما سن۔ بدو نے پچھیا
”ابن عبد المطلب کون صاحب نیں؟“ آپ سرکار (ﷺ) نے اوہدے ول سکیا،
تے فرمایا، ”لو بھی، میںوں قتل کرن واسطے آیا ہے۔ حضرت اسید بن خنیسؓ اک دم
اٹھے تے اوس بدو نوں قابو کر لوتے۔ خنجر اوہدی ڈب وچوں ڈگ پیا۔ نیت
صاف نظر اوندی سی پئی، بندہ موقعے تے پھڑا وی گیا، پر سرکار (ﷺ) نے اوہوں
معاف فرمادتا۔

بدر دی لڑائی وچ ہار کے کٹے دیاں کافراں دے اندر ساڑ پے اٹھدے
سن، سینیاں وچ آگل گلیاں ہوئیاں سائے۔ اکٹھیاں ہو کے فیصلہ کیتیو نے کہ
مسلمان نال فیصلہ کن جنگ لڑیے، تے ہمیش لئی ایہ پھاہ وڈھ دیے۔ ایس فیصلے
وچ جیسرے وڈے سردار شامل سن، اوہناں وچ صفوان بن امیہ، عکرمہ بن
ابوجہل، عبد اللہ بن ربیعہ تے ابوسفیان بن حرب ساریاں توں آگے سن۔
ابوسفیان نوں تے غزوہ سویق وچوں اپنی بھانجڑ، تے ایس بھانجڑ وچ ستواں دیاں
بوریاں ای ضیں سن پیاں گھلیاں۔ اپنے فیصلے مطابق ایہناں لوکاں نے اٹھ دی
جنگ دی تیاری کیتی۔ ایس پورے لشکر دا سپہ سالار ابوسفیان نوں بنایا گیا۔

لڑائی شروع ہون توں پہلوں ابوسفیان نے اک ہو ر داء مارن دی
کوشش کیتی۔ اے انصاری نوں سنیا گھلیا پئی ساڈی ایہ لڑائی اپنے چاچے دے پتر
محمد (ﷺ) نال اے۔ ساڈی گھر دی گل اے، تیس پاسے ہو جاؤ۔ انصار تے
انصار سن۔ اوہناں بڑا بھیڑا جواب گھلیا۔

سیرت ابن ہشام وچ اوند اے کہ بنو حارث دا اک بندہ خلکس بن
زبان اٹھ دی لڑائی ختم ہون تے، ابوسفیان کولوں لنگھیا تے اوہنے و۔ کھیا، پئی

سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ دی لاش مبارک پکی ہوئی اے تے ابو سفیان اونہاں دیاں کھکھواڑاں تے نیزے مار مار کے لاش دگاڑ رہیا اے، اپنا کلیجا ٹھنڈا کر رہیا اے، تے کہندا اے پیا، کچھ لیا ای سوا! نقوش رسول ﷺ نمبر جلد ۱۱ وچ ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ نے لکھیا اے کہ جلس بن زبان سید الاحابیش سی۔ احد دی جنگ وچ ایہ قریش دیاں کافراں ہن سی۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا وچ ایہدا ہن ”الحلیس بن ملقمہ“ لکھیا ہویا اے، جیرہ صحیح نہیں۔

بخاری شریف وچ ابو سفیان تے حضرت عمرؓ دا مکالمہ اوند اے، جیرہ لڑائی توں گموں ہویا۔ زاو المعاد وچ نقل اے۔ ایہدے وچ ابو سفیان نے مسلماناں نوں پچھیا، تمناؤے وچ محمد (ﷺ) ہن؟ حضور ﷺ نے مسلماناں نوں جواب دین توں منع فرما دتا۔ کوئی اواز نہ آئی تے فیروہنے پہلوں حضرت ابو بکرؓ بارے، فیر حضرت عمرؓ بارے ایہو سوال کیتا۔ جواب نہ ملیو سو، تے کہن لگا، چنگا اے، ایہناں کولوں تے جان چھٹی۔ ایہدے تے حضرت عمرؓ نے جواب دتا کہ اسیں رب دے فضل ہن سارے جیوندے آں۔ کہن لگا، تمناؤیاں لاشاں دی بے حرمتی ہوئی اے، پر میں نہ کرائی اے، نہ ایہ گل مینوں بھیڑی گئی اے۔ مسلماناں نے نعرہ لایا۔ اللہ وڈا اے۔ ابو سفیان بولیا، ساڈا عڑی ساڈے ہن اے، تمناؤے کول عڑی کوئی نہیں۔ صحابہؓ نے کہیا۔ ساڈا مولا اللہ اے، تیرا کوئی مولا نہیں۔ ابو سفیان نے کہیا، اسل بدر دی جنگ دا بدلہ لے لیا اے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دتا کہ کم آگو جیہیا نہیں رہیا۔ ساڈے جیرے بندے مرے نیں، اوہ جنت وچ نیں، تمناؤے جہنم وچ۔

ابن اسحاق دے حوالے ہن سیرت دی کتاباں وچ اوند اے، اُحد دی

جنگ توں بعد، واپس مڑیاں ابو سفیان نے کہیا، اگلے سال بدر وچ فیر لڑاں گے۔ حضور پاک ﷺ نے اک صحابیؓ توں کہیا۔ ”کوہو سو“ منظور اے۔

شعبان سن ۴ ہجری وچ حضور پاک ﷺ ڈیڑھ ہزار بندے لے کے بدر اپڑ گئے۔ ابو سفیان وی دو ہزار لشکر لے کے آیا، پر مرا لہران اپڑ کے ڈھکی ڈھلاہ بیٹھا، تے واپس مڑ گیا۔ حضور پاک ﷺ اٹھ دن انتظار کردے رہے، اخیر مدینے پاک مڑ آئے۔

جنگ خندق واسطے پورے عرب دے سارے کافر اکٹھے ہو کے آئے سن۔ قریش، کنانہ، تمامہ تے دوجے ساتھی قبیلے مدینے شریف ول ٹرے۔ ایہناں ساریاں دا سپہ سالار ابو سفیان ای سی۔ رب پچے نے ایس موقعے تے وی ساریاں کافراں نوں ذلیل خوار فرمایا، تے ساریاں نوں نسا پے گیا۔

بعض کتاباں وچ اوند اے کہ ابو سفیان نے حضور پاک ﷺ نوں قتل کرن لئی اک بندہ تیار کر کے مدینہ طیبہ گھلیا، جیرہ ناکام رہیا۔ حضور پاک ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمریؓ نوں سلمہ بن ابوسلمہؓ ہن شوال سن ۶ ہجری وچ ابو سفیان دا اثنا مکان لئی بھیجا۔ ایہ دی کامیاب نہ ہووے۔ سلمان منصور پوری رحمت اللعالمین ﷺ وچ ایس سریتے نوں نہیں من دے۔

ابو سفیان بن حرب دی دھی حضرت اُمّ حبیبہؓ شروع وچ ای مسلمان ہو گئیاں سن۔ ایہ اپنے خاوند عبید اللہ بن حش ہن حبشہ ہجرت کر گئیاں۔ اوتھے ای حبیبہ پیدا ہوئی۔ عبید اللہ بن حش حبشہ وچ عیسائی ہو گیا، تے اوتھے ای مر گیا۔ حضرت ام حبیبہؓ ابو سفیان دی دھی سن، پر ایہناں دی ماں ہند نہیں سی۔ ایہناں دی والدہ دا ہن صقیہ بنت ابوالعاص سی جو حضرت عثمان غنیؓ دی چاچی

سن۔ جبشہ دے بادشاہ احمد نجاشی نے حضرت اُمّ حبیبہؓ وانکاح حضور پاک ﷺ
نیل پڑھوایا۔

صلح حدیبیہ دیاں شرطیں اُنے پہلوں تے کافر بڑے خوش ہوئے۔ فیر
سمجھ آئیو نے تے پریشان ہو کے معاہدہ توڑ دتیو نے۔ بعد وچ فیر خیال آیا کہ ہور
غلطی کر بیٹھے آں تے ابوسفیان نوں صلح حدیبیہ دا معاہدہ بحال رکھن واسطے
مدینے گھلیو نے۔ حضور پاک ﷺ نہیں کتنے۔ ایس موقع تے ابوسفیان حضرت
اُمّ حبیبہؓ نوں ملن آیا۔ حضور پاک ﷺ دے بسترے تے بن لگا تے اُمّ المؤمنینؓ
نے روک کئے 'بسترا چک لیا۔ بڑا چکیا پر اُمّ المؤمنینؓ نے فرمایا 'تیس کافراو'
تے ایہ حضور خاتم النبیین ﷺ دا بستر اے۔ کوئی مشرک تے ٹپاک بندہ ایس
بسترے تے کس طرح بہہ سکدا اے۔

حضور پاک ﷺ فتح مکہ لئی لشکر لے کے مدینے پاک توں چلے تے
مرآ اللہ ان دی وادی وچ آ کے رُکے۔ حضرت عباسؓ لشکروں باہر نکلے تے
ابوسفیان بن حرب 'حکیم بن حزام تے بذیل بن ورقا ثل ملاقات ہو گئی۔
ابوسفیان نے لشکر بارے پچھیا تے حضرت عباسؓ نے ساری گل دس دتی کہ دس
ہزار دا ایہ لشکر تہاڑے سر تے اپڑیا کھلا اے 'تیس تیس نہس کر دتے جاو گے۔
ابوسفیان نے پچھیا۔ بُن کیہ کرے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا 'بجٹ دی صورت
تے ایہو ای جے کہ اطاعت قبول کر لو۔ میرے تل چلو' میں حضور پاک ﷺ دی
خدمت وچ گزارش کراں گا کہ آپ سرکار ﷺ تہانوں امان عطا فرما دیں۔

حضرت عباسؓ ابوسفیان نوں لے کے رُہے تے حضرت عمرؓ نوں پتا لگ
گیا۔ ابوسفیان دی پوری تاریخ حضرت عمرؓ دے سامنے سی۔ اوہ کہن 'ایہدے

توں وذا اللہ دے رسول ﷺ دا دشمن ہو کر کیڑا اے۔ میں ایہدا گانا لاؤ ہنا ایس۔
حضرت عباسؓ اوہنوں پچاندے سن۔ دوہاں وچ واہ وا کہیہ بہ کہیہ ہوئی۔ پرتبارخ
ابن خلدون وچ اے کہ حضور ﷺ کول حاضر ہوئے تے آپ سرکار ﷺ نے
ابوسفیان نوں امان دے دتی۔ فیر دنیا جاندی اے کہ حضور ﷺ نے اسلام دے
ایس سب توں وڈے دشمن دے گھرنوں دارالامان قرار دے دتا۔ پیرا ابوسفیان
دے گھر وچ داخل ہو جائے گا اوہنوں کچھ نہیں کیا جائے گا اللہ اللہ! حضور
پاک ﷺ دا آپ دے من والیاں دا تے اسلام دا سب توں وڈا دشمن سرکار
ﷺ دے درباروں معاف کر دتا گیا۔ ایسے موقع تے بعد وچ ابوسفیان اسلام
لے آئے۔

سُستیاں پیاں تے تلوار چکن والے نوں معافی

حدیثک وچ دو اکو جسے واقعے نظر آوندے نیں۔ ہو سکدا اے 'ایہ اکو
ای واقعہ ہووے جنھوں بیان کرن والیاں دے اختلاف نے دو واقعے بنا دتا
ہووے۔ ایہ وی ممکن اے کہ دو الگ الگ موقعیاں تے ایہو جیسی صورت پیش
آئی ہووے۔

غزوہ انمار واسطے جاندیاں ہویاں ذی امر دے مقام تے 'یا نجد توں واپسی
تے جنگل وچ' حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کولوں علیحدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ اک بوٹے
دی چھلویں ارام فرماوے لگے 'اپنی تلوار اوسے درخت تل تنگ دتی۔ تھوڑی دیر
ہوئی سی کہ اک روایت موجب حضرت جابر انصاریؓ کہندے نیں 'اسل ویکھیا
کہ سرکار ﷺ کول اک بڑو بیٹھا ہویا اے۔ اسیں حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے

سن۔ حبشہ دے بادشاہ احمد نجاشی نے حضرت اُمّ حبیبہؓ و انکاح حضور پاک ﷺ
تال پر حوالہ کیا۔

صلح حدیبیہ دیاں شرطیں اُتے پہلوں تے کافر بڑے خوش ہوئے۔ فیر
سمجھ آئیو نے تے پریشان ہو کے معاہدہ توڑ دتیو نے۔ بعد وچ فیر خیال آیا کہ ہور
غلطی کر بیٹھے آں تے ابوسفیان نوں صلح حدیبیہ دا معاہدہ بحال رکھن واسطے
مدینے گھلیو نے۔ حضور پاک ﷺ نہیں کتے۔ ایس موقع تے ابوسفیان حضرت
اُمّ حبیبہؓ نوں ملن آیا۔ حضور پاک ﷺ دے بسترے تے بن لگا تے اُمّ المؤمنینؓ
نے روک کے 'بسترا چک لیا۔ بڑا چکیا پر اُمّ المؤمنینؓ نے فرمایا 'تیس کافراو'
تے ایہ حضور خاتم النبیین ﷺ دا بسترہ اے۔ کوئی مشرک تے ٹپاک بندہ ایس
بسترے تے کس طرح بٹہ سکدا اے۔

حضور پاک ﷺ فتح مکہ لئی لشکر لے کے مدینے پاک توں چلے تے
مرآطہ لہران دی وادی وچ آ کے رُکے۔ حضرت عباسؓ لشکروں باہر نکلے تے
ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام تے بذیل بن ورقا ثل ملاقات ہو گئی۔
ابوسفیان نے لشکر بارے پچھیا تے حضرت عباسؓ نے ساری گل دس دتی کہ دس
ہزار دالہ لشکر تہاڑے سر تے اپزیا کھلا اے، تیس تیس نس کر دتے جاؤ گے۔
ابوسفیان نے پچھیا۔ اُنن کیہ کرے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا 'بجٹ دی صورت
تے ایہو ای جے کہ اطاعت قبول کر لو۔ میرے تال چلو' میں حضور پاک ﷺ دی
خدمت وچ گزارش کراں گا کہ آپ سرکار ﷺ تہانوں لہان عطا فرما دیں۔

حضرت عباسؓ ابوسفیان نوں لے کے رُکے تے حضرت عمرؓ نوں پتا لگ
گیا۔ ابوسفیان دی پوری تاریخ حضرت عمرؓ دے سامنے سی۔ اوہ کہن 'ایہدے

توں وڈا اللہ دے رسول ﷺ دا دشمن ہو کر کیڑا اے۔ میں ایہدا گناہ لاؤ ہنا ایں۔
حضرت عباسؓ اوہنوں پچاندے سن۔ وہاں وچ واہ وا کہیہ بہ کہیہ ہوئی۔ پرتارخ
ابن خلدون وچ اے کہ حضور ﷺ کول حاضر ہوئے تے آپ سرکار ﷺ نے
ابوسفیان نوں امان دے دتی۔ فیر 'دنیا جاندی اے کہ حضور ﷺ نے اسلام دے
ایس سب توں وڈے دشمن دے گھرنوں دارالامان قرار دے دتا۔ جیہڑا ابوسفیان
دے گھر وچ داخل ہو جائے گا، اوہنوں کچھ نہیں کہیا جائے گا۔ اللہ اللہ! حضور
پاک ﷺ دا آپ دے منن والیاں دا تے اسلام دا سب توں وڈا دشمن سرکار
ﷺ دے درباروں معاف کر دتا گیا۔ ایسے موقع تے بعد وچ ابوسفیان اسلام
لے آئے۔

ستیاں پیاں تے تلوار چکن والے نوں معافی

حدیث وچ دو اکو جسے واقعے نظر آوندے نیں۔ ہو سکدا اے 'ایہ اکو
ای واقعہ ہووے جنھوں بیان کرن والیاں دے اختلاف نے دو واقعے بنا دتا
ہووے۔ ایہ وی ممکن اے کہ دو الگ الگ موقعیاں تے ایہو جیسی صورت پیش
آئی ہووے۔

غزوہ انمار واسطے جاندیاں ہویاں ذی امر دے مقام تے 'یا نجد توں واپسی
تے جنگل وچ' حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کولوں علیحدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ اک بوٹے
دی چھلویں ارام فرماون لگے 'اپنی تلوار اوہے درخت تال تنگ دتی۔ تھوڑی دیر
ہوئی سی کہ اک روایت موجب حضرت جابر انصاریؓ کہندے نیں 'اسل ویکھیا
کہ سرکار ﷺ کول اک بڈو بیٹھا ہویا اے۔ ایسں حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے

فرمایا، میں ستا پیاں ساں۔ ایہ بندہ آیا، انہنے میری تلوار بٹوٹے تلوں کھنچ کے میرے تے سدھی کر لئی۔ میری اکھ کھل گئی۔ ایہ مینوں کہن لگا، ہُن تمانوں کون بچا سکدا اے؟ میں کیا، رب سچا۔ تلوار ایہدے ہتھوں ڈگ پئی۔ مشکوٰۃ المصابیح وچ صحیحین دے حوالے نال ایہدے توں ودھ ایہ گل وی لکھی ہوئی اے کہ حضور ﷺ نے تلوار چمک کے اوس بڈو نوں پچھیا، عین دس تینوں میرے کولوں کون بچا سکدا اے۔ اوہ کہن لگا، مینوں معاف فرما دیو۔ سرکار ﷺ نے فرمایا، رب سچے پاچھ عبادت دے لائق کوئی نہیں، تے میں اوہدا سچا رسول آں۔ بڈو نے کیا، میں مسلمان تے نہیں ہندا، پر میں تمنا دے نال یا تمنا دے منن والیاں نال کدی نہیں لڑاں گا۔

مسلم شریف وچ اے کہ دشور بن حارث نے تلوار کھنچی سی۔ ایہ بڑا بہادر سی۔ تے ایس واقعے توں بعد مسلمان ہو گیا سی۔

واقعے بھلوں دو ہون، یا اکو ہووے۔ ایہ گل واضح ہو گئی کہ سرکار ﷺ نے اوس بندے نوں بیہرا اپنے ولوں حضور پاک ﷺ توں قتل کرن ای لگا سی، معاف فرمادتا، کچھ نہیں کیا۔

گرز بن جابرؓ وا اسلام

حضور پاک ﷺ نے اپنے مبارک قدم نال جس زمین نوں شرف بخشیا، جس شہر نوں یشرب توں مدینۃ النبی ﷺ بنایا، اوہوں طیبہ، طابہ قرار دتا، اوتھے آیاں ابے زیادہ وقت نہیں سی گزریا کہ کئے دا اک کافر گرز بن جابر فہری مدینے پاک دے کول اک چراگاہ تے حملہ آور ہويا۔ ڈڑ نال دے اک صحابی

حفاظت لئی اوتھے ہے سن، اوہناں نوں شہید کر کے، واقدی دی مغازی الرسول ﷺ تے ابن حزم ظاہری دی جوامع السیرۃ مطابق درختاں نوں اک لادیتو سو۔ تے سارا مال ڈگر لے لیا۔

حضور پاک ﷺ نوں پتا لگا تے ستر صحابی لے کے اوہدا پچھا کیتا۔ تعاقب دی خبر لگیو سو، تے مال ڈگر چھڑ کے اپنے ساتھیاں سمیت نس گیا۔ حضور ﷺ ڈھور ڈگر لے کے واپس آ گئے، بتا پچھانہ کیتیو نے۔

ایس گرز بن جابر دے مسلمان ہون دی روایت سیرت پاک دیاں کتاباں وچ نہیں مل دی۔ پر سن ۴ ہجری وچ بنو عرینہ دے کچھ ڈاکواں نے فیر ایسو جیسی حرکت کیتی، حضور پاک ﷺ دی اونٹنیاں ہک کے لے گئے تے سرکار ﷺ نے گرز بن جابر فہریؓ نوں اوہناں دا پچھا کرن واسطے گھلایا۔

مطلب ایہ ہویا کہ گرز بن جابر نے ڈگر چوری کرن دی جو حرکت کیتی سی، بیہرا اک مسلمان نوں شہید کیتا سی، جس طرح درخت ساڑے سن، جس دپلے اوہ مسلمان ہویا تے آپ سرکار ﷺ نے اوہوں معاف فرمادتا، کچھ وی نہیں کیا۔ حالاں جے کئے والیاں دی ایہ پہلی جرأت سی۔ ایس واقعے توں پسلاں جنھن غزویاں دا نال لیا جاتا اے، غزوہ ابوا، غزوہ بواط، غزوہ ذی عشیہ، ایہ بڈو حوں غزوے ہے ای نہیں۔ ایہ تے صلح تے امن دے معاہدے کرن لئی حضور ﷺ نے سفر کیتے سن۔ ساڑے سیرت نگاراں نے حضور پاک ﷺ دے ہر سفر نوں ”غزوہ“ لکھ کے غزویاں دی گنتی وچ واوہا کر دتا اے، تے دشمن نوں ایویں ای ایہ کہن دا موقع دتا اے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وڈے غزوے لڑے، تے اسلام تلوار دے زور نال پھیلیا۔

غزوہ صفوان وچ وی پہلوں بیان کیے گئے واقعے دے مطابق کوئی لڑائی
شرعی نہیں ہوئی۔ کُز بن جابر ڈنگر چھڈ کے نس گیا تے حضور ﷺ ڈنگر لے
کے واپس آ گئے۔

جعفر شاہ پھلواروی نے پیغمبر انسانیت ﷺ وچ ایس واقعے بارے
لکھیا اے کہ ایہ کئے دیاں کافراں دی ایس سازش دا حصہ سی جیہدے تل اوہ ایہ
پتا کرنا چاہندے سن کہ جے اسیں حملہ آور ہوئے تے مسلماناں نے کیہ انتظام
کر رکھے نیں۔ اسیں اوہناں نوں کس طرح تے کتال کو پریشان کر سکے آں۔

رب نوں یاد کرن والے نے رب نوں مَن لیا

اُسدُ الغلبہ وچ نقل اے کہ فضالہ بن عمر یثی وی حضور پاک ﷺ دا
جانی دشمن سی۔ ہر دیلے ایسے کوشش وچ رہندا سی کہ کسے طرح داء لگے کہ
میں حضور پاک ﷺ نوں قتل کر دیاں۔ فتح مکہ توں بعد اک دن حضور ﷺ خانہ
کعبہ دا طواف کر رہے سن، فضالہ نے دیکھیا کہ موقع اے، اپنے دل وچ جیہڑی
خواہش نوں اک مدت توں پال رہیا سی، اوہدے تے عمل کرن کارن اگے ودھیا۔
آپ ﷺ دے قریب ہویا تے آپ ﷺ نے کیا: فضالہ! توں ایس؟ کہن لگا،
آہو جی، میں ای آں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، اپنے دل دماغ وچ کیہ متا پکا رہیا
سیں؟ کہن لگا، کچھ ی نہیں، میں تے رب نوں یاد کر رہیاں۔

حضور پاک ﷺ ایہ سن کے ہتے تے فرمایا۔ ”بھئیڑا! رب سچے کولوں
بخشش منگیا کر۔“ ایہ فرما کے آپ ﷺ نے اپنا ہتھ مبارک اوہدے سینے تے
رکھیا۔ اوہ سینہ جیہڑا کینے تل بھرا ہویا سی، جیہدے اندر بغض سی، جیہدے وچ

آپ ﷺ نوں محاذ اللہ قتل کرن دے منصوبے بن دے رہندے سن، حضور
پاک ﷺ دے پیار بھرے ہتھ مبارک دے لگن تل ای محبت تل بھر گیا۔
فضالہ یثی اوسے دیلے ایمان لے آئے۔ رضی اللہ عنہ۔

معافی، امان نامہ تے کسری دے کنگن

ساڈے سرکار ﷺ کئے پاک توں یثرب ول جا رہے سن۔ یثرب نوں
طیبہ بناؤنا سی۔ اوہتے اسلام دے پہلی ریاست قائم کرنی سی۔ اوہتے مسلماناں نوں
اک طاقت بنانا سی، جیہدے توں اسلام دے سارے دشمن پرکھن۔

حضور پاک ﷺ اپنے گھروں نکل کے تن دن غار ثور وچ رہے۔ تل
حضرت ابو بکر صدیقؓ سن۔ لکھیا جاندا اے کہ دشمنال کولوں چھپے رہے۔ گل رنج
دی سمجھ نہیں اوندی کہ جد حضور پاک ﷺ دے گھروں نکلن توں پہلاں ای گھر
دے چواں پاسے دشمنال دا سپرہ سی، اللہ پاک نے سرکار ﷺ دا ایہ معجزہ دکھایا کہ
آپ ﷺ کسے نوں نظراں نہ آئے۔ فیر مدینے پاک دے راہ وچ دی اللہ پاک
نے اپنے محبوب پاک ﷺ نوں دشمنال کولوں بچایا۔ فیر تن راتیں غار ثور وچ
چھپن دی کیہڑی لوڑ سی۔ تن دن تل بعد سفر شروع کرن دی بجائے اوسے دن
رُپیندے، تل وی کسے دشمن نے کچھ نہیں سی وگاڑ سکنا۔ ساڈے خیال مطابق
تن دن غار ثور وچ قیام فرماون دا مطلب ایہ سی کہ اُمت نوں سبق دتا جائے کہ
جے کدی دشمن اوچھیاں ہتھیاراں تے اتر آئے، مرکزی بندے نوں قتل کرن
تے مل جائے تے کچھ دنال واسطے ایہر اودھر ہو جان وچ وی کوئی حرج نہیں۔

بہر حال، حضور پاک ﷺ اپنے تل حضرت ابو بکرؓ نوں، حضرت عامر بن

فیروزہ نوں، تے عبد اللہ بن اربطہ نوں لے کے مدینے پاک دل ٹرے۔ بخاری شریف وچ اے کہ کافراں نے منادی کرا دی کہ جیہڑا بندہ حضور ﷺ نوں زندہ گرفتار کر کے لے آوے، یا اوہناں نوں قتل کر کے ساڈی تسلی کرا دے، اسیں اوہنوں سو اونٹھ دیاں گے۔

بنو مدیج مکہ مکرمہ تے مدینہ منورہ دے راہ وچ قیدی کول وسدے سن۔ اوہناں جیکر انعام دا اعلان اپنیا، سراقہ بن مالک بخشی مدیجی سو اونٹھ حاصل کرن دی سوچن لگ پیا۔ اپنے چرو وچ اوہنوں کسے دسیا کہ سمندر دے نیڑے اوہنے کجھ بندے سفر کردے نکے نیں۔ سراقہ نے دوڑ لا دی۔ حضور پاک ﷺ اوس ویلے رابغ توں اگے ودھ چکے سن۔ سراقہ گھوڑا دوڑا کے آپ ﷺ تیکر اپڑ گیا۔ حضور ﷺ دے نیڑے جان لگا، نیت بھیری ساٹو، گھوڑا زمین وچ دھس گئو سو۔ لکھدے نیں، پئی دو واری ایہو ای ہویا۔ گھوڑا بھونیں وچ دھس جاندا سی، تے آپ منہ پرے آپیداسی۔

اخیر، تھہ بنج کھلوتا، یا محمد (ﷺ) میریاں اکھیاں کھل سکیاں نیں۔ میں سمجھ گیا واں جے میں تمانوں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکدا، مینوں معافی دے دیو۔ سراقہ مسلمان نہیں ہویا۔ دو واری بُری نیت نال اگے ودھیا سی، پر سرکار ﷺ نے معاف فرماؤن وچ ذرا دیر نہیں لائی۔ دوجی واری فیروزہ گھوڑا زمین وچوں نکل آیا تے سراقہ کہن لگا، رب دی سونہ، میری نیت ٹھیک ہو گئی ہے۔ میں کوئی ایسی گل نہیں کراں گا جیہڑی تمانوں چنگی نہ لگے۔ میری درخواست ایہ اے کہ مینوں ”امان نامہ“ عطا فرما دیو۔

بخاری شریف وچ اے، آپ سرکار ﷺ نے عامر بن فیروزہ نوں حکم

دنا، امان نامہ تیار کر دیو۔ اوہناں امان نامہ لکھیا، سرکار ﷺ نے مُر مبارک لا دی۔ فیروزہ فرمایا، سراقہ! میں تیرے ہتھال وچ کسری دے کنگن پیا ویناں۔

سُبحان اللہ! دشمن نوں بھونیں دی پکڑ کولوں چھڑایا، اوہنوں معاف فرما دتا، اوہنوں امان دے دی، امان نامہ لکھوا کے مُر لا کے دے دتا، نالے ایران دے بادشاہ دے کنگن عطا فرماؤن دا حکم جاری فرما دتا۔ اوس دشمن نوں، جیہڑا مسلمان فیروہی نہیں ہویا۔

سرکار ﷺ نے مکہ فتح کیتا۔ بعدوں کُئیں تے طائف دیاں معرکیں توں فارغ ہو کے جحرانہ دے مقام تے تشریف فرما سن کہ سراقہ امان نامہ صحابہ کرامؓ نوں دکھا کے، بارگاہ وچ حاضر ہویا، تے اسلام لیا یا۔

الاصحابہ فی تمییز الصحابہ وچ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھدے نیں۔ سرکار ﷺ نے سراقہ نوں فرمایا سی، اوس ویلے تیری کیہ حالت ہووے گی جد توں والاں نال بھریا ہویاں باہواں وچ کسری دے کنگن پائیں گا۔ روض الانف وچ امام نسیمی لکھدے نیں، حضرت عمر فاروقؓ دے زمانے وچ ایران فتح ہویا تے کسری دے کنگن وی مل غنیمت وچ آئے۔ غنیمت وچ دی واری آئی تے مسلماناں دے خلیفہؓ نے سراقہ نوں بلا کے کنگن اوہنوں پوائے تے کہیا۔ ”کسری لوکل دارب بنیا پھر اسی، رب تے اللہ پاک اے جنھے اوہدے کنگن بنو مدیج دے اک بدو نوں پواوتے نیں۔“

قتل کرن لئی اون والے تے شفقت

اسلام آتے حضور پاک ﷺ دے بہت وڈے دشمن وچوں عمیر بن

دھبہ دی سی۔ استیجاب وچ اے کہ امینے بدر دی جنگ تالیں لئی کئی پاپڑ ویلے،
پر گل تال بنی۔ جنگ ہوئی، تے ایس لڑائی وچ عمیر دا پتر دھبہ گرفتار ہو گیا۔

کے دیاں ساریاں کافراں نوں بدر وچ ہرنا ہضم نہیں سی ہو رہیا۔ کافر
صرف ہرے ای تے نہیں سن، وڈے وڈے مارے دی گئے تے کئی قید وی ہو
گئے سن۔ عمیر بن دھبہ کے دیاں مشہور لوکاں وچوں سی۔ ایہداتے پتر وی پھڑیا
گیا سی ایس لئی ایہنوں غصہ و دھیک ای سی۔ امینے صفوان بن امیہ تال گل کیتی
پئی جے توں میرے گھریار دا خیال رکھیں تے میں مدینے جا کے محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نوں (نعوذ باللہ) قتل کراؤں۔ صفوان نے ایہ بھار چک لیا، نالے
ایہدی مہم لئی مسلمان دا پر بندھ دی کردتا۔

عمیر مدینے پاک اپڑیا۔ مسجد نبوی شریف دے بوہے کول سواری توں اتر
کے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دی بارگاہ دل ثریا۔ حضرت عمرؓ نے دیکھیا
عمیر نے تلوار گلے تال لٹکائی ہوئی اے تے ثریا آ رہیا اے۔ اوہناں نے سرکار
ﷺ نوں جا کے دسیا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا اون دیو سو، روکنا نہیں۔ عمیر
آیا۔ سرکار ﷺ نے پچھیا، کیوں آیا ایس؟ کن لگا پتر نوں چھڑاؤں آیاں۔ آپ
ﷺ نے پچھیا، ”ایہ تلوار کیوں تال لئی پھرتا ایس؟ کن لگا، عاداتاں بھڑیاں سواری
تو اتڑیاں تے تلوار گلے لائیاں بھل گیاں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جے توں تلوار باہر چھڑتا بھل گیا ایس، اتے پتر
نوں چھڑاؤں ای آیا ایس، تے ایہ دس، صفوان بن امیہ تال تیری گل بات کیہ
ہوئی سی؟

پریشان ہو گیا۔ کن لگا، تیس ای فرماؤ، کیہ گل ہوئی سی۔ سرکار ﷺ

نے سارے مکالمے، دعوے تے وعدے و وعید سنا دتے۔ سن کے حالت ای بدل
گئی کن لگا، جیہڑی گل میرے تے صفوان وچ ہوئی سی، اوہدی تے اسل
کندھاں نوں وی خبر نہیں سی ہون دتی۔ بلاشبہ تیس سچے نبی او۔ ایہ کہ کہ
عمیر بن دھبہ نے کلہ پڑھ لیا تے حضور پاک ﷺ نے قتل کرن لئی اون والے
دا اسلام قبول فرمایا۔

صفوان بن امیہ تے مہربانیاں

امیہ بن خلف نے اپنے غلام حضرت بلالؓ دے اسلام لیاؤں پاروں،
اوہناں تے جے ظلم کیتے، اوہ تے کسے توں لگے چھپے نہیں، اوہ تے بدر دی لڑائی
وچ قتل ہو گیا۔ اوہدے پتر صفوان نے عمیر بن دھبہ دے گھریار دی دے داری
قبول کیتی تے اوہنوں مدینے گھلیا پئی (نعوذ باللہ) حضور ﷺ نوں قتل کر دے۔
عمیر نے سرکار ﷺ دے چھن تے کہیا، میں اپنے جنگی قیدی پتر دھبہ نوں
چھڑاؤں آیاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا، تے جیہڑی متا صفوان تال پکا آیا ایس، اوہ
دس بھلا۔ فیر سرکار ﷺ نے دوواں وچ کیتی گل بات سنا دتی، تے عمیر مسلمان ہو
گئے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیتا تے صفوان بن امیہ نس کے اپنے
داوے کول چلا گیا۔ عمیر بن دھبہ صفوان دے چاچے دے پتر سن۔ اوہ حضور
ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے تے صفوان واسطے امان منگی۔ سرکار ﷺ نے
اوہنوں امان دین دا اعلان فرما دتا، تے نشانی دے طور تے اپنی چادر پاک (یا بعضے
کنندے نیس پگ شریف) دے دتی۔ عمیر بن دھبہ دے پتر دھبہ بن عمیر

صفوان نوں لے کے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ صفوان نے چچھیا، تسلی مینوں دو مہینیاں واسطے امان دتی اے؟ حضور ﷺ نے فرمایا تینوں چوہنہ مہینیاں لئی امان دیتاں۔

غیر حضور ﷺ حنین دی جنگ واسطے تشریف لے گئے تے صفوان کولوں کچھ ہتھیار اوحارے لے گئے۔ اُس دُ الغلابہ وچ لکھیا اے، حنین وچ صفوان بن امیہ کافراں ول سی تے مسلمان اوہدے ہتھیار ورت رہے سن۔ حنین دی فتح مگروں حضور ﷺ نے صفوان نوں غنیمت وچوں حصہ دتا۔

بعدوں وی سرکار ﷺ صفوان نوں کچھ نہ کچھ عطا فرماوندے رہے۔ اخیر صفوان مسلمان ہو گئے۔ ابن ابی اسیر کہندے نیں، مینوں حضور پاک ﷺ نے ایساں کچھ عطا فرمایا جے مینوں سمجھ آگئی کہ اپنی سخاوت نبی دے بغیر کوئی کرای نہیں سکدا۔ ایس لئی میں حضور پاک تے ایمان لے آیا۔

قتل دی بجائے معافی تے انعام اکرام

زہیر دا پتر کعب حضور پاک ﷺ دے خلاف شعر لکھدا، تے کافراں وچ پڑھ پڑھ کے سنوئندا سی۔ مکہ فتح ہویا تے سرکار ﷺ نے ساریاں ای کافراں نوں عام معافی دے دتی۔ صرف اوہ تیراں بندے تے ۳ زبائیاں جنہاں مسلماناں دے خلاف ات چکی ہوئی سی، یاں اوہ حضور پاک ﷺ دے خلاف بکواس کردے رہے سن، اوہناں دے قتل دا حکم صادر فرمایا۔ اوہناں وچوں وی جنہاں سرکار ﷺ دی بارگاہ ہے حاضر ہو کے معافی منگ لئی، اوہناں نوں معاف کر دیا گیا۔ کعب دے بھائی حضرت بھیر مسلمان ہو چکے سن۔ اوہناں کعب نوں سنیا گھلیا پئی چنگی گل ایہ

ای اے کہ توں حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے توبہ کر لے۔ نہیں تے ماریا جائیں گا۔ حضرت بھیر نے کعب نوں بیہڑے شعر لکھے اوہناں وچوں اک شعر دا مطلب ایہ اے جے توں بچنا ایس تے لات تے عززی (بٹیاں) نوں چھڑ کے رب سچے دل منہ کر، نجات وی مل جائی گی، نالے سلامتی وی پائیں گا۔

کعب ابن زہیر دی سمجھ وچ گل آگئی۔ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ پیش کرن لئی قصیدہ لکھ کے رُپیا۔ بھینہ اڑ کے اپنے اک واقف کار نوں بل لو، سو تے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ آپنیا۔ بہ کے عرض کرن لگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کعب ابن زہیر مسلمان ہو کے تمناؤی خدمت وچ حاضر ہونا چاہوئندا اے۔ جے میں اوہنوں لے آواں تے اوہنوں امان مل سکدی اے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ عرض کرن لگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کعب میں ای آل۔

عاصم بن عمر بن قتادہ کہندے نیں، ایہ سن کے اک انصاری جوش وچ آ گئے۔ عرض کیتیو نیں، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مینوں حکم دیو، ایہدی گنجی لاہ دیاں، ایہ خدا داد دشمن تمناؤے خلاف شعر لکھدا سی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ناں بھئی ناں۔ ایہ جو کچھ کردا رہیا اے، اوہدے تے نام ہو یا اے، تن ای ایہ ساڈے کول آیا اے۔ ایہنوں کچھ نہیں کہنا۔

ایس موقع تے حضرت کعب! ابن زہیر نے بیہڑا قصیدہ شریف حضور پُر نور ﷺ دی خدمت وچ پیش کیتا، اوہ قصیدہ بردہ شریف دے ناں تے مشہور اے۔ کتاباں وچ اوہدا ناں ”باحت سعادت“ اے۔ ایس قصیدے دے

اک شعر اُتے حضور پاک ﷺ نے اصلاح دی دتی تے اک شعر تے بعضے
کمندے نیں، اوہ شعر تے اپنی چادر پاک کعبہ نوں عطا فرمادی۔

کعبہ فوت ہوئے تے حضرت معلویہؓ نے ایہ چادر وسمہ ہزار درہم دے
کے لے لئی۔ کمندے نیں، ایہ چادر آج تیک محفوظ اے۔

کعبہ دا پچھلا ریکارڈ دیکھیے تے اوہ معافی جو گئے نیں سن۔ پر ساڈے
سرکار ﷺ نے اونہاں نوں صرف معاف ای نہیں کیتا، انعام اکرام دی دتا۔

مسلمان بھین نوں قید کرن والے دا اسلام

عقبہ بن ابی معیط حضور پاک ﷺ دا گواہنڈی سی۔ سید جمال حسینی
روضۃ الاحباب وچ کمندے نیں، حضور پاک ﷺ دا ارشاد پاک اے کہ
ابولسب تے عقبہ بن ابی معیط میرے سب توں بھیرے ہمسائے سن۔

ایہدی بیوی حضرت اروی بنت کریمؓ حضور پاک ﷺ دی پھیچی ام
حکیم بنت عبدالمطلب دی دھی تے حضرت عثمان غنیؓ دی والدہ سن۔ تذکار
صحابیات وچ اے کہ ارویؓ شروع شروع وچ ای مسلمان ہو گئیاں سن۔

اروی بنت کریمؓ وچوں عقبہ بن ابی معیط دی دھی ام کلثومؓ سن جنہاں
نوں حضور پاک ﷺ نال بڑی محبت سی۔ جس ویلے مدینے شریف ول ہجرت
ہوئی، سرکار ﷺ دی مدینے شریف چلے گئے تے ام کلثومؓ تڑپیاں سن۔ ایہناں
دا دیاہ ابے نہیں سی ہویا۔ پیو تے بھرا ایہناں دی بڑی سخت نگرانی کردے سن۔
آخر صلح حدیبیہ توں گموں ایہناں دا داء لگ گیا تے ایہ بنی خزاعہ دے اک
شریف آدمی نال پیدل ای مدینے ول تڑپیاں تے سرکار ﷺ دی خدمت وچ اپڑ

گئیاں۔

عقبہ دے دو پتریاں عمارہ بن عقبہ تے ولید بن عقبہ نے پچھا کیتا، پر ایہ
تھہ نہ آئیاں۔ ایہناں دوہاں نے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے
بھین واپس منگی۔ صلح حدیبیہ موجب قریش دے کسے بندے نوں مسلمان کول
نہیں سن رکھ سکدے، واپس کرنا پسند ایسی۔ ایس موقعے تے آیت دی نازل ہو
گئی، تے حضور پاک ﷺ نے عقبہ دیاں پتریاں نوں کیسا پئی صلح دی شرط وچ
بندے واپس کرن دی گل اے، زمینی نوں واپس کرن دی نہیں۔ ایس طرح ام
کلثومؓ نوں واپس نہ کیتا گیا۔

مدارج النبوت وچ ہے کہ بعدوں سرکار ﷺ نے ایہناں دا نکاح
حضرت زید بن حارثہ نال کر دتا۔

ولید بن عقبہ حضرت عثمان غنیؓ دے ماں جائے سن۔ ایہ فتح مکہ والے
دن ایمان لیاکے پر حضور پاک ﷺ نے اپنی علوت موجب ایہناں نوں وی نہیں
کیا کہ تیس اپنے پوٹاں ول کے اپنی بھین تے کنال کو ظلم کھلیا سی۔

زخمی کرن والیاں واسطے دعا

اُحد دی لڑائی وچ حضور پاک ﷺ دے سامنے والے چار دندان وچوں
اک شہید ہو گیا سی۔ کئی کتاباں وچ دو تے کئیاں وچ چار دندان دے شہید ہون
بارے لکھیا ہویا اے، پر ایہ صحیح نہیں۔ حدیث پاک دا معنی ایہ بن دا اے پئی
سامنے والے چونہ وچوں اک دند شہید ہویا سی۔ ایس لڑائی وچ خود وی دونہاں
پاسوں کھب گیا سی جیرا حضرت ابو عبیدہؓ نے اپنیاں دندان نال زور لا کے

اے۔ جے مینوں چھڑ دیو تے میں شکر گزار رہوں گا تے احسان منن گ۔ فدیہ
دین دی گل ہووے تے جتن فرماؤ، حاضر کر دیاں۔

سرکار ﷺ نے دو جے دن وی تمامہ نل ایسے طرح گل بات فرمائی۔ تیجے
دن وی فیر ایہو ای سوال جواب ہوئے۔ فیر حضور پاک ﷺ نے صحابہ رضی اللہ
عنہم نوں حکم دتا۔ تمامہ نوں چھڑ دیو۔ اوہدیاں مکناں کھولیاں گئیاں۔ اوہ اللہ دے
پیارے رسول ﷺ دے چہرے پاک نوں دیکھ رہیا سی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
تمامہ! توں آزلو ایں۔ جدھر جاناں ای، جا سکنا ایں۔ تمامہ حیران رہ گیا۔ عرب وچ
قیدیاں نل ایہ سلوک کدوں ہویا سی۔ فیر قیدی وی اوہ بندہ جنھے اسلام آتے
مسلماناں دے خلاف ہر کاروائی کیتی ہووے، اک مسلمان نوں ناحق شہید وی کر
دتا ہووے۔

تمامہ چپ کر کے ٹریا۔ میتوں باہر نکلیا۔ کسے کھوہ تے گیا۔ نہاتا
دھوتا۔ تے فیرواپس سرکار ﷺ دی بارگاہے حاضر ہویا۔

”سرکار ﷺ! کجھ چر پسلاں تے میں تماڈا دوا دیری سل۔ مینوں تیں
چنگے نہیں سو لگدے۔ تے ہن سونہ رب دی، تماڈے توں ودھ مینوں چنگا کوئی
نہیں پیا لگدا۔ پسوں مینوں اسلام نل نفرت سی، ہن ایس دین توں ودھ کے
چنگیائی کوئی نہیں دسدی۔ اگے مدینے نوں میں بڑا بھیڑا پنڈ سمجھدا سل۔ اج
ایس شہر توں سوہنا شہر کوئی نہیں لہدا۔ میں تماڈے تے، آتے تماڈے دے
ہوئے سچے رب تے ایمان لیاؤں۔“

رب سچے دے سچے رسول پاک ﷺ نے تمامہ بن آخال حنفی دیاں
خطواں نوں معاف فرما دتا، اوہدے جرماں ولوں نظراں پھیر لیاں، اوہدے نل

محبت تے احسان دا سلوک فرمایا، تے رب کریم نے اوہنوں ایمان دی دولت
نصیب فرمادی۔

ویریاں نوں مھکھیاں نہیں مرن دتا

تمامہ بن آخال یمامہ دے قبیلے بنو حنیفہ دے آگوتے سردار سن۔ ایہ
قبیلہ اوہو ای اے جمدے وچ مسیلمہ کذاب بھیجا، تے اوہنے نبوت دا جھوٹا دعویٰ
کیتا۔

تمامہ مسلمان ہوئے تے حضور پاک ﷺ کولوں اجازت لے کے مکے
شریف آئے۔ عمرہ کیتا، تے کھلم کھلا اعلان کیتا جے میں حضور پاک ﷺ تے
ایمان لے آیا جے۔ مکے دے کافر مشرک اوہناں گردے اکٹھے ہو گئے تے پیو
داوے دے مذہب نوں چھڈن پاروں اوہناں نوں بھیجیاں دین لگ پئے۔ حضرت
تمامہ گرم ہو گئے۔ کمن لگے، مکے والیو! رب سچے نے مینوں سدھے راہ پادتا
اے، تے تیں گلاں بناؤن لگ پئے او۔ تماڈا حال تے ایہ اے کہ اتھے واپس
تجی ہندی ای نہیں، سب کجھ یمامیوں ای اوندا اے۔ **وَادْعِیْ ذِیْ ذِیْ**
دے ویسٹکوا، ہن میں کنگ واک داندہ او تھوں مکے نہیں اون دیاں گ۔

اوہناں آپے ایس اعلان تے یمامہ اپڑیاں ای عمل کردتا۔ مکے نوں غلہ
گھلانا بند دیتوئیں۔ مکے وچ کل پے گیا۔ قیامت واساں بچھ گیا۔ مکے دے کافراں
نے حضور پاک ﷺ تے آپ سرکار ﷺ داناں لین والیاں واساں لینا اوکھا کیتا
سی، مسلماناں نوں شہروں باہر کڈھ کے ساہ لیا سائے، سگوں شہروں کڈھ کے وی
اوہناں دا بچھا نہیں سن پئے چھڑ دے، مدینے پاک وچ وی اوہناں نوں تنگ کر

رہے سن۔ جس ویلے ثمامہ نے روٹی ٹکڑ بند کیتو نے، تے فیرواں جماناں دے سردار ﷺ دی بارگاہے رُے۔ پر آکڑ فیرواں نہ چھڈی۔ خط گھلیو نے، جمدے وچ سی: تساں ساڈیاں وڈکیاں نوں تے جنگاں وچ قتل کردتا اے۔ ہن ساڈیاں بکیاں نوں کھکیاں مارن لگے او۔ تماڈی قوم کھکے نال تڑپ رہی اے، تے تیس مہینے وچ آرام کر رہے او۔ کیہ ہن بیمار دلوں سانوں کچھ نہیں لکھے گا؟

دین اسلام دے دشمنان، مسلماناں نال ظلم دی اخیر کرن والیاں ویریاں نے بیہرہ سنیا گھلیا، اوہدے وچ وی گستاخی دا لہجہ ای استعمال کیتا۔ پر آپ سرکار ﷺ نوں ایس خط پاروں پتا لگا کہ ثمامہ نے ہر طرح دی جنس کئے گھلتی بند کردتی اے، تے پریشان ہو گئے۔ اوہ ویلے حضرت ثمامہ نوں حکم گھلیا جے کئے والیاں دا غلہ نہ روکو۔

ثمامہ دا غصہ تے سچاسی، پر جس ویلے رب سچے دے محبوب پاک ﷺ دا حکم ملیا تے گل مک گئی۔ اوہ ویلے کئے والیاں نوں سلمان گھل دیا گیا، تے اسلام دے ویری بھکے مرنوں بچ گئے۔

حضور پاک ﷺ نے فرشتے دی گل نہیں منی

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ سیدہ عائشہ صدیقہ نے اک واری سرکار ﷺ کو لوں پچھیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! تماڈے تے اُحد دے دہاڑے توں ودھ دی کوئی سخت دن آیا۔ تے آپ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ساریاں دنن توں ودھ طائف والادن سخت سی۔

آپ سرکار ﷺ حضرت ابو طالب دی وفات مگروں حضرت زید بن حارثہ نوں نال لے کے طائف دیاں وسیکاں کول تشریف لے گئے۔ اوتھے بنو حنیفہ دسدے سن۔ ایہ کئے توں کوئی پنجاہ پچو پنجا کلو میٹر دور اک زرخیز علاقہ اے۔ اوتھوں دے کافراں نے حضور پاک ﷺ دیاں گلاں سُن کے سخت بد تمیزی کیتی تے نشکیاں منڈیاں نوں سرکار ﷺ دے پچھے لادتا۔ ایہناں بد بختاں نے ساریاں کائناتیں لئی رحمت بنا کے بھیجے گئے اللہ دے پیارے نبی ﷺ تے ایہے کو پتھر دسائے جے طبری تے ابن ہشام موجب رنج گدا سی، جیویں جسم پاک دے ہر حصے وچوں لہو دے فوارے چھٹے ہوئے نیں۔

مدارج النبوت وچ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھدے نیں، حضور ﷺ اک بارغ وچ اُڑے تے حضرت زید نے پہلوں حضور پاک ﷺ دے زخماں توں خون پونجھیا، فیراپنے دل دھیان کیتا۔ لکھیا اے کہ سرکار ﷺ دالو مبارک نطین مبارک وچ رنج جمیا ہویا سی جے پیراں نوں مشکل مل کھج کھج کے جُتی وچوں کڈھیا گیا۔

بخاری شریف تے مسلم شریف وچ لوند اے۔ پہاڑاں دا فرشتہ آپ سرکار ﷺ کول حاضر ہویا تے عرض کیتی۔ حکم فرماؤ تے طائف دے آس پاس دیاں پہاڑاں نوں آپ وچ ملا کے آہلوی غرق کردیاں۔ حضور رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ مینوں رب سچے کو لوں امید اے پئی ایہناں دی آل اولاد دھوں ایہو جیسے لوکی پیدا ہون گے، بیہڑے رب سچے توں من والے ہون گے، تے اسلام لیاون گے۔

منافقاں دے سردار دی گل مَن لئی

ساڑے سرکار ﷺ نے یثرب نول مدینہ النبی ﷺ تے طیبہ طلبہ بناؤن
توں بعد یہودی قبیلہاں نال معاہدے فرمائے۔ اک معاہدہ ہو تینقل قبیلے نال دی
ہویا۔ معاہدہ ایہ سی پئی دونوں گھرا من ارام نال رہن گے، تے باہروں کے
دشمن نے مدینہ پاک اتے حملہ کیتا تے اکٹھے ہو کے دشمن دا مقابلہ کیتا جائے
گا۔

پر یہودیاں دیاں سازشاں تے اج تیک مشہور نیں۔ بنو قینقل نے دی
بدر دی جنگ توں بعد کئی شرارتاں کدائیاں۔ حضور پاک ﷺ اوہناں نوں منع
فرمادے رہے، اتے معاہدے دی پابندی یاروں یاد دہانی کروندے رہے۔ پر اوہ
جواب وچ کہن لگے، 'اسیں قریش نہیں گے۔ اوہناں نوں تے لڑنا اوندی ای نہیں،'
توں ہرے نیں۔ ساڑے نال مقابلہ ہویا تے دشاں گے پئی بہادری ہندی کیہ
اے۔

یہودیاں دی جرأت اپنی دوحی جے اوہناں اپنے ہزار وچ لون والی ایک
مسلمان عورت دی بے عزتی کیتی۔ عورت نے رولا پلایا تے اک انصاری نے
اوس یہودی سنیا رے نوں قتل کر دتا جنھے اوس مومنہ دے منہ توں برقع لاہن
دی جرأت کیتی سی۔ ہزار یہودیاں داسی 'اونہاں' مسلمان نوں شہید کر دتا۔

آپ سرکار ﷺ نوں پتا چلیا تے آپ نے بنو قینقل تے چڑھائی کر
دی۔ کئی دن دے محاصرے توں بعد ایہ یہودی گرفتار کر لیتے گئے۔

یہودیاں نوں ہار آگئی تے منافقل دا سردار عبد اللہ بن ابی اوہناں دا
سفارشی بن کے آگیا تے رحم دی دہائی دین لگا۔ پہلوں تے حضور ﷺ نے
اوبدے وتوں منہ پھیر لیا۔ پر بعدوں 'سیرت ابن ہشام' موجب سرکار ﷺ نے

اوہناں ساریاں نوں رہا فرما دتا۔

سازشیاں دی جان بخشی تے مال لے جان دی اجازت

حضرت عمرو بن امیہ صمری مدینے پاک ول آرہے سن، جے راہ وچ بنو
عامر دے بندے ملے، ہرے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ کوئی سنیا اپڑاؤن
جا رہے سن۔ عمرو نوں ایس گل دا پتا نہیں سی۔ اوہناں دو نہاں نوں ستیاں پیاں
قتل کر دتا، تے ایس طرح اپنے ولوں اپنے ساتھیاں دا بدلہ لے لیا۔ حضور پاک
ﷺ نوں پتا چلیا، تے آپ ﷺ نے فرمایا، 'میں دو آں مقتولاں دی دیت دیاں گا۔
ایس معاملے وچ مشورہ لین واسطے حضور پاک ﷺ بنو نضیر ول گئے۔
آپ ﷺ دے نال دو صحابہ وی سن، یہودیاں آپ وچ صلاح کیتی کہ اج توں چنگا
موقع فیر نہیں جے لیہنا۔ سرکار ﷺ جس مکان دے پر چھلویں تھلے بیٹھے نیں،
اوبدی چھت توں اک بندہ، وڈا سارا پتھر سرکار ﷺ دے لے سٹ دے۔ ایہ
قتل ہو گئے تے انت لئی ساڑی جان چھٹ جائے گی۔ عمرو بن حاش نے ایہ کم
اپنے ذمے لیا۔ حضور پاک ﷺ بیٹھیاں بیٹھیاں اک دم اٹھے تے مدینے
شریف ول نرپے۔ آپ ﷺ دے ساتھی صحابی رضی اللہ عنہم وی پچھے پچھے آ
گئے۔ حضور پاک ﷺ نوں یہودیاں دی ایس حرکت تے بڑا افسوس ہویا۔ آپ
ﷺ نے نابینا صحابی حضرت ابن انم مکتوم رضی اللہ عنہ نوں مدینے پاک وچ اپنا
نائب مقرر فرمایا تے فوج لے کے بنو نضیر تے چڑھائی کر دی۔

اوہ قلعہ بند ہو گئے، مسلماناں نے اوہناں دا محاصرہ کر لیا۔ منافقل دے
سردار عبد اللہ بن ابی نے یہودیاں نوں، تھیری ہلا شیری دی، پر اوہ ڈھکی ڈھاء

بیٹھے۔ حضور پاک ﷺ نے یہودیوں کو ملکہ دی خلافت و رزی اتے سازش کرن پادوں اوہناں دا محاصرہ تے کیتا، پر اخیر اوہناں نوں حکم دتا کہ اوہ مدینہ یوں نکل جان۔ اپنا جنائ سلمان چک سکدے نیں، لے جان۔ اوہناں نوں سلمان سمیت جان دتا جائے گا۔ ابن سعد نے لکھیا اے کہ اوہ اپنے پال بچیاں تے سلمان نوں پیچھے سو اونٹناں تے لد کے لے گئے آپ سرکار ﷺ نے یہودیوں دی حرکتیں دے باوجود اوہناں دی جان بخشی کردتی، تے سلمان وی لے جان دتا۔

حکم قتل کرن دا دتا، دے معافی دتی

حضور پاک ﷺ نے فتح مکہ والے دن جنہاں کافراں مرتداں دے قتل دا حکم صادر فرمایا سی، اوہناں وچوں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح وی سی۔ اوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کوں جا کے لک گیا۔ جس ویلے حضور ﷺ نے لوکل نوں بیعت واسطے بلایا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ابی سرح نوں نال لے کے آئے تے حضور ﷺ دے کوں کھڑا کر دتا۔ فیر عرض کیتی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) عبداللہ دی بیعت قبول فرما لو۔ حضور ﷺ خاموش رہے۔ دوجی واری فیر آپ ﷺ نے توجہ نہ فرمائی۔ پر تہیجی واری آپ ﷺ نے اوہدی بیعت لے لئی۔ فیر آپ سرکار ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ول مخاطب ہو کے فرمایا۔ عبداللہ دے قتل دا حکم دتا جا چکیا سی۔ تہاڑے وچوں کوئی ایسا نہیں سی، بیہرا ایہناں قتل کر دیندا۔ صحابہ نے عرض کیتا، ہن اوہ تہاڑی بارگاہے حاضر ہو گیا سی۔ اسیں تے ایہو ای سوچدے رہے کہ آپ ﷺ اشارہ فرماون تے اسیں ایہدا گنا لہ دیے۔ ایہ سن کے حضور ﷺ نے فرمایا: ایہ

گل نبی دے مرتبے توں گھٹ اے کہ اوہ اشارے کرے۔ تنہا لوکل قتل دے حکم تے عمل نہیں کیتا، تے اسل کوں آئے ہوئے نوں معاف فرما دتا اے، تے اوہدا اسلام دے سائے تھلے اوٹا قبول فرما لیا اے۔

دشمنی وچ دور ٹیکر جان والیاں نوں معافی

عاص بن وائل ساڈے آقا حضور ﷺ دا بڑا مخالف سی۔ اوہدا پتر عمرو وی اسلام دشمنی دا کوئی موقع نہیں سی چھڈ دا۔ ککے وچ وی مسلماناں نوں پریشان کرن وچ ہمیش ایہدا ہتھ ہندا سی تے جس ویلے مسلماناں دا پہلا قافلہ ہجرت کر کے حبشہ گیا، قریش دا بیہرا وفد مسلماناں نوں حبشہ چوں کڈھوان لئی گیا سی، اوہدے وچ ایہ وی سی۔ شاہ معین الدین ندوی سیر الصحابہ وچ لکھدے نیں کہ عمرو بن عاص تے ایہدے سنگیاں ساتھیاں نے پہلوں بطریق نال مل کے اوہناں نوں مسلماناں دے خلاف کیتا، فیر حبش دے شاہ اسمہ نجاشی نوں تحفے تحائف پیش کر کے چاہیا پئی اوہ مسلماناں نوں حبشہ چوں کڈھ دے، پر کامیابی نہ ہوئی۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ غزوہ احزاب (خندق) وچ عرب دے سارے کافر مدینے پاک تے حملہ کرن آ گئے سن۔ اوہناں وچ عمرو بن عاص نے مسلماناں دے خلاف کارروائیاں واسطے بڑا زور لایا۔ مستدرک حاکم وچ اوہدا اے پئی جس ویلے عمرو دے بھائی ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لیائے، حبشہ گئے، واپس آ کے مدینے پاک ول ہجرت دا ارادہ کیتا تے پیو، بھراواں تے گھر والیاں نے اوہناں نوں قید کر لیا۔ غزوہ خندق توں بعد ہشام نوں موقع ملیا تے ایہ مدینے پڑے۔ مسند احمد بن حنبل وچ اے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

کمندے میں، غزوہ اُحزاب توں مڑیاں میں اپنے بیلیاں نوں کمیہ مینوں لگدا اے محمد (ﷺ) دی گل سب گلاں توں ودھ ہوئی ایں۔ ایہناں نوں ہار اونی مشکل اے۔ انج کسے، حبشہ چل رہویے۔ جے محمد (ﷺ) جت گئے تے اسیں حبشہ وچ ای رہ پواں گے۔ محمد (ﷺ) دی غلامی توں اصمہ نجاشی دی غلامی چنگی۔ تے جے ساڈی قوم جت گئی تے اوہناں وچ واپس مڑ آواں گے۔ ساتھی من گئے۔

ایہ حبشہ گئے اوتھے ایہناں ویکھیا پئی حضور ﷺ دا سفیر عمرو بن امیہ ضمری موجود اے۔ عمرو ابن العاص نے نجاشی نوں تحفے تحائف دین مگروں کہیا کہ عمرو بن امیہ نوں ساڈے حوالے کردیو۔ اسیں ایہناں قتل کرنا اے۔ نجاشی غصے وچ آگیا۔ اوہنے آکھیا: ایہ اوس نبی ﷺ دا گھلیا ہویا اے جدے تے وحی اوندی اے۔ تے تیس کمندے اوہیں ایہناں قتل ہون واسطے تہاڈے حوالے کر دیاں۔ چنگی گل ایہ جے کہ محمد (ﷺ) تے ایمان لے آؤ تے اوہناں دی مخالفت کر کے اپنی دین دنیا دا نقصان نہ کرو۔

نجاشی دیاں گلاں توں عمرو رضی اللہ عنہ اسلام دے قائل ہو گئے۔ واپس کے آکے مدینے شریف ول رُپے۔ راہ وچ خالد بن ولید ملے۔ گلاں ہویاں کتھے چلے او؟ پانگا، دونویں اسلام لیاون خاطر حضور پاک ﷺ دی بارگاہے حاضر ہون جارہے نیں۔ ایس طرح اسلام دے ایہ دو پکے پیڈے بست وڈے دشمن آکوداری لکھے ای اسلام لے آئے تے حضور پاک ﷺ نے ایہناں نوں گل نال لالیا۔

پیارے صحابیوں دے مشورے نہیں منے

حضرت طفیل بن عمرو واطلق قبیلہ دوس نال سی۔ ایہ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے مسلمان ہو گئے۔ بعدوں ایہناں اپنے قبیلے دیاں لوکاں نوں اسلام دیاں خوبیاں دسیاں، نیکی دی تبلیغ کیتی تے آپ سرکار ﷺ بارے گلاں سنائیاں۔ پر قبیلے والیاں نے ایہناں دی گل نہ سنی، تے دعوت من توں انکار کر دتا۔ طفیل بڑے پریشان ہوئے تے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ عرض کیتی۔ ”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں بڑی کوشش کیتی اے پر میرے قبیلے والے بھیڑیاں کنل تے غلط عقیدیاں وچ پھسے ہوئے نیں، میریاں ساریاں کوششاں بے فائدہ ثابت ہوئیاں نیں۔ تیس میرے قبیلے والیاں واسطے بددعا فرماؤ۔“

حضور پاک ﷺ نے اللہ پاک اگے دعا کیتی: ”ربا! ایس قبیلے والیاں توں سدھی راہ دکھا۔“ فیر آپ ﷺ نے حضرت طفیل بن عمرو نوں حکم دتا: ”توں اپنیاں وچ اپڑ، اوہناں نوں اسلام دل بلاؤندا رہو تے اوہناں نال نرمی نال پیش آ۔ دیکھ فیر کیہ ہندا اے۔ اوہناں آپ سرکار ﷺ دے حکم تے عمل کیتا تے اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ دی دعا قبول فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو دوسری دیاں کوششاں پھل لیاں۔ قبیلے دے پتے سارے لوکی مسلمان ہو گئے۔

معاف کرن دے ٹھیکیدار

مستدرک حاکم تے اُسد الغلبہ فی معرفت الصحابہ وچ ہے کہ اک بندے نے خواب ویکھیا غار اک نال بھری ہوئی اے۔ اوہدا پیو اوہناں اک دل دھکے دے رہیا اے تے نبی پاک ﷺ اوہناں اک وچ ڈگن توں بچا

رہے تھے۔ اوسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نال گل کیتی۔ اوہناں فرمایا۔
 ”اے تھے وی تے اوتھے دی اک توں بچنا ای تے سوہنے نبی ﷺ دا پلہ پھڑلے۔
 بندہ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہویا، گل کجھی تے مسلمان ہو گیا۔

ایمان دا خزانہ سینے وچ بھر کے حضرت خالد بن سعیدؓ نے ایہناں لوکاں
 وچ وڈا شروع کردتا۔ گھروالیاں نوں پتا لگاتے پو سعید بن عاص بن امیہ نے قید
 کر لیا۔ ایہناں دے بھراواں عبیدہ تے ابان نے ڈانگ نال بچیا۔ چار دن پو
 تے بھرا ظلم کردے رہے، پر ہر مصیبت جھل کے خالدؓ حضور پاک ﷺ دا نال لین
 توں اے اللہ پاک کی وحدانیت بیان کرن توں باز نہیں سن اوندے۔ ایس عرصے
 وچ مارکٹ دا سلسلہ وی جاری رہیا، تالے روٹی ٹکڑی بند کر دیا گیا۔

طبقات ابن سعد وچ اے کہ چار دن بعد ایہ گھروں نس کے کیوں
 باہر چلے گئے تے فیر حبشہ ول ہجرت کر گئے۔ حضرت خالد بن سعیدؓ تے ظلم کرن
 والیاں وچوں پو سعید بن العاص تے بھرا عبیدہ بن سعید دی لڑائی وچ کافراں دی
 طرفوں لڑے ہوئے مارے گئے۔ صلح حدیبیہ دے موقعے تے حضور پاک ﷺ
 نے حضرت عثمانؓ نوں صلح دی گل بات لئی قریش ول گھلیا تے اوہ ابان بن سعید
 کول مہمان ٹھہرے، کیوں جے آپو وچ ایہناں دی رشتہ داری سی۔

بخاری شریف وچ ابان بن سعید دے ایمان لیادوں بارے دو روایتاں
 لوندیاں نیں۔ گلد اے ایہناں دا دل تے حق سچ نوں من گیا سی، پر کج مدت
 تیکہ چپ رہے تے خیبر دے واقعے توں پہلاں اسلام قبول کر لٹوئے۔ ابان بن
 سعیدؓ نے ہجرت دی سعادت وی حاصل کیتی۔ استیجاب وچ اے کہ حضور
 ﷺ نے بعد وہ ایہناں نوں بحرین دے سمندری تے خشکی دے حصیاں دی

حکومت وی بخشی۔ حضور پاک ﷺ نے کدی وی ایہناں نوں ایہ نہیں پچھیا کہ
 جس ویلے تمہارا بھرا خالد (رضی اللہ عنہ) سدھے رستے تے آیا سی، تنہاں اوہدے
 نال کیہ کیتا سی۔ آپ سرکار ﷺ دی رحمت تے ہر جہان اُتے سایہ کیتی کھڑی
 اے۔ آپ سرکار ﷺ نے تے سب نوں موافق فرماون دا ٹھیکہ لیا ہویا سی۔

بھگوڑے عدی دی عزت

ساڈے سرکار ﷺ نے سن ۹ ہجری وچ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نوں کچھ
 بندے دے کے بنو طے ول گھلیا، بنو طے ”فلس“ نال دے بُت نوں پوجدے
 سن۔ حضور پاک ﷺ نے ایہ بت توڑن واسطے مہم بھیجی سی۔ بنو طے دا حاکم عدی
 سی، جیہڑا مشہور سخی حاتم طائی دا پتر سی۔ ایہ عیسائی سن، پر ایہ لوکی تنہاں دے
 چکراں وچ دی پکھے ہوئے سن۔ عدی بن حاتم نوں پتا لگا پئی مسلماناں دا الشکر آ رہیا
 اے۔ اوسے اوتھ تے سلمان پہلوں ای تیار کیتا ہویا سی۔ اوہ بال بچے لے کے
 نس اٹھیا۔ تے شام دیاں عیسائیاں کول جا پڑیا۔

اوہدی بھین سفانہ پکھے رہ گئی تے جیہڑے لوکی قیدی ہوئے، اوہناں وچ
 سفانہ وی سی۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ غنیمت دا مال تے قیدی لے کے حضور
 ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو گئے۔ بنو طے دے قیدی رسول اللہ ﷺ دی خدمت
 وچ پیش کیتے گئے تے سفانہ نے اگے ودھ کے گزارش کیتی کہ میرا بابا قبیلے دا
 سردار سی، لوکاں دیاں حاجتاں پورییاں کردا سی۔ مظلوماں دی مدد تے لک نہی
 رکھدا سی تے ”تیمناں“ ٹھیکیاں، ”نگیماں“ دی مدد کردا سی۔ مینوں آزاد کر دیو تے
 بڑی مہربانی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ایسے پوچھ جیڑیاں مضائقہ سن، اوہ تے مسلماناں والیاں نیں۔ اوہ جیوند اہندا تے ایسے اوہدے نال چنگا سلوک کردے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ نوں حکم دتا، ایس عورت نوں چھڈ دیو، ایہ چنگے پوچھ دی دھی اے۔ سفانہ کہن لگی: میں جس پوچھ دی اولاد آں، اوہ قوم نوں مصیبت وچ چھڈ کے آرام دی نیندر نہیں سی سوند۔ کرم فرماؤ تے میرے نال دیاں نوں دی چھڈ دیو۔ سرکار ﷺ نے اوہنوں پچھیا: "تیرا سرپرست کون ایس؟ کہن لگی عدی بن حاتم۔ میں اوہدی بھین آں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ اوہ جیڑا اللہ رسول کولوں نس گیا اے۔ آپ ﷺ نے سفانہ نوں رہا کر دتا۔ سفانہ نوں پتا سی، عدی بھیج کے کتھے گیا ہوئے گا۔ اوہ سدھی شام اپڑی۔ عدی نے پچھان لئی تے سفانہ نے اوہنوں بہت شرمندیاں کیتا پئی توں اپنے ہاں بچے تے بچا لیا یوں، بھین نوں تے قوم نوں چھڈ آئیوں۔ عدی بڑا تلوم ہویا۔ فیر حضور پاک ﷺ بارے چٹھن لگا۔ سفانہ نے کہیا: "فورا" اوہناں نوں مل، جے اوہ نبی نہیں تہاں وی تے جے چھڑے بادشاہ نیں تہاں وی تیری بہتری ایسے وچ ای اے جے توں اوہناں دی بارگاہے حاضری دے۔ عدی مدینے اپڑیا تے لوکاں اوہنوں پچھان لیا۔ اوہ سدھا مسجد نبوی ﷺ وچ اپڑیا۔ حضور پاک ﷺ نے اوہداں پچھیا تے اوہدا ہتھ اپنے ہتھ مبارک وچ لے لیا۔ فیر گھرا پڑ کے اوہنوں چنگی جگہ تے بٹھایا تے خود سرکار ﷺ زمین تے بہہ گئے۔ عدی نے کچھ سوال پچھے تے اسلام نوں من کے حضور ﷺ دی رحمت واسزاوار بن گیا۔

گالہاں کڈھن والی لئی دعاواں

دوس قبیلے دے حضرت طفیل بن عمروؓ کے پاک وچ ای مسلمان ہو گئے

سن۔ اسلام قبول کرن توں بعد اوہناں یمن اپڑ کے بڑے زور شور نال تبلیغ کیتی تے ہولی ہولی بڑے بندیاں نوں، بڑیاں قبیلیاں نوں اسلام دے سائے تھلے لیا ندا۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ خیبر اپڑے ہوئے سن، جیڑے لوکی اسلام لیا دن اوہتھے حاضر ہوئے، ابن سعد لکھدے نیں، اوہناں وچ حضرت ابو ہریرہؓ دی سن۔

نال تے ایہناں دا غمیر بن عامر سی، پر ابو ہریرہؓ دی کنیت نال رنج مشہور ہوئے نیں کہ نال کسے نوں یاد ای نہیں۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ توں اسلام دی دولت لکھی تے ایہناں دی پہلی تمنا ایہ سی کہ ایہناں دی بڈھی ماں دی ایس دولت نوں حاصل کر لئیے۔ ماں صاحبہ نیڑے نال آون۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ لگے رہے پر اوہ نہ منن۔ اک دن ایہناں فیر اپنی عادت موجب اسلام دی خوبیاں تے حضور پاک ﷺ دی تعریف بیان کیتی تے ماں نے سرکار ﷺ دی شان وچ گستاخی دی گھلاں کر دتیاں۔ بڑے روئے۔ روندیاں روندیاں سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ ساری گل دسی تے گزارش کیتی جے اوس بکڑی واسطے دعا فرماؤ۔

حضور پاک ﷺ رحمت ای رحمت سن، ایس گل دا کچھ برا نہ منایا پئی آپ ﷺ نوں برا بھلا کہیا گیا اے، گالہاں کڈھیاں گئیاں نیں، سگوں ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ دی ماں لئی دعا فرمائی۔ مسلم شریف وچ اے کہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ گھرا پڑے تے ماں نہادھو کے تیار ہو رہی سی۔ پتر داسا نہا ہویا تے کلمہ پڑھ لیا۔ ایہ پہلی واری دی روندے ای گھروں ٹرے سن، دوجی واری دی روندے ای نکلے۔ پہلی واری دکھ نال اتھرو ڈگا رہے سن، ہن خوشی نال روندے آپ سرکار

ﷺ دے حضور حاضر ہوئے تے عرض کیتی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ پاک نے تمہاری دعا قبول فرمائی تے میری ماں نوں ہدایت عطا کردی اے۔

عقل والائے عزت والا کافر

سہیل بن عمرو اسلام دیاں دُشمن دھوں سی۔ اوہدے پتر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تے سہیل نے اوہناں تے بڑے ظلم کیتے۔ حضرت عبداللہ ہجرت کر کے حبش چلے گئے پر جس ویلے واپس کئے آئے تے سہیل نے اینہاں نوں قید کر لیا تے بڑیاں سختیاں کیتیاں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تنگ آ گئے تے جان بچاؤن خاطر پیو نوں کہن لگے۔ چلو میں مسلمان نہیں رہندا تمہارے نال بتاں نوں پوچھن لگ پھل۔ ایس طرح اینہاں اپنی جان بچائی۔ بدر و امویہ آیا تے پیو اینہاں نوں وی نال لے آیا، تہاں جے مسلماناں دے خلاف لڑن۔ ایہ دُشمن تے مسلمان ای سن۔ جنگ دے میدان وچ اپڑ کے اپنا اندر کھول کے دکھا دیوئے، تے مسلماناں ولوں لڑن لگ پئے۔ طبقات وچ ابن سعد کہندے نیں، حضرت عبداللہ بن سہیل بڑی بہادری نال کافراں دے مقابلے تے لڑے تے فیر ساریاں معرکیاں وچ شامل رہے۔ مکہ فتح ہویا تے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے اہل واسطے امان منگی۔ حضور پاک ﷺ نے سہیل نوں امان دین دا اعلان فرماؤندیاں ارشاد فرمایا: کوئی بندہ سہیل بن عمرو نوں پیہانہ جانے، سو نہ رب دی اوہ بڑا عقل والا تے بڑا عزت دار بندہ اے۔ ایہو جیسا بندہ اسلام دی اچھائیاں توں دور نہیں رہ سکدا، نالے ہن تے اوہنوں سمجھ آ گئی ہونی ایس پئی کفر وچ تے

چنگیائی ہے ای کوئی نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سہیل کوں آ کے حضور پاک ﷺ دے فرمان تے امان دے اعلان بارے دیا تے سہیل خوش ہو گئے۔ پتر بارے کہن لگے۔ ”ایہ بکیاں ہندیاں توں ای نیک پاک تے چنگا سی۔“

”دشمن میرے کوں اونداتے میں اوہدی عزت کردا“

ولید بن مغیرہ اسلام اتے اسلام دے پیغمبر دا سخت مخالف سی۔ ایہو ای بندہ اے جدے بارے مشہور اے کہ اہلئے حضور پاک ﷺ نوں ”مجنون“ کہیا سی تے اللہ کریم نے اوہدے جواب چہ ”سورۃ ن“ نازل فرمائی۔ عقد الفرید وچ اے کہ جاہلیت دے زمانے توں فوج دی سپہ سالاری تے فوجی کمپناں دا انتظام ایس گھرانے دی ذمے داری رہی اے۔ حضور پاک ﷺ نے نبوت دا اعلان کیتا تے اوس ویلے تیکہ خالد بن ولید ایس عہدے تے سن۔ صلح حدیبیہ دے موقع تے قریش دا بیڑہ دستہ مسلماناں دی نقل و حرکت دا پتا لاؤن واسطے آیا سی، بخاری شریف (کتاب المغازی) وچ اے کہ اوہدے سردار وی خالد ای سن۔

اُحد دی جنگ وچ مسلماناں دے خلاف بڑی بہادری نال لڑے تے ہرن توں مگروں جنگ دا پانسہ پلٹن دا کم وی خالد نے ای کیتا سی۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ دا فرمان آئے دے تیر اندازاں نوں بھل گیا تے اوہ غنیمت دا مال لٹن واسطے ٹیپوں تھلے اترے، خالد بن ولید نے بچپوں حملہ کر دتا۔ جدے نتیجے وچ مسلماناں وچ بھاڑ پے گئی۔ مسند احمد بن حنبل دی روایت موجب سن ۶ توں ۸ ہجری تیکہ دا زمانہ سی، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حبش وچوں اسلام دی روشنی توں نور و نور ہو کے رے تے خالد بن ولید کیوں چل پئے۔ راہ وچ

ملاقات ہوئی۔ اک دُوبے کولوں پچھیاں، پچا گیا کہ دونوں حضور پاک ﷺ دی نبوت تے ایمان لیاؤن تے نے۔ ابن امیر کسندے نیں عُمَرُ القُصَاویہ حضور پاک ﷺ نے ولید بن ولید کولوں پچھیا، خالد کتھے اے؟ اوہ کہہ رہے ایدھر اودھر ہو گئے سن۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ خالد میرے کول لونداتے میں اودھی عزت کردا۔ بعد وچ ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی نوں خط لکھ کے ایہ گل دسی تے اوہ ایمان لیاؤن واسطے تے، بارگاہے حاضری ہوئی تے سرکار ﷺ نے دواں دچوں کسے نوں ایہ نہیں پچھیا کہ حلیو لو کو! اسلام واسطے، نالے مسلماناں لئی اج تیک مصیبت کیوں بنے رہے سُو۔ نال نال۔ اسلام دے دونوں سرکڑھویں دشمن حضور پاک ﷺ دی خدمت حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے اوہناں دا اسلام قبول فرمایا۔ دواں نوں سینے نال لالیا۔ سرکار ﷺ نے حضرت خالد رضی

اللہ عنہ نوں ”سیف اللہ (اللہ دی تلوار) دا خطاب وی عطا فرمایا۔

کافر لئیریاں دا پچھیا نہیں کرن دتا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے جیسے سن پر چھوٹے بڑے سن، بھیج کے اوہناں توں اگے کوئی نہیں سی لنگھ سکدا۔ تیر اندازی وچ وی بڑے طاق سن۔ غابہ نال دی اک رکھ وچ ساڈے سرکار ﷺ دے کافی سارے اونٹھ سن۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اودھر جارہے سن جے اوہناں دیکھیا کہ کچھ لئیرے ایہ اونٹھ لے کے جارہے نیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے نالے تے اوہناں دا پچھا کیتا، نالے اوہناں نوں تیر مارے، نالے بھیج کے کسے پہاڑی تے چڑھ جانڈے سن تے مدینے پاک والیاں نوں لوازاں دیندے سن پئی ایہ لئیرے اونٹھ، یکی لئی جانڈے

جے۔ بھیج کے آؤ۔ کچھ صحابی رضی اللہ عنہم گھوڑیاں تے چڑھ کے سلمہ رضی اللہ عنہ کول اپڑے تے اوہناں تکیا جے سلمہ رضی اللہ عنہ نے تیر مار مار کے لئیریاں نوں نسا چھڑیا اے۔ لئیرے بھجیاں نسا دیاں اپنیاں ۳۰ چادراں تے ایہے کو نیزے سٹ گئے سن۔ ایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹھ لے کے واپس آ رہے سن کہ راہ وچ حضور پاک ﷺ نال ملاقات ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مینوں کچھ بندے دیو، اسیں لئیرے کافراں دا پچھا کر کے اوہناں نوں پھڑ لیاؤندے آں۔ بخاری شریف وچ اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ”اکوع دیا پتر! جس ویلے دشمن قابو وچ آ جائے اوہناں معاف کر دیا کر۔“

زہر کھواؤن والی نوں کچھ نہیں کہیا

حدیث وچ لوند اے اک یہودی عورت نے بکری دے گوشت وچ زہر ملا کے حضور پاک ﷺ نوں کھوایا۔ اوہدا نال زہنب بنت حارث بن سلام سی۔ آپ سرکار ﷺ دے نال حضرت بشیر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ وی سن۔ حضور پاک ﷺ نے گوشت چلبا پر لنگھایا نہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے کھا لیا۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے پاک منہ چوں گوشت باہر کڈھیا تے فرمایا ایہ ہڈی مینوں پئی دسدی اے جے ایدے وچ زہر اے۔ اوس یہودی عورت نوں ہلا کے پچھیا کہ توں ایہ حرکت کیوں کیتی اے؟ کہن لگی میں کہیا جے تیں نبی نہیں تے ساڈی جان چھٹ جائے گی، تے جے تیں نبی او تے تمانوں نقصان ہو ای نہیں سکدا۔ بخاری مسلم، قاضی اسماعیل تے ابن ہشام کسندے

نہیں، حضور پاک ﷺ نے اوس یہودی عورت نوں معاف فرمادتا۔

کافراں نوں بے رحمی نال مارنا منع

اسلام دے بڑے وڈے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ دے پتر عبدالرحمان لگے چار کافر پیش کیتے گئے جنہاں نے مسلماناں نوں شہید کیتا سی۔ اوہناں دا جرم ایذا دوا سی جے اوہناں نوں قتل کرن دا حکم دتا گیا۔ حضرت عبدالرحمان نے کیا، ایہناں چو آں نوں بنجہ کے رکھو، تے تاک کے اپنے کو تیر مارو جے ایہ مڑجان۔ ایس حکم دی تعمیل کردتی گئی۔

حضور پاک ﷺ دے پیارے صحابی حضرت ابوالیوب انصاریؓ نوں پتا چلیا تے اوہ حضرت عبدالرحمان کول گئے۔ فرماون لگے، حضور پاک ﷺ نے دشمنان نوں وی رنج مارن دی منائی کیتی اے۔ حضرت ابوالیوبؓ نے فرمایا۔ رب دی سونہ جمدے ہتھ میری جان اے، ایہ تے بندے سن۔ ککڑی وی ہندی تے ایس بے رحمی نال اوہنوں مارنا وی میٹوں برداشت نہ ہندا۔

سمن ابو داؤد وچ اے، حضرت عبدالرحمان نوں اپنی غلطی تے بڑی شرمندگی ہوئی تے اوہناں کفارے لئی چار غلام خریدے تے آزاد کردتے۔

کافراں نے مسلماناں نوں شہید کرن توں بعد اوہناں دے تک، کن تے دو بے انج کئے سن۔ اُحد دی جنگ توں مگروں کئی شہید صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نال ایہ سلوک کیتا گیا۔ ساڈے آقا حضور ﷺ دے پیارے چاچے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دی لاش دی وی ایسے طرح بے حرمتی کیتی گئی سی۔ پر سمن ابو داؤد وچ اے، حضور پاک ﷺ نے سختی نال مسلماناں نوں ایہو جیسے

دشمنانہ کماں توں منع فرمایا۔

جتنے ایس حکم توں ایہ ظاہر ہندا اے کہ حضور پاک ﷺ لوکاں نوں انسانیت دی قدر سکھاؤندے سن، جائداراں اتے ظلم نوں بُرا سمجھدے سن، اوتھے ایہ وی پتا لگدا اے کہ دشمنان دیاں ایہو جیساں حرکتیں دے جواب وچ وی ایس طرح دا کوئی ظلم مسلماناں وٹوں برداشت نہیں سن فرماؤندے۔

بدلہ لین دی بجائے معاف کرن دا حکم فرمایا

نسائی شریف وچ اے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن اسود تے کچھ ہور صحابی (رضی اللہ عنہم) اپنے سرکار ﷺ دی بارگاہے حاضر آئے تے عرض کیتی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایس مشرک ساں، اسلام دے سائے تھلے نہیں ساں اپڑے، تے ساڈی بڑی غوری، کوئی ساڈے دل اکھ چک کے نہیں سی ویکھ سکدا۔ ہُن اسان حق سچ نوں من لیا اے، اللہ دے سچے دین تے سچے پیغمبر (ﷺ) تے ایمان لے آئے آں، اللہ نوں اک من لگے آں، تے مصیبتاں ای ساڈا پنڈ نہیں چھڑ دیاں۔ کافر سانوں تنگ کر دے نیں۔ سانوں بینیاں سمجھیا جا رہیا اے، ساڈی توہین کیتی جاندی اے۔ اجازت دیو تے ایس مخالف کافراں نال نبڑ لیجے۔ اوہناں نوں اوہناں دیاں حرکتیں دا سواہ چکھا دیئے۔

میرے سرکار ﷺ نے ایہ سن کے فرمایا۔ ”مینوں ایہو ای حکم اے پی زیادتیاں نوں معاف کر دیاں۔ ایس واسطے تیں وی صبر توں کم لوو، کسے تے ہتھ نہ چکھو۔ کوئی زیادتی کرے تے اوہنوں معاف کر دیو۔“

بد تمیزی کرن والے نوں سینے نال لالیا

مدینے دے مشہور قبیلے اوس تے خزرج یہود دے بھڑکان پاروں آپو وچ لڑ دے جھگڑدے رہندے سن۔ اوس وچوں جوامع السيرة موجب بنی عبد الاشل دا سردار ابوالحیرس انس بن رافع اپنے قبیلے دے سوہدے لے کے مکے آیا تہا جے خزرج دے مقابلے لئی قریش دی مدد لئی۔ جیہڑے جوان اوہدے نال سن، اوہناں وچ ایاس بن معاذ وی سن۔

حضور پاک ﷺ نوں پتا لگاتے آپ سرکار ﷺ اوہناں کول تشریف لے گئے۔ کول بہہ کے سرکار ﷺ نے اوہناں نوں فرمایا۔ جس کم لئی تیس آئے او میں تہاؤں اوس توں چنگی اک گل کیوں نہ دسں۔ اوہناں پچھیا تے حضور ﷺ نے فرمایا میں رب دا بھیجا ہویا آیاں پئی لوکی اپنے رب سچے دی پوجا کرن تے خدا دے نال کسے نوں شریک نہ بناؤں۔ آپ ﷺ نے اوہناں نوں قرآن پڑھ کے سکلیا۔

ایاس بن معاذ کہن لگے۔ ”یارو! رب دی سونہ“ ایہ گل اوس گل توں چنگی اے، جہدے کارن اسیں آئے آں۔“ ابوالحیرس نوں بڑا وٹ چڑھیا۔ اوہنے گیٹیاں چک کے ایاس دے منہ تے ماریاں تے حضور پاک ﷺ نوں کہن لگا۔ اسیں ہور کم واسطے آئے آں، سانوں ہو ریں گئیں نہ لاؤ۔ ابن ہشام شبل نعمانی، ابراہیم سیالکوٹی تے صفی الرحمن مبارکپوری نے اپنی کتاباں وچ ایہ واقعہ بیان کیتا اے۔ محمود بن لبید کہندے نیں، ایاس بن معاذ مسلمان ہو گئے سن۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ وچ الحیرس انس بن رافع بن امراء

انیس بن زید بن عبد الاشل نوں وی صحابہ وچ شمار کیتا اے۔

ایہ سچ اے تے فیر مطلب ایہ ہویا پئی جس بندے نے حضور پاک ﷺ دے سامنے بد تمیزی کردیاں ہو یاں ایاس بن معاذ دے منہ تے گیٹیاں ماریاں سن، حضور پاک ﷺ نے اوہدا اسلام دی قبول فرمایا، اوہنوں وی اپنی امت وچ اون دتا، اوہنوں وی صحابی دا مرتبہ بخش دتا۔

منافقان دے قتل دی مناعی

صحیحین وچ اے، غزوہ حنین توں بعد آقا حضور ﷺ نے مال غنیمت وچوں ساریاں توں ودھ بعضیاں نو مسلمان نوں تے کئی غیر مسلمان نوں عطا فرمایا، جنھن مسلمان لشکر دی مدد کیتی سی۔ ایس تے بنو حنیملہ دا اک منافق ذوالحویصرہ کہن لگا، ایس تقسیم وچ نہ تے خدا نوں خوش کیتا گیا اے، تے نال انصاف نوں سامنے رکھیا گیا اے۔ ایہ سن کے ساڈے سرکار ﷺ نے فرمایا، جے میں وی انصاف نہیں کردا، تے فیر انصاف تے عدل ہور کون کر سکدا اے۔ حضرت عمر فاروقؓ اوس منافق دی گل سن کے طیش وچ آ گئے۔ تلوار نیام وچوں کدھ کے لگے اوہدی دھون لاہون، پر حضور پاک ﷺ نے منع فرما دتا۔ فرمایا۔ اللہ دے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نال تے ایس توں ودھ بد سلوکی کیتی گئی سی، تے اوہناں صبر کیتا سی۔

بخاری شریف وچ اے، اللہ پاک دے سچے تے سوہنے نبی ﷺ کول کجھ سونا آیا۔ آپ سرکار ﷺ نے اوہ سارا نجد دیاں نو مسلمان نوں عطا فرما دتا۔ کجھ صحابہ نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! تیس کجھ لوکل

نوں پھل تے نہیں گئے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، 'تو مسلمانِ واحدِ جتنا زیادہ ضروری سی۔ صحابہؓ ایہ سن کے خوش ہو گئے۔

پر اک منافق بولیا: انصاف ہونا چاہی واسی۔ اللہ توں ڈرنا چاہی واسی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے توں ودھ نہ کوئی انصاف کر سکیا اے نہ کر سکے گا۔ جے میں اللہ دا نافرمان آں تے اوہدی اطاعت تے فرمانبرداری دی توفیق کسکوں ہو سکدی اے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ اوتھے حاضر من۔ غصے وچ بے اختیار ہو گئے۔
عرض کرن لگے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسرہ بندہ تمہارے حکم تے
سر نہ جھکائے تے اعتراض کرے، اوہ تے ایس قابل اے جے اوہدی دھون لاء
دتی جائے۔ مینوں اجازت عطا فرماؤ، ایہ نیکی داکم میں کراں۔ حضور پاک ﷺ نے
حضرت خالدؓ نوں منع فرماتا۔

منافقان دے سروارنوں کچھ نہیں کہیں دیتا

عبداللہ بن ابی منافق اور سردار سی۔ مدینے دی ہجرت توں پہلوں یشرب
والے ایسے نوں اپنا لیڈر چن رہے سن۔ ایہدی تاجپوشی ہون ای ویلی سی کہ
حضور پاک ﷺ اپنے صحابہؓ نال مدینے پاک وچ تشریف لے آئے۔ تے عبداللہ
بن ابی دی سرداری تے تاجپوشی وچ ای رہ گئی۔ اوہنوں ہمیشہ ایہ کڑ رہی پئی حضور
پاک ﷺ نال اونڈے تے میں یشرب والیاں دا سردار ہندا۔

میرے ویج اسلام داخلہ ہوا تے ایسے لئی وی کوئی راو نہ رہ گئی پئی
ایہ اسلام توں دور رہوے۔ پر اے کدی اسلام نوں دلوں بجانوں نہ نیا۔ اتے

ماری حیاتی مسلمانان وچ رہ کے، حضور پاک ﷺ وادیدار کر کے، چنگیاں چنگیاں
گھٹاں سن کے، حضور پاک ﷺ وی سچائی وے کنی مشاہدے کر کے وی ایہ بد بخت
منافق ای رہیا۔ اُتوں کُجھ تے وچوں کُجھ۔

بنو مصطلق دے غزوے وچ منافقان دا ٹولہ وی مسلماناں دے نال ای سی۔ کرنی خدا دی ایہ ہوئی پئی منافقان نال اوہناں دے سردار عبداللہ بن ابی نے ایہ گل کہیتی کہ مجاہدیاں نوں سلاوی وجہ توں طاقت مل گئی اے۔ اسیں مدینے چل کے ایہناں دی مدد امداد بند کر دیاں گے، تے ایہناں نوں تنگ کر کے مدینیاں کڈھ دیاں گے۔۔۔۔۔ اوس ویلے حضرت زید بن ارقم نے ایہ گل سُن لی۔ اوہناں آپنے چاچے نوں دسی۔ اوہ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے تے ساری گل عرض کر دی۔

حضور پاک ﷺ نے حضرت زیدؓ کو بلا کے ساری گل سنی۔ عبد اللہ بن ابی تے اوہدیاں ساتھیاں کولوں پچھیا گیتے اوہ منکر ہو گئے۔ سو نماں کھان لگ پئے پئی زیدؓ نے جھوٹی تھمت لائی اے۔ ایہ سن کے کئی صحابی وی کہن لگ پئے کہ ہو سکدا اے زیدؓ نوں سنن بھگن وچ غلطی لگ گئی ہووے۔

اللہ پاک نول حضرت زیدؓ دی توہین گوارا نہ ہوئی تے اوہنے سورۃ
"منافقون" دیاں لوہ آیات نازل فرمادیتاں جنھال وچ زیدؓ دی پھیائی دا بیان اے
تے منافقان دے جھوٹ وال پول کھولیا گیا اے۔

ہمارے ارج النبوت وچ اے، حضرت عمر فاروقؓ نے اجازت منگی، عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں ایسے منافق توں گمروں ای لاہ ایناں۔ حضور پاک ﷺ نے عبد اللہ بن ابی جہشہ بندے توں وی قتل کرن دی

اجازت نہ دتی۔

اسد الغالبہ فی معرفت الصحابہ وچ ابن اثیر لکھدے نیں عبد اللہ بن ابی دے اک پتر داناں عبد اللہ ای سی۔ اوہ مسلمان سن تے بدر دی جنگ وچ شریک ہو کے کافراں تال لڑے دی۔ غزوہ اُحد وچ اوہناں دے دو دند شہید ہوئے سن تے حضور پاک ﷺ نے اوہناں نوں فرمایا سی 'توں سوتے دے دند بنوا کے لالے۔

جس ویلے اللہ پاک نے منافقان دے جھوٹ دا پردہ پاڑیا، ایہ عبد اللہ دی حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو کے عرض کرن لگے : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں اپنے قبیلے بنو خزرج وچوں ساریاں توں ودھ ماں پیو دا اطاعت گزار مشہور آں، پر تہن میرے پیو نے جو حرکت کیتی اے، اوہ برداشت توں باہر اے۔ مینوں اجازت فرماؤ، میں اوہ دڈھ چھڑاں۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا: تیرا دل ایہ کردا اے، پر میں انج نہیں ہوں دیاں گا۔

غزوہ بنو مصلح (غزوہ مرہسج) توں واپسی ہوئی تے ایہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے پیو دا گھوڑا ڈک کھوتے۔ کہن لگے جے حضور پاک ﷺ نے اجازت دتی تے تینوں مدینے پاک وچ وڑن دیاں گا، نہیں تے توں اس پاک شہر وچ نہیں وڑ سکیں گا۔ عبد اللہ بن ابی لہ سن کے اپنے آپ نوں گالیاں کڈھن لگ پیا تے سرکار ﷺ دی تحریف کرن ڈکھ پیا۔ حضور ﷺ نے حضرت عبد اللہ نوں روکیا تے فرمایا: تیرا پیو جو کچھ وی کرے، اسل ایہدے تال سلوک چنگا ای کرنا ایں۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھدے نیں، ایہو ای گل اک ہوو انصاری، حضرت انس بن خضیر رضی اللہ عنہ نے وی کیتی سی، پر آقا حضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی نوں مدینے اون توں نہیں سی روکن دتا۔

منافق دشمنان لئی دعاواں

بعضاں بد بختاں نے حضور پاک ﷺ تے آپ سرکار ﷺ دیاں من والیاں نوں ظلم تشدد دا نشانہ بنایا، اوہناں نوں ازیتاں دتیاں، پریشان کیتا، حضور پاک ﷺ نے اوہناں لئی وی دعاواں ای فرمایاں۔

کافر تے اسلام دے کھلم کھلے دشمن سن۔ اوہناں نے ہر موقع تے مسلماناں لئی مصیبتاں دے پاڑ کھڑے کیتی رکھے۔ اوہناں تال وی اللہ پاک دے محبوب ﷺ نے شفقت تے مہربانی دا سلوک ای کیتا۔ تے جیہڑے ظالم اتوں مسلمان بن کے وچوں کافراں رہے، اوہناں منافقان بارے وی اللہ پاک دے سوچنے حبیب ﷺ نے خیر خواہی ای چاہی، اوہناں لئی وی دعاواں ای فرمایاں۔

اللہ پاک نے ایہ آیت نازل فرمائی۔ **اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ اَوْ لَا** **اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ** (تیس چاہو تے ایہناں لئی استغفار کرو، چاہو تے ناں کرو) تے حضور پاک ﷺ فرمادے سن پی مینوں اللہ پاک نے اختیار دتا اے، میں ایہناں لئی مغفرت منگاں، بھلوں نہ منگاں۔ تے میں ایس اختیار پاروں ایہناں لئی اللہ کوں بخشش چاہوہاں۔

فیر رب سچے نے ایہ ارشاد فرما دتا۔ **اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَكُمْ** **سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ** (تیس ایہناں لئی ستر

واری وی استغفار فرماؤ، تے رب نے ایہناں نوں نہیں جے بخشاں)

بخاری تے مسلم وچ اے۔ ایس آیت دے نازل ہون توں مگروں حضور پاک ﷺ نے فرمایا، ہُن میں ایہناں لئی ستر واری توں ودھ استغفار کراں گا، خورے اللہ کریم ایہناں نوں بخش ای دے۔

صحیحین وچ اے، رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی مرثدے اوہدے بیٹے حضرت عبد اللہ (جیسرے بدری صحابی سن) نے پیو واسطے حضور ﷺ دا کرتا منگ لیا۔ آپ ﷺ نے عطا فرمادتا۔ صحابی عبد اللہ نے عرض کیتی، میرے پیو دا جنازہ وی پڑھ دیو۔ حضور ﷺ نے جنازہ وی پڑھادتا۔

آپ ﷺ جنازہ پڑھالیا تے اللہ پاک دا کلام نازل ہو گیا۔ ”جے منافقاں وچوں کوئی مر جائے تے تیس نہ جنازہ پڑھانا، نہ اوہدی قبر کول کھلونا۔ کیوں جے ایہناں اللہ تے اوہدے رسول (ﷺ) نال کفر کیتا اے، تے ایہ کفر تے ای مرے نیں۔“

ایس حکم توں مگروں حضور ﷺ نے کسے منافق دا جنازہ نہیں پڑھایا۔

بد تمیزی دے جواب وچ مہربانیاں

حضور پاک ﷺ عمرے واسطے مکہ شریف آئے تے دل کیتو نے جے کعبے وچ اندر جا کے اللہ اللہ کراں۔ کعبے دی چابی عثمان بن طلحہ کول ہندی سی۔ آپ ﷺ نے اوہدے کولوں چابی منگی تاں جے بوہا کھولن۔ اوہ کافر سی۔ اوہنے چابی نہ دتی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ ”اوہ دن دی لو تا ایس کہ چابی میرے کول ہووے گی، تے میں جنہوں چاہواں گا، دیاں گا۔“ عثمان نے بد تمیزی کیتی۔ کہن

گا، ایہ تے تاں ای ہو سکدا اے جے قریش دے سارے لوکی مَر جان۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ نہیں! اوس دن تے قریش نوں بڑی عزت ملنی ایس۔

السیرت الحلیہ وچ اے۔ حضرت مصعب بن عمیر مسلمان ہوئے تے ایسے عثمان بن طلحہ نے اک دن اوہناں نوں نماز پڑھایاں دیکھ لیا۔ بھجیا گیا، مصعب دی کافرہ ماں تے اوہناں دے قہیلے دے دو جیاں ہندیاں نوں جادسیو سو۔ عثمان بن طلحہ دی شکایت اتے اوہناں حضرت مصعب نوں قید کر لیا، تے بڑا چر قید رکھیا۔ ایس خبری داسرا دی عثمان بن طلحہ دے سراہی سی۔

پر، جس ویلے مکہ فتح ہويا۔ آپ حضور ﷺ نے عثمان نوں بلا کے چابی منگی۔ ہُن اوہنے بڑے احترام نال چابی پیش کردتی۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ قیامت جیکر ایہ چابی تیرے ای خاندان وچ رہوے گی۔ تے اوہ ظالم ہووے گا جیسرے تیرے یا تیرے خاندان کولوں ایہ چابی کھوہوے۔

عثمان بن طلحہ حیران ہو گیا۔ اوہنوں اپنا سلوک یاد ای سی، جد عمرۃ القضا ویلے اوہنے آپ ﷺ نوں چابی دین توں انکار کردیاں ہویاں بد تمیزی کیتی سی۔ تے ہُن جس ویلے حضور ﷺ دے ہتھ سارے اختیار من، اوہناں عثمان بن طلحہ دے سارے گناہ، ساریاں خطاواں، سارے جرم بھلا کے اوہدے تے کرم دی بارش فرمادتی۔ عثمان بن طلحہ مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

شعراں وچ بھٹھری زبان استعمال کرن والے نال سلوک

عبد اللہ بن زحری شاعر سی۔ ایہدی ماں عاتکہ بنت عبد اللہ سی۔ ایہ اسلام تے اسلام دا پیغام لیاؤن والے سرکار ﷺ دے بڑا خلاف سی۔ حضور پاک

ﷺ تے آپ دے صحابہ کرام دے خلاف بڑی بھیڑی زبان استعمال کردا سی۔ قریش دی طرفوں جنگاں وچ دی شریک ہندا سی تے مسلماناں دی بچو کھندا سی۔ قریش دے وڈے شاعران وچوں سی۔ ابن زبیر کھندے نیں کہ عبداللہ بن زمعری تے ضرار بن خطاب، دونوں قریش دے بڑے مشہور تے اپنے شاعر سن، پر ضرار دے کلام وچ گھٹیا لفظ بہت گھٹ نیں۔

حضور پاک ﷺ نے مکہ فتح کیتا تے جسرہ بن وہب بن عبداللہ بن زمعری دی نجران ول نس گید۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بارے شعر کیا جدا معنی ایہ اے ”بھلیا اوس ہستی کولوں دور کیوں نسا ایں“ جسرہ بارے دل وچ چنگے خیال نہ رکھن پاروں نجران وچ ذلت دی زندگی گزار رہیا ایں۔

ابن زمعری تیکہ حضرت حسان دا ایہ شعر اپنیا تے نجران توں رُپا۔ حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ آ کے اسلام لے آیا۔ اوس ویلے اوہنے جسرہ شعر کہے، اوہ کتاباں وچ محفوظ نیں۔ میرے سرکار ﷺ نے حضرت ابن زمعری نوں یاد وی نہیں کرایا کہ کدی توں اسلام دے خلاف، نالے میرے تے میرے ساتھیوں دے خلاف کیہو جیسے شعر کھندا ہندا سیں۔

ہجو کرن والے شاعر اُتے بخشاں

سعید بن عاص بن امیہ دے تن پتر سن۔ عمرو، خالد تے ابان۔ عمرو تے خالد پہلوں ای اسلام لے آئے۔ ابان حضور رسول اللہ ﷺ اتے مسلماناں دے سخت دُیری سن۔ بھراواں دے مسلمان ہون تے ایہناں جسرہ شعر کہے،

اوہناں دا ترجمہ ایہ اے ”جے میرا پاپا جیوندا ہندا تے عمرو اتے خالد دی جھوٹی جیسہ دیکھدا جمدے راہیں ایہ ساڈے جیسے اک بندے نوں نبی کھندے نیں، نالے ہتال نوں پوچھن توں روکدے نیں۔“

ایہناں دے اسلام لیاؤن دا واقعہ ایہ اے کہ تجارت لئی شام گئے۔ اوتھے اک راہب نے ایہناں کولوں حضور پاک ﷺ بارے پچھیا۔ ساری گل سن کے راہب نے کہیا، اوہ تے سچے نبی نیں۔ اوہناں نوں سارے عرب تے غلبہ ملنا ایں۔ جے توں اوہناں نوں ملیں تے میرا اسلام عرض کریں۔

ابان بن سعید شام توں مُڑے تے ایدھروں اودھروں حضور پاک ﷺ بارے ہور گلاں پچھیاں۔ ایس عرصے وچ سرکار ﷺ حدیبیہ تشریف لے گئے۔ اوتھوں واپسی ہوئی تے ابان بن سعید آپ سرکار ﷺ دے نال ای مدینہ پاک آ گئے۔ اوتھے آ کے اسلام لے آئے، تے فیر اسلام واسطے خدمت انجام دتی۔

حضور پاک ﷺ نے اپنے ایس دشمن نوں جسرہ مخالفت وی کردا سی، نالے ہجو وی لکھدا رہیا، اپنی رحمت للعالَمین دے صدقے اوسے طرح معاف فرما دتا جیویں دوجیاں ویریاں نوں معاف فرمادے رہے۔ نالے ابان نوں بحرن دا حاکم مقرر فرمادتا۔

جاہلیت دیاں حرکتاں مٹھلن دی مَت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دا سارا خاندان شروع وچ ای اسلام دے حلقے وچ داخل ہو گیا سی، پر عبدالرحمان ساریاں تو اڑ رہے۔ اوہ بڑا عرصہ اسلام دے مخالف تے کافراں دے ساتھی رہے۔ ایہ عبدالرحمان حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا دے سکے بھرا سن۔ دوہاں دی ماں اُمّ رمان سن۔

بدر دی لڑائی ہوئی تے عبد الرحمان کے دے کافراں مشرکاں تل لڑے سن۔
ایہناں پارے مشہور اے کہ جد بعدوں مسلمان ہو گئے تے اپنا آبائی نون کنن
لگے: بدر دی جنگ وچ تیس میری تلوار دی زد وچ آئے سو پر میں آبا سمجھ کے
تلوار نہیں سی ماری۔ ایہ سن کے حضرت ابوبکرؓ فرماون لگے۔ سو نہ رب دی۔
جے توں میری تلوار تھلے آ جاندوں تے میں نہیں سی چھڈناں۔ پر مستدرک
حاکم وچ لکھیا اے کہ جس ویلے عبد الرحمان نے کافراں ولوں سامنے آ کے آواز
لئی کہ ہے کوئی مقابلہ کرن والا؟ تے حضرت ابوبکرؓ نون بڑا وٹ چڑھیا۔ اوہ آپ
مقابلے واسطے نکلیں لگے پر حضور پاک ﷺ نے اجازت نہ دتی۔

عبد الرحمان اُحد دی جنگ وچ کافراں ولوں مسلماناں تل لڑے سن۔
حضرت ابوبکرؓ لئی ایہ گل بڑی شرمندگی دی سی۔ ایہدا بعد وچ وی اوہناں نون بڑا
ساڑ رہیا۔ ایسے لئی جس ویلے صلح حدیبیہ دے موقع تے حضرت عبد الرحمان
ایمان لے آئے تے مدینے پاک اپڑ کے اپنے والد صاحب تل رہن لگ پئے تے
جد موقع بن داسی حضرت ابوبکرؓ ایہناں تے غصہ گرمی جھاڑ لیندے سن۔ پر
ساڈے سرکار ﷺ نے حضرت عبد الرحمانؓ دا اسلام دی دو جیاں ساریاں لوکاں
وانگریج قبول فرمایا جے کدی ایہناں وادل نہیں دکھایا۔ سگوں آپ سرکار ﷺ
حضرت ابوبکرؓ نون دی سختی کرن توں منع فرمایا۔ جیس پاروں اوہناں دی سختی چھڈ
دتی۔

جرم معاف نہ ہوئے، اسلام قبول ہو گیا

عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نے ”مختصر سیرۃ الرسول ﷺ“ وچ

لکھیا اے کہ حکم بن ابی العاص حضور پاک ﷺ نون ازیتاں دیندا سی پریشان کردا
سی۔ ابن اسحاق دے مطابق جنھوں نے حضور ﷺ نون ازیتاں دتیاں اوہناں
وچوں ایس حکم دے علاوہ کسے نے وی اسلام قبول نہیں کیتا۔

حکم بن ابی العاص حضرت عثمان غنیؓ دا پیچھے سی۔ کتاباں وچ لکھیا ہویا
اے کہ حضرت عثمانؓ مسلمان ہوئے تے چر تیک حکم اوہناں تے ظلم کردا رہیا۔
طبقات ابن سعد وچ اے کہ رسیاں نال جکڑ وی چھڈ داسی۔ اخیر تک آ کے
چپ کر رہیا۔

ابن حزم ظاہری جوامع السیرۃ وچ لکھدے نیں، حکم حضور پاک ﷺ
دی رفتار مبارک دی نقل لاہندا سی۔ ایہدے تے آپ ﷺ نے فرمایا، شبلا، رنج
ای ہو جائیں۔ رنج ای ہویا، تہاں وچ جھولا آ گونو۔ فیر حیاتی وچ ٹرن گلیاں
جھولدا لڑ کھدا رہیا۔ اک روایت ایہ وی اے کہ ایہ سرکار دے راز جانن لئی
بوہے دیاں جھریاں وچوں دیندا سی۔ اک واری سرکار ﷺ نے ارادہ فرمایا پئی
ایہدی اکھ ای کڈھ دیں۔ بیہقی دی روایت اے کہ جس ویلے حکم سرکار ﷺ
دی مجلس وچ بندا سی، سرکار ﷺ کوئی گل کر دے سن، تے ایہ نظر بچا کے منہ
پھلا کے، ہاساں پھڑکا کے منافق نون اشارے کردا سی۔ آپ ﷺ نے بد دعا دتی،
تے ساری زندگی ایہندا منہ پھڑکدا ای رہیا۔ بلاذری نے انساب الاشراف
وچ وی ایہو ای لکھیا اے۔ اصلہ فی تمییز الصحابہ اتے کتاب البحر وچ
ایہناں قول اذان والیاں نہیں، تکلیف ازیتاں دین والیاں وچ ذکر کیتا گیا اے۔

فتح مکہ واسلے دن ایمان لیا یا۔ حضور پاک ﷺ نے ایہدا اسلام تے رد نہ
فرمایا، پر ایہناں مدینیوں باہر نکل جان دا حکم صادر فرمایا۔ اک روایت ایہ اے

کہ ایہدے نال ای ایہدے پتر مردان نوں وی طائف ول کڈھ دیا گیا سی۔ دوجی روایت ایہ اے کہ مردان جیہا ای مدینویں باہر طائف وچ سی۔ اُسدا الغابہ فی معرفت الصحابہ وچ ابن اثیر لکھدے نیں کہ سرکار ﷺ دی عادت مبارکہ ایہ سی کہ وڈی توں وڈی حرکت تے وی معاف فرما دیندے سن، پر حکم بن ابی العاص دے جرم لینے وڈے سن کہ ایہ آپ ﷺ دے زمانے وچ وی حضرت ابو بکر تے حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) دے عہد وچ دی مدینویں باہر ہی رہیا۔

کیڈی وڈی گل اے کہ حضور پاک ﷺ اپنی رحمت للعالمین دے نال وی ایہدے جرم معاف نہ فرما سکے، پر ایہدا اسلام قبول فرما لو نیں۔ اسلام رد نہیں فرمایا۔

سولہ مجرماں وچوں تیراں دا چھٹکارا

جس ویلے مکہ فتح ہویا، حضور پاک ﷺ اپنی اونٹنی تے سوار سن۔ آپ ﷺ دے پچھلے اُسامہ بن زید سن۔ سرکار ﷺ نے اپنے جانثاراں نوں حکم دتا: زخمیاں نوں نہ ماریا جائے۔ بیہوش پوے، اوہدا پچھانہ کیتا جائے۔ قیدیاں نوں قتل نہیں کرنا۔ جیرہ اپنے گھر دا بوہا بھیڑ لے، اوہنوں وی کوئی کچھ پریت نہیں جیرہ ہتھیار سُٹ دے، اوہنوں وی خیراے۔ تے جیرہ ابو سفیان دے گھر وڑ جائے، اوہنوں وی امان اے۔

اوس دن حضور پاک ﷺ نے **مَا خَرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** فرما کے ساریاں کافراں تے بے دیناں دی عام معافی دا اعلان فرما دتا۔ صرف سولہ مجرم ایسے سن جیرہ کے طرح معافی دے قاتل نہیں سن۔ ایس واسطے سرکار ﷺ

نے اینٹاں سولہ دا خون مہلج فرمایا، اتے حکم دتا کہ جتھے ملن، وڈھ دیو۔ محسن اعدا وچ فتح الباری اتے ابن خلدون دے حوالے نال اینٹاں سولہ بندیاں دے نال لکھے نیں:

- ۱۰۔ حضرت حمزہ دا قاتل وحشی
- ۲۰۔ ہند جگر خوار (ابو سفیان دی بیوی)
- ۳۰۔ ابو جہل دا پتر عکرمہ
- ۴۰۔ عبد اللہ بن ابی سرح
- ۵۰۔ حارث بن ہشام
- ۶۰۔ عبد اللہ بن زبیری
- ۷۰۔ زہیر بن ابوامیہ (حضرت ام سلمہ دا بھائی)
- ۸۰۔ صفوان بن امیہ
- ۹۰۔ کعب ابن زہیر
- ۱۰۰۔ ہبیار بن اسود
- ۱۱۰۔ سمیل بن عمرو بن عبد شمس
- ۱۲۰۔ عبد العزیٰ بن اخطل دی لوتیڈی قرظی
- ۱۳۰۔ بنو عبد المطلب دی نوکرانی سارہ
- ۱۴۰۔ عبد العزیٰ بن اخطل
- ۱۵۰۔ مقیس بن صلبہ
- ۱۶۰۔ خویرث بن نقید

ایہناں وچوں پہلیاں دس بندیاں تے تن زانیاں دی فیر جاں بخشی کر

دتی گئی۔ صرف اخیر لے تن مارے گئے۔ عبدالعزیٰ مسلمان ہو کے مرتد ہو گیا سی۔ فتح الباری وچ اے کہ ایہ کجے دے غلاف نال چڑیا ہو یا سی کہ ابوہریرہ اسلمی تے سعید بن حریث نے قتل کر دتا۔ متیس بن صلبہ اک انصاری نوں قتل کر کے بکے نس آیا سی۔ ایہنوں ایہدے چاچے دے پتر غیلہ بن عبداللہ لیشہ نے ماریا۔ تے حوریت نوں حضرت علیؑ نے پہلے لایا۔

مطلب ایہ کہ کتے دے ساریاں کافراں دی جاں بخشی ہوئی، تے صرف سولہ بندے قتل دے قاتل قرار دتے گئے۔ فیر ایہناں وچوں وی تیرہ نوں معافی مل گئی۔ تے صرف تن مارے گئے۔

بھگوڑے دشمن نوں انعام اکرم دا وعدہ

مکہ فتح ہون توں بعد ہوازن تے حیت دے سرکردہ آگو اکٹھے ہوئے، تے مدارج النبوت وچ لکھیا اے کہ فیصلہ کیتا پئی ایس تو پہلاں ای کہ مسلمان ساڈے تے حملہ کرن، ایس اوہناں تے چڑھ دوڑیے۔ ہوازن دے رئیس مالک بن عوف نے بنو نصر، بنو ہشم، بنو سعد بن بکر، بنو ہلال وغیرہ نوں وی جمع کر لیا۔ حضور پاک ﷺ نوں پتا لگا، تے آپ ﷺ وی لشکر لے کے ابن خلدون دے بیان موجب یکم شوال ۸ ہجری نوں حنین دی وادی وچ اپڑ گئے۔

مسلمان اک تنگ گھاٹی وچ اپڑے، تے ہوازن والیاں نے اچانک حملہ کر دتا۔ مسلمان لشکر وچ بھگدڑ مچ گئی۔ مسند احمد بن حنبل وچ اے کہ اسی بندے ثابت قدم رہے۔ صحیح مسلم وچ اے کہ حضور ﷺ نے انصار نوں آواز دی۔ مسلماناں دے قدم فیر جم گئے۔ بڑی لڑائی ہوئی۔ اخیر کافر ہر گئے تے

نس پئے۔ کافراں دے ستر بندے مَرے تے چار مسلمان شہید ہوئے۔

مال غنیمت بڑا لہجھا، بڑے کافر قیدی ہوئے۔ ایہناں قیدیاں وچ ای حضور پاک ﷺ دی دودھ شریک بن شیماء دی سن۔ اوہناں دی وجہ توں ای ساریاں نوں معافیاں مل گئیاں۔

جس ویلے ہوازن والے اپنیاں قیدیاں نوں چھڑا کے چلن لگے، حضور پاک ﷺ نے پچھیا، تنہا سردار مالک بن عوف جیہڑا ایہناں اکٹھ لے کے ٹپا سی، کتھے جے؟ اوہناں دسیا، پئی اوہ تے شکست کھا کے نس گیا اے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جے اوہ میرے کول آ جائے تے میں اوہدا مال ڈنگرتے اوہدی ہر شے اوہنوں واپس کردیاں گا۔ سگوں سو اوٹھ اوہنوں اپنے کولوں دیاں گا۔ طبقات ابن سعد تے مدارج النبوت وچ اے کہ مالک تے اجڑیا پچڑیا ذیل خوار پھردا سی۔ اوہنوں پیغام ملیا تے اوہ دربار وچ آ حاضر ہویا۔ معافیاں تے انعام اکرام لہیو سو، تے ایمان لے آیا۔ رضی اللہ عنہ۔

”فتح مکہ دا دن قتل تے خونریزی کا دن نہیں“

کدی کسے دنیا وچ ایہ کجھ نہیں دیکھیا ہونا، کہ کتے پاک دے جیہڑے لوکی مسلمان نوں تکلیف دیندے رہے، کیناں نوں شہید کردیوئے، کیناں نوں طرح طرح دیاں لڑتیاں دیندے رہے۔ اخیر ایہناں نوں شہروں کڈھ کے ساہ لیوئے۔ ساہ وی کیہ لیوئے، مدینے پاک وچ وی اوہناں نوں سکھ داساہ نہیں سن لین دیندے۔ اوہ مسلمان جد اپنے پاک پیغمبر ﷺ دی قیادت وچ کتے پاک وچ فتح مندی نال داخل ہوئے، تے حضور ﷺ دا ”لَا تَرْبِ عَلَیْکُمْ“

الحرم "واجبنا اوہناں دے سراں تے سی" اتے ایس جھنڈے تھلے اون دی
ملاء عام سی۔

قرن دے رئیس حضرت سعد بن عبادہ دے جتھ وچ انصار دا جھنڈا
سی۔ ہزار جوان اوہناں دے آگے سن، ہزار پیچھے سن۔ اوہ جد ابوسفیان تے
جیاں قریش سامنے لنگھے تے کہن لگے، "آج قتل تے خون ریزی دا دن اے۔ آج
رب کیم قریش نوں ذلیل کرے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ نال وی قریش مکہ نے
بڑا ظلم کیتا سی۔

جس ویلے حضور پاک ﷺ نوں اوہناں دی ایس گل کا پتا لگا۔ فتح
الباری وچ اے، آپ سرکار ﷺ نے حضرت علیؓ نوں حکم دتا، سعدؓ کولوں جھنڈا
واپس لے لو۔ جھنڈا اوہناں کولوں واپس لے کے سرکار ﷺ نے اوہناں دے پتر
قیس نوں دے دتا۔ تے ساتھیوں نوں منع فرمایا کہ دل دکھاؤن دی کوئی گل نہ
کرن۔ امن سکون نال مکے شریف وچ داخل ہون۔

مدارج النبوت وچ درج اے پئی جس ویلے سرکار ﷺ مکے شریف
وچ داخل ہوئے تے آپ ﷺ دا سر مبارک ایٹاں جھکیا ہویا سی کہ آپ ﷺ
دی داڑھی مبارک پلان دی لکڑی نال آگئی سی۔

فتح مکہ توں بعد مکے والیاں تے مہربانیاں

ایس موقعے تے سرکار ﷺ نے مکے والیاں دے ظلم بھلا کے، اوہناں
دیاں زیادتیاں توں چشم پوشی فرما کے، معافی دا جو عام اعلان فرمایا، ہر بندے نال
جس طرح شفقت تے مہربانی نال پیش آئے، اوہ تاریخ وچ اکلی ای مثال اے۔

ایسوں دیاں کافراں نے مسلماناں نوں کڑھیا سی، تے کچھ لوکی اپنا تھوڑا
بہتا سامان لے گئے سن، بہتا سامان اتھے ای چھڈ گئے سن، جیہڑا کافراں قابو کر لیا
سی۔ مکان تے اوہناں دے سارے ای مکے شریف وچ رہ گئے سن، جنھاں تے
کافراں قبضہ جمالیا سی۔ حضور پاک ﷺ نے مکہ فتح کرن توں بعد اوہ مکان دی مکے
والیاں کولوں واپس نہیں لئے۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ حضور پاک ﷺ دی پیچھی دے پتر
اتے اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت عسّٰی دے بھائی حضرت ابو احمدؓ دا مکان
ابوسفیان بن حرب نے ابن حلقمہ عامری کول وچ دتا سی۔ حضرت ابو احمدؓ نے
ساریاں بندیاں وچ اپنے مکان دا مطالبہ کیتا، تے حضور پاک ﷺ نے حضرت
عثمانؓ نوں کول بلا کے کہن وچ کوئی گل کہتی۔ اوہناں ایسے طرح ابو احمدؓ دے کناں
تیکر اوہ گل چپ چھپتے اپڑا دی۔ فیر ساری حیاتی حضرت ابو احمدؓ نے اپنے مکان
دی گل نہیں دھرائی۔

طبقات ابن سعد وچ اے کہ بعد وچ، حضرت عثمان غنیؓ دی خلافت
دے زمانے وچ، اوہناں دی اولاد توں ایہ گل نکلی کہ حضور پاک ﷺ نے حضرت
ابو احمدؓ تیکر ایہ گل اپڑائی سی کہ تیس اپنے مکان دا دعویٰ چھڈ دیو، میں تمناں
ایہدے بدلے جنت وچ اک وڈا محل دلواواں گا۔

سنن ابوداؤد وچ اے کہ اوہ مکے والے جیہڑے حضور پاک ﷺ تے
آپ دے ساتھیوں سنگیاں توں تنگ کر دے سن، تے شہروں دی کڈھ چھڈیا
سانے، مکہ فتح ہون توں بعد اپنیاں پیچیاں نوں حضور ﷺ دی بارگاہ وچ برکت
حاصل کرن لیاؤندے سن۔ حضور ﷺ اوہناں لئی دعاوی فرماؤندے سن، تے

اوہنل دے سراں تے اپنا ہتھ مبارک وی پھیر دے سن۔

مکے والیاں تے مہربانی تے مدینے والیاں تے کرم

مکے والیاں نے ظلم دیاں بیہریاں کمائیاں مسلماناں دے جساماں آتے
روحان آتے لکھیاں سن، اوہنل توں کون واقف نہیں۔ ایہدے باوجود جس
ویلے حضور پاک ﷺ مکے شریف وچ فاتحانہ داخل ہوئے تے آپ ﷺ نے
پہلوں تے ہر اوس بندے نوں امان دین کا اعلان فرمایا، بیہرہ اپنے گھر دا بوا بند کر
لئے۔ نالے فرمایا کہ بیہرہ بندہ ابوسفیان دے گھر وڑ جائے، اوہنوں دی امان
اے، حالاں جے اوس ویلے تیکر ابوسفیان مسلمان نہیں سی ہویا۔

فیر آقا حضور ﷺ نے مکے والیاں نوں مخاطب کر کے چُچھیا، پئی میں
تماڑے نل کیہ سلوک کراں۔ ہُن سارے لگ پے کرلان تے قتال ترلے
کرن۔ تیس چنگے تماڑے وڈے مہربان۔ سانوں امید اے پئی تیس ساڑے نل
چنگا اسی سلوک کرو گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”جاؤ! اج دے دن تماڑی پکار نہیں۔ ساریاں نوں
معاف کیتا۔“

صحیح مسلم وچ اوند اے کہ ایہ سین ویکھ کے انصاریاں بھیجا کہ
حضور پاک ﷺ نے مکے والیاں دی وڈھ ٹنگ کرن دی جگہ اوہنل نوں معاف کر
دتا اے۔ اِنج نہ ہووے، آپ سرکار ﷺ مکے شریف وچ ای رہائش وی اختیار
فرمالین۔ اوسے ویلے وحی نازل ہو گئی۔

وحی نازل ہون توں مگروں حضور ﷺ نے انصار نوں اکٹھیاں کیتا، تے

فرمایا، میں اللہ کریم دا گھلیا ہویا آیاں۔ میں جو کچھ کردا واں، اوہ رب دی مرضی
موجب ہندا اے۔ پر اوہدے توں تیس ایہ مطلب نہ کڈھو کہ میں تماڑے توں
دور ہو جاواں گا۔ ہُن میرا وطن مدینہ طیبہ ای اے۔ میں ہُن قیامت تیکر اوہتھے
ای رہنا ایں۔ ایہ خوشخبری سن کے سارے مدنی دُحڑ ہو گئے۔

ابولہب دیاں پتریاں آتے شفقت

حضور پاک ﷺ دیاں دو دھیاں حضرت رقیہ تے حضرت اُمّ کلثوم
ابولہب دے پتر عتبہ تے خنیہ نل ویاہیاں گیاں سن۔ نکاح ویلے حضرت رقیہ دی
عمر اٹھ سال سی۔ ابولہب تے اوہدی بڈھی اُمّ جمیل حضور پاک ﷺ نوں بڑیاں
حکلیاں دیندے سن۔ اللہ کریم نے سورۃ لب نازل فرمادی جمدے وچ انہاں
دوہاں دی زندیاں کھتی گئی سی، نالے ایہناں دی اخیر دُستی گئی سی۔ ایہ سورۃ نازل ہوئی
تے ایہ دونوں سڑ پل گئے۔ ایہناں تے اپنیاں دوہاں پتریاں نوں کیسا کہ حضور
پاک ﷺ دیاں دوہاں دھیاں نوں طلاق دے دیو، اسل اوہنل نوں ایس گھر وچ
لیاؤ نا ای نہیں۔ عتبہ نے حضرت رقیہ نوں، خنیہ نے حضرت اُمّ کلثوم نوں طلاق
گھل دتی۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ طلاق ویلے حضرت رقیہ بالغ نہیں سن
ہوئیاں، تے اچے رخصتی نہیں سی ہوئی۔ حضرت اُمّ کلثوم تے ہور بھیاں سن۔
مستدرک حاکم وچ اے کہ ایہ اعلان نبوت توں دو سال پہلوں پیدا ہوئیاں
سن۔

خنیہ تے ہجرت توں پہلاں ای اپنے انجام نوں اپڑ گیا۔ عتبہ تے معتبہ

(ابولہب دے دو پتر) مکہ مکرمہ دی فتح دیلے جیوندے سن۔ طبقات ابن سعد
 وچ لکھدا اے، حضور پاک ﷺ نے حضرت عباسؓ نوں ایہناں دوہاں بارے
 چچھیا۔ اوہناں کہیا، ایہ وی دو جیاں مجھیاں وانگ بجھن نئے پھروے ہون گے۔
 سرکار ﷺ نے فرمایا، ایہناں نوں بھال کے لیاؤ۔

حضرت عباسؓ دوہاں نوں کسے پاسوں ڈھونڈ کے لے آئے۔ حضور ﷺ
 نے ایہناں تال بڑا محبت پیار واسلوک فرمایا، تے دوہاں نے مسلمان ہون دی تمنا
 ظاہر کیتی۔ سرکار ﷺ مکہ پڑھا کے ایہناں نوں کعبے دے بوہے تے حجر اسود کول
 لیائے تے دعا فرمائی۔ واپس تشریف لیائے تے بڑے خوش سن۔ حضرت عباسؓ
 نے عرض کیتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اللہ تمناؤں ہمیش خوش
 رکھے۔ آج دی بستی خوشی دارا کیہ اے۔ فرمایا۔ میں اللہ کولوں دو بھرا مکے
 سن۔ اللہ نے اپنی رحمت تال مینوں دے دتے نیں۔

گل کرو! عتبہ دا کردار یاد کرو، اوہدے مل پو دیاں حرکتیں ویکھو، تے
 سرکار ﷺ دے رحمت دے سمندر دیاں چھلاں نکلو! اللہ اکبر!

قرتنی تے سارہ نوں امان

عبد العزیٰ بن اخطل دی لونڈی قرتنی بڑی سوہنی وی سی تے آواز وی
 بڑی چنگی سُو۔ پر بد بخت ایڈی سی کہ حضور پاک ﷺ دی بھجوتے اسلام دے
 خلاف شعر گوندی پھردی سی۔ مکے دے قریش اپنیاں مجلساں مختلف وچ انہوں
 بلاؤندے سن، تے ایہ اوہتھے حضور ﷺ دے خلاف تے اللہ دے سچے دین دے
 خلاف شعر گوندی سی۔ تال ساز وی وجاندی سی، جمدے تال آواز دا جادو ہووے دونا

ہندا سی۔

مکہ فتح ہويا، تے سرکار ﷺ نے جنھاں تن زبائیاں تے تیرہ بندیاں نوں
 قتل کرن دا حکم فرمایا، اوہناں وچوں ایہ وی سی۔ ڈرتوں کدھرے کس چھپ گئی۔
 قریش نے دیکھیا کہ سرکار ﷺ تے لوکاں کو بخشی جا رہے نیں، معاف
 ای فرمادے نیں پئے۔ کچھ قریش سردار اکٹھے ہو کے آئے تے حضور پاک ﷺ
 دی خدمت وچ درخواست کیتیو نیں جے قرتنی دے جرم وی معاف فرمادے تے
 جان، حضور ﷺ اوہنوں امان عطا فرما دیں۔ حضور ﷺ نے اوہنوں امان دین دا
 اعلان فرمادے۔ مدارج النبوت وچ اے کہ فیرا وہ آقا حضور ﷺ دی بارگاہ وچ
 حاضر ہوئی تے مسلمان ہو گئی۔

تاریخ ابن خلدون وچ اے کہ بنو عبد المطلب دی نوکرانی سارہ وی
 وی گردن مارن دا حکم صادر ہو چکیا سی۔ پر اوہنے وی امان دی درخواست دتی،
 تے سرکار ﷺ نے اوہنوں وی معاف فرمادے۔

دو اشتہاری مجرماں نوں پناہ دتی گئی

مکہ فتح ہون تے جنھاں مجرماں نوں اشتہاری قرار دیا گیا، اوہناں وچوں
 دو، حرث بن ہشام تے زبیر بن ابواسیہ حضرت اُمّ ہانیؓ بنت ابوطالبؓ دے گھر جا
 اپڑے۔ ایہ دونوں حضرت اُمّ ہانیؓ دے شوہر ہیرہ دے عزیز سن۔ اُمّ ہانیؓ نے
 ایہناں نوں اک کوٹھڑی وچ بند کردتا۔ حضرت علیؓ نوں پتا لگ گیا۔ اوہ آئے تے
 بھین نوں کھن گئے، ایہناں دوہاں دے قتل دا حکم ہو چکیا اے، ایہناں نوں
 میرے حوالے کردیو، تن جے میں ایہناں دیاں دھونیاں لاہ دیاں۔

حضرت اُمّ ہانیؓ نے کہا، میں دوہاں نوں پناہ وچ لے لیا اے۔ حضرت علیؓ نے کہا، حضور ﷺ نے ایہناں دے قتل دا حکم دے دتا اے، ایس لئی ایہناں نوں معاف نہیں کیتا جا سدا۔ اُمّ ہانیؓ کہن لگیں۔ میں حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہونی آں۔ فیہ جو حکم ہووے گا، اوہدے تے عمل کراں گے۔

اوہ سرکار ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئیاں، حضور ﷺ نے اوہناں دا حال چال پچھیا۔ اوہناں عرض کیتی۔ یا رسول اللہ، صلی اللہ علیک وسلم! میرے بندے دے دو رشتے دار میرے گھر آکے نیں۔ میں اوہناں نوں پناہ دتی اے۔ پر علیؓ اوہناں نوں قتل کرنا چاہوندے نیں۔ میری درخواست اے، سرکار ﷺ اوہناں نوں معاف فرمادیں۔ سیرت ابن ہشام وچ لکھا اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا، جنہاں نوں تہاں پناہ دتی اے، اوہناں نوں ایس وی پناہ دینے آں۔ جاؤ۔ علیؓ نوں کہہ دیو، اوہ ساڈی پناہ وچ نیں۔

تاریخ ابن خلکان وچ اے کہ حضرت اُمّ ہانیؓ دا خاوند بصرہ بن ابی وہب ایس موقع تے نس کے یمن چلا گیا، تے اوتھے ای کفر دی حالت وچ مر گیا۔

ہندویاں حرکتاں توں نظر اندازی

ابوسفیان بن حرب دی بیوی ہند بنت عتبہ قریشیہ نے اُحد دی لڑائی والے دن سینڈ اشدھا حضرت حمزہؓ دی شہادت توں بعد، اوہناں دا مبارک پیٹ چاک کر کے کلیجا کڈھیا، تے محسن اعدا دے مرتب ابوالقاسم رفیق دلاوری

موجب غصے وچ کچا چبا گئی۔ ایسے پاروں اوہدا لقب ”ہند جگر خوار“ مشہور ہویا۔ بدر دی جنگ وچ ہند دے بھائی حضرت ابو حذیفہؓ کافراں نال لڑ رہے سن۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ ہند نے ایس موقع تے کچھ شعر کہے جنہاں وچ حضرت ابو حذیفہؓ نوں گالیاں کڈھیاں۔

حضور پاک ﷺ مکہ فتح کرن واسطے مرا لہران توں رُے تے حضرت عباسؓ نے ابوسفیان نوں لشکر دی شان شوکت دکھا کے کتے دل ٹوریا پئی جا کے لوکاں نوں دس کہ جے اوہناں مقابلے دا ارادہ کیتا تے مارے جان گے۔ نالے کتے دیاں واسیاں جیکر حضور پاک ﷺ والیہ اعلان وی پہنچا کہ جیہڑ بندہ اپنا پُوبا بند کر لے گا، اوہنوں وی امان اے، اتے جیہڑ بندہ ابوسفیان دے گھر وڑ رہیا، اوہنوں وی کوئی پچھہ پر تیت نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

محسن اعدا وچ اے کہ جس ویلے ابوسفیان نے قریش تیکر ایہ گل بات اپنائی، اوہدی بیوی ہند نے اوہدی لمی داڑھی پھڑ لئی، دو چار داری کھج کے کہن لگی۔ اے غالب دی اولاد! ایس بے وقوف نوں چار چھتر لاؤ، تہاں جے ایہو جیسی بکواس نہ کرے۔ ابوسفیان نے کہا، تہیں جو چاہو، آکھو، پر یاد رکھو، محمد (ﷺ) دے لشکر دی طاقت دا تہانوں اندازہ نہیں۔ تہیں ذرا ہلے چلے وی، تے تہاڈی اٹ نال اٹ وچ جانی ہے۔ ہند نوں کہن لگا۔ کٹڑ میہ! گھر وچ پُوبا بند کر کے بہہ رہو۔ نہیں تے جانوں جائیں گی۔

حضور پاک ﷺ نے فتح مکہ دے موقع تے جنہاں تیرہ ہندیاں تے تن زنانیاں دے قتل دا حکم دتا سی، فتح الباری موجب اوہناں وچ ایہ ہند وی سی۔ پر جس ویلے ایہ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ حاضر ہو کے اسلام لیاؤن دی خواہش

وند ہوئی، سرکار ﷺ نے ایسا اسلام دی رد نہیں فرمایا، تے ایڈے وڈے وڈے
جرماں دا بدلہ نہیں لیا۔

بنو تمیم دا قصور، اکتے اوہدی معافی

سن ۹ ہجری وچ حضور اکرم ﷺ نے مسلماناں دے قبیلیاں کوں زکوٰۃ
وصول کرن لئی بندے کھلے۔ حضرت بشیر بن ابوسفیانؓ بنو کعب ول کھلے گئے۔
اوہ زکوٰۃ دامال ڈنگر لے کے رُے، تے بنو تمیم نے بنو کعب نوں کہیا، کیوں
ایویں اپنا مال ضائع کر رہے او۔ اوہناں دسیا، پئی ایسی مسلماناں آں، تے اسلام
نے غریباں مسکیناں لئی اکتے دوجیاں قومی ضرورتاں لئی مال دا ۴۰ واں حصہ دینا
ضروری قرار دتا اے۔

حضرت بشیرؓ زکوٰۃ دامال لے کے مدینے پاک ول رُے تے بنو تمیم مال
کھوہن لئی لڑے۔ بنو کعب نے مقابلہ کیتا، پر بنو تمیم ڈاڈھے سن، مال لے
گئے۔

بشیرؓ جان بچا کے مدینہ منورہ اُڑے، ساری گل حضور پاک ﷺ دی
خدمت وچ عرض کیتی۔ آپ ﷺ نے حضرت عیینہ بن حصینؓ فزاریؓ نوں کچھ
بندے دے کے بنو تمیم ول گھلیا۔ بنو تمیم نوں لڑن دا حوصلہ نہ پیا، نس
کھلو تے۔ کچھ بندے، ہڈھیاں تے منڈے قیدی بنا کے صحابہؓ واپس آئے۔

کچھ دن گمروں بنو تمیم نے اک وفد حضور ﷺ دی خدمت وچ گھلیا
بعضاں منت ترے دی بجائے بڑیاں گلاں پاتال کیتیاں، خطابت دکھائی، شعر
پڑھے۔ اوہناں دی تقریر دا جواب حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ نے، تے

شعراں دا جواب حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ نے دتا۔ طبقات ابن سعد
تے اُسد الغالبہ وچ لکھیا اے کہ اخیر یہ سارے مسلمان ہو گئے۔ حضور پاک
ﷺ نے ایہناں دا قصور معاف فرمادتا، قیدی موڑ دتے۔

کافراں دامال لٹنا جائز نہیں

کافراں نے مسلماناں دیاں جاناں نوں وی تکلیف دتی، ہعیاں نوں
شہید تک کردتا، اوہناں دامال وی سنبھال لیا۔ ہجرت کرن گلیاں، پیرہ تھوڑا
ہست سلمان مسلماناں تل لے جا سکے، لے گئے، ہتھیرا پچھے چھڈ گئے۔ خاص طور
تے اوہناں دے مکان تے کافراں ای سانھے۔ حضرت ابو احمد بن حشؓ نے فتح مکہ
توں بعد اپنا مکان واپس لین دی گل چلائی وی، پر حضور پاک ﷺ نے حضرت
عثمانؓ دے ذریعے ایہناں دے کن وچ اپنا ایہ وعدہ پایا کہ میں تہانوں ایہدے
بدلے جنت وچ محل دلوواں گا، اپنے مکان دی گل نہ کرو۔

ایہدے مقابلے وچ جد وی کوئی ایسا معاملہ سامنے آیا کہ کسے مسلمان
نے کسے غیر مسلم دے مال تے نگاہ رکھی، حضور پاک ﷺ نے منع فرمادتا۔
سنن ابن ماجہ وچ اے، حضرت شعبہ بن حکمؓ نے کچھ ہندیاں نال اسلام دے
دشمن اک قبیلے دیاں کچھ بکریاں لٹ لیاں تے اوہناں نوں کوہ کے ہانڈیاں چاڑھ
دیتاں۔ سرکار ﷺ تیکر گل اُڑی تے حکم فرمایا، ساریاں ہانڈیاں روڑھ دیو، لٹ مار
دامال حلال نہیں۔

بخاری شریف وچ لوند اے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اسلام لیاؤن
توں پہلاں کافراں دے اک قافلے نال رُپے۔ موقع ویکھ کے ساریاں قافلے

والیاں توں مار کے اوہناں دا سلمان اکٹھا کر کے مدینہ شریف اپڑ گئے تے حضور پاک ﷺ اگے اسلام لیاؤن دی تمنا ظاہر کیتی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا، میں تیرا اسلام تے قبول کرتاں، پر اوس مال توں او ازار آں جیہڑا توں ٹٹ کے لیا یا اس۔

سیرت ابن ہشام وچ ذکر اے کہ جارود ناں دا عیسائی بنو عبد قیس دے ناں حاضر ہو کے اسلام لیا یا۔ وداع ہون لگاتے سواری کوئی نہیں ساؤ۔ کہن لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! راہ وچ غیر مسلمان دیاں بڑیاں سواریاں لیکن گیاں، اوہناں دچوں کوئی لے لوں؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ ”بالکل نہیں۔ اوہناں سواریاں نوں آگ سمجھ۔“

صحابہؓ نوں عقبہ دیاں منافقاں دے ناں وی نہیں دتے

ساڈے سرکار ﷺ تھوک دی لڑائی توں مڑ کے آرہے سن کہ چندہ منافقاں دی اک ٹولی نے آپ ﷺ تے ابھروا ہے حملہ کر کے گھاٹیوں تھلے سُٹن دی صلاح بنائی۔

حضور پاک ﷺ نے صحابہؓ نوں حکم دتا کہ سارے وادی چوں لنگھن، عقبہ والے پاسیوں کوئی نہ آئے۔ آپ ﷺ حذیفہؓ بن یمان، عمار بن یاسرؓ تے حمزہ بن عمروؓ نوں ناں لے کے عقبہ ول ٹرے۔ منافقاں نوں کھل لہجی کہ لشکر ناں نہیں، ایہ چنگا ہویا اے۔ جس ویلے اوہ عقبہ والے پاسیوں آئے تے حضور ﷺ نے حذیفہؓ نوں کہیا کہ ایہناں دیاں سواریاں دامنہ موڑ دیو۔ حضرت حذیفہؓ تے دوجیاں دوہاں صحابہؓ نے منافقاں دیاں سواریاں دیاں مومنّاں تے سوٹیاں ماریاں تے کہیا۔ او خدا دیو دشمنوا دفع دور ہو جاؤ۔ منافق سمجھ گئے کہ ساڈی

سازش کھل گئی اے۔ واپس مڑ کے لشکر ناں شامل ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت حذیفہؓ نوں ایہناں ساریاں منافقاں دے ناں دتے۔

فیر حضور ﷺ نے فرمایا، اگلے پڑاوتے پانی گھٹ اے۔ ایس لئی میرے توں پہلوں کوئی اوتھے نہ اپڑے۔ پر جس ویلے سرکار ﷺ اوتھے اپڑے، کچھ منافق پہنچے ہوئے سن۔

حضور پاک ﷺ نے عقبہ دیاں منافقاں دیاں حرکتیں تے دی اوہناں نوں کچھ نہیں کہیا۔ مسلم شریف وچ اے کہ اک واری ایہناں دچوں اک منافق نے حضرت حذیفہؓ کولوں پچھیا، عقبہ دے منافق کتنے نیں۔ حذیفہؓ ایس لئی اوہناں دا ناں نہیں لینا چاہندے سن کہ جد حضور ﷺ نے ایہناں دا پردہ رکھیا اے، ناں لے مینوں کن سن وچ ناں دتے سائے، تے میں ناں کیوں لوں۔ فیر اک صحابیؓ نے وی حذیفہؓ نوں کہیا کہ دس دیو۔ اوہ منافق نوں مخاطب کر کے کہن لگے، سرکار ﷺ نے جیہڑے منافق دتے سن، اوہ تیرے سوا چودہ نیں۔ توں وی اوہناں وچ شامل ایں، تے فیر چندہ ہوئے۔

قتل کرن لگاسی، غازی بنا دتا گیا

شیبہ بن عثمان حضور پاک ﷺ دا بڑا پکا دشمن سی۔ مکہ مکرمہ فتح ہون توں بعد جد اسلام دا لشکر حنین وے ٹریا، تے کچھ نو مسلمان دے ناں کچھ غیر مسلم وی ناں ٹر پئے۔ شیبہ وی ناں ٹریا، تاں جے موقع ملدیاں ای حضور ﷺ نوں (نعوذ باللہ) قتل کر دے۔

اصحابہ وچ اے کہ اک جگہ موقع پا کے شیبہ بن عثمان حضور پاک ﷺ

دے نیڑے ہو گیا۔ تلوار چلانا چاہتا ہی سی جے اوہدے اپنے بقول 'اوپنے
و۔ کھیا کہ حضور پاک ﷺ دے تے اوہدے وچکار بہتی ساری اک آگنی اے۔
لگدا سی جے اک شیبہ نوں لوہ دے گی۔ پر حضور ﷺ نے فرمایا: شیبہ 'ہور نیڑے
ہو۔ شیبہ کہندا اے 'میں نیڑے ہویا تے حضور ﷺ نے میرے سینے تے ہتھ مار
کے فرمایا۔ ربّ! انہوں شیطان دے شر تو بچا۔ اسد الغالبہ وچ لکھیا ہویا اے 'جد
شیبہ نیڑے ہویا تے کنب رہیا سی۔ حضور ﷺ نے اوہدے سینے تے ہتھ مار کے
فرمایا۔ جلاہن شیطان تیتھوں دفع ہو گیا اے۔

مدارج النبوت وچ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھدے نیں 'فیر سرکار
ﷺ نے شیبہ نوں حکم دتا 'جا' کافراں نال لڑ۔ شیبہ نے ہوازن نال ٹھک کے لڑائی
کیتی۔ فتح ہو گئی تے بعد وچ حضور ﷺ کول آ کے کلمہ پڑھو سؤ۔ شیخ عبدالحق
ایہدے قول ایہ معنی کڈدے نیں کہ اصل ایمان دلوں بجائوں مَن لینا ایں۔
شیبہ بن عثمان نے پہلوں حق وچ نوں فیا 'کافراں نال لڑے' تے بعدوں آ کے کلمہ
پڑھیا۔

طائف والیاں لئی دُعاواں ای دُعاواں

طائف والیاں نے حضور پاک ﷺ نال جو سلوک کیتا 'جس طرح آپ
ﷺ نوں تے آپ دے ساتھی حضرت زید بن حارثہ نوں زخمی کیتا 'برا بھلا کہیا
کہلویا' اوہدا ذکر تاریخ دیاں صفحاں تے محفوظ اے۔ ایہ گل دی سارے جان
دے نیں کہ حضور ﷺ نے اوہناں واسطے بددعا نہیں فرمائی 'دعا ای کیتی۔ ایہ گل
دی حدیث وچ اوندی اے کہ فرشتہ آیا 'اوپنے اجازت منگی کہ جے حکم دیو' تے

میں آس پاس دیاں دونوں پہاڑیاں اکٹھیاں کر دیاں 'طائف دی بستی ای غرق ہو
جائے۔ پر حضور رحمت اللعالمین ﷺ نے ایہ تجویز نہ منی۔ فرمایا: اللہ پاک
ایہناں دیاں نسل وچوں مسلمان پیدا کرے گا۔

فتح مکہ توں بعد 'غزوہ خنین وچ اسلام دے خلاف جنمیاں قیسیاں نے
حصہ لیا سی 'اوہناں وچ وی ایہ بنو قحیف اگے اگے سن۔ قیدی رہا کیتے گئے تے
بنو ہوازن قریبا' سارے ای اسلام دے دائرے وچ آ گئے 'پر بنو قحیف تے
دو جے کافر طائف دے قلعے وچ پناہ گزین ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ نے محاصرہ کر
لیا۔ ستاراں دن بعد حضور ﷺ نے محاصرہ ختم کر دتا۔ چلن لگے تے کچھ صحابہ
نے عرض کیتی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! طائف والیاں لئی بددعا فرماؤ۔
صحیحین وچ اے 'حضور پاک ﷺ نے ایس ویلے وی فرمایا۔ ربّ! قحیف والیاں
نوں ہدایت دے 'ایہناں نوں اسلام دل لیا!

رب سچے نے حضور پاک ﷺ دی دعا قبول فرمائی۔ طبقات ابن
سعد وچ اے 'طائف دیاں سرداراں نے فیصلہ کر لیا کہ سرکار ﷺ دی خدمت
وچ اک وفد گھلیا جائے تاں جے اطاعت قبول کر لیتی جاوے۔ رمضان سن ۹ ہجری
وچ ایہ وفد آیا۔ ایہدا لیڈر عبدیالیل اوہو سی جسے منڈیاں کھنڈیاں نوں پچھے لا
کے حضور ﷺ نوں زخمی کر دیا سی۔

ہُن وی ایہنے اسلام لیاوَن واسطے دو شرطیں ایہو جیہیاں پیش کیتیاں
جیہڑیاں بڑی نامعقول سن۔ اک ایہ سی کہ اسیں مسلمان تے ہو جائے آں 'پر
کچھ مدت تیکہ سانوں اپنا بُت رکھن دی اجازت دتی جائے 'دوئی ایہ کہ سانوں
نماز توں معاف کر دتا جائے۔ حضور پاک ﷺ نے دونوں شرطیں منظور نہیں

فرمائیں۔ اخیر ایہ وفد ایمان لے آیا۔ سیرت ابن ہشام وچ اے کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص نوں اوہناں دا امیر مقرر فرمایا۔

کچھ دن بعد حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نال کچھ ہوو بندے گھل کے حضور ﷺ نے طائف والیاں دا بت خانہ بھی ڈھوا دتا۔ زاو المعاد وچ لکھیا اے کہ اودوں جیکر بنو قیص دے، معضیاں نو مسلماناں دا خیال ایہ سی کہ جے بُت خانے نوں ڈھلایا گیا تے کوئی مصیبت آجانی اے۔ جد کچھ وی نہ ہویا، تے اوہناں دے ایمان پکے ہوئے۔

و۔ مکھن والی گل ایہ اے کہ طائف والیاں نے ہمیشہ اسلام دے، تے حضور پاک ﷺ دے خلاف کاروائیاں کیتیاں، پر سرکار ﷺ نے کسے ویلے وی اوہناں لئی بددعا نہیں فرمائی، دعوواں ای فرمائیاں، مہربانیاں ای کیتیاں، معافیاں ای دتیاں۔

واجب القتل ہتبار نوں معافی

اسود بن مطلب دا پتر ہتبار کُفر تے بڑا پکا سی۔ حضور پاک ﷺ دا بڑا دُڑا دشمن سی۔ اُسنے کسے دے شرارتی کافراں نال مل کے اسلام قبولن والیاں نوں بڑا ستایا۔

سرکار ﷺ مدینے پاک ول ہجرت فرما گئے۔ غزوہ بدر ہويا تے حضور ﷺ دے جوائی ابوالعاص وی گر قمار ہوئے۔ آپ ﷺ نے اوہنوں ایس شرط تے رہا کیتا کہ مکہ جا کے حضرت زینبؓ (حضور پاک ﷺ دی وڈی دھی۔ ابوالعاص دی بیوی) نوں مدینے گھل دے۔

ابوالعاص اوس ویلے تیکر مسلمان نہیں سی ہوئے۔ اوہناں اپنے نکلے بھرا کنانہ اتے حضرت زینبؓ نوں اُونٹھ تے بٹھا دتا۔ قریش دیاں کافراں اوہناں دا پچھا کیتا۔ اوہناں وچ ہتبار بن اسود وی سی۔ ذی طوی اُپر کے کافراں حضرت زینبؓ نوں جا گھیریا۔ ہتبار نے نیزہ ماریا تے حضرت زینبؓ ڈگ پیاں۔ اوہناں دا حمل ڈگ گیا۔ کافراں نے اوہناں نوں مدینے پاک نہ جان دتا۔ واپس مکے لے آئے۔ کچھ دن ٹھہر کے کنانہ فیر حضرت زینبؓ نوں لے رُئے۔ راہ وچ حضرت زید بن حارثہ اتے حضرت سلمہ بن اسلم انصاریؓ ایہناں نوں لین آئے ہوئے سن۔ ایہناں نال حضرت زینبؓ مدینے اپنیاں۔

سرکار ﷺ نوں ہتبار دی ایس حرکت تے بڑا افسوس ہويا۔ ایہ حرکت عرب دی قدیم روایاں دے وی خلاف سی، شرافت دے وی خلاف سی۔ ایہنوں تے دشمنی دالت تے اخیر کہیا جا سکدا اے۔

فتح مکہ دے موقع تے حضور پاک ﷺ نے ہتبار بن اسود دے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ ایہ کے توں نس کے کسے ہوو شر جا کے لگ گیا۔ پر حضور پاک ﷺ حُشِن تے طائف دیاں غزویاں توں مگروں، جُحرانہ دے مقام تے رُکے، تے اوچھے ہتبار سروج گھٹا، گل وچ چادر، بڑے چالیس حاضر ہويا۔ اونڈیاں کلمہ پڑھ ليو سوب تے حضور رحمت للعالمین ﷺ نے ایہنوں دی معاف فرما دتا۔

حضرت حمزہؓ دے قاتل دا اسلام

جیر بن مطعم بن عدی نے اپنے غلام وحشی بن حرب نوں تیار کیتا پی حضرت حمزہؓ نوں قتل کرے۔ اودھر ابوسفیان دی رتیویں ہند نے وی وحشی نوں

ایسے ”کارنامے“ تے انسان اکرام دا وعدہ کیتا۔ اوہ اُحد دی لڑائی وچ پھنسی لا کے بہہ گیا۔ حضرت حمزہؓ کافراں دیاں صفائیاں الٹ پلٹ کر دیاں تے اسلام دے دشمنان نوں جہنم اپڑوندیاں لنگھے تے وحشی نے کم و کھادتا۔ سید الشہداء امیر حمزہؓ شہید ہو گئے۔

ہند نے حضرت حمزہؓ دی لاش دے ٹوٹے کھائے۔ اوہناں دا کلیجہ چلیا، تاں اوہنوں ٹھنڈ پئی۔ سن ۸ ہجری وچ مکہ فتح ہویا، تے اسلام دے ساریاں مخالفان نوں یکن دی کوئی تھان نہ دتی۔ ایس لئی کچھ ایدھر اودھرنس گئے۔ کچھ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو کے اسلام لے آئے۔

آپ سرکار ﷺ نے ابوسفیان دے گھرنو کافراں لئی ”لہان خانہ“ بنا دتا۔ ابوسفیان وی اسلام لے آئے۔ اوہناں دی بیوی ہند نے وی اسلام قبول کر لیا۔ وحشی نس کے طائف نر گیا۔ کسے نے اوہنوں کہیا، جیہڑا بندہ مسلمان ہو جائے، حضور پاک ﷺ اوہنوں قتل نہیں کروے۔ توں وی طائف توں جان والے وفد تال لگا جا، تے اسلام قبول کر لے، بچ جائیں گا۔

وحشی سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہویا، کلمہ پڑھو سو، تے حضور پاک ﷺ نے پچھیا: تو وحشی ایس؟ توں ای حضرت حمزہؓ نوں شہید کیتا سی؟۔ اوہنے ہاں کہی تے سرکار ﷺ نے اوہنوں فرمایا، توں میرے سامنے نہ آویں، مینوں چاچا یاد آ جائدا اے۔

حضور ﷺ نے ہند جیسی ظالم زنانی دا اسلام وی رو نہیں فرمایا۔ وحشی نوں وی کچھ نہیں کہیا۔ حالان جے جتنی محبت آپ ﷺ نوں اپنے چاچے ہوراں تال سی، اوہدے توں ساری دنیا واقف اے۔ حضرت حمزہؓ آپ ﷺ دے دودھ

شریک بھراوی سن، یاربیلی دی سن، بخاری شریف وچ وحشی نے حضرت حمزہؓ دی شہادت دا واقعہ آپ بیان کیتا اے۔ پر گل ہند تے پائی ای نہیں۔ ناں ایہ کہیا اے کہ ہند نے مینوں ایہ کم کہیا سی۔ وحشی نے حضرت حمزہؓ دا ”مشکہ“ کرن یا ہند ولوں اوہناں دا کلیجہ چھن دی گل وی نہیں کیتی۔

طالب ہاشمی ”آسمان ہدایت کے ستر ستارے“ وچ لکھدے نیں ”پر ایہ عجیب گل اے جے حضور ﷺ نے خیر بن مطعم نوں کدی ایہ نہیں بتایا کہ توں وحشی نوں حمزہؓ دے قتل لئی تیار کیتا سی۔ طالب ہاشمی لکھدے نیں، ایہ وی ہو سکدا اے کہ جیہڑا ایس معاملے وچ ہتھ ای نہ ہوے۔“

أسد الغلبہ وچ موسیٰ بن عقبہ دے حوالے تال لکھیا اے کہ وحشی دی موت شراب و دھیک پین پاروں ہوئی۔

ساڈے واسطے ضروری گل ایہ اے کہ حضور ﷺ نے سید الشہداء نوں شہید کرن تے کروان والیاں نوں وی کوئی سزا نہیں دتی۔ صرف وحشی نوں حکم دتا، مینوں منہ نہ دکھائیں۔

منافقان دیاں سازشاں دا جواب

مدارج النبوت وچ اے کہ منافقان نے غزوہ مرتسح دے موقعے تے مہاجرین بارے ایہو جیہاں گلاں کیتیاں پچی اسیں مدینے والے ایہناں دی مدد بند کر دیاں گے تاں جے ایہ اپنے آپ مدینیوں نس جان۔ حضرت زید بن ارقم انصاریؓ نے اے گلاں سن لیاں تے اپنے چاچے نوں دسیاں۔ اوہناں سرکار ﷺ دی خدمت وچ عرض کر دتیاں۔ منافقان کولوں پچھیا گیا تے اوہ صاف مکر

گئے۔ اخیر سورۃ منافقون دیاں آیتاں نازل ہو گئیاں تے حضرت زیدؓ دی تائید تصدیق ہوئی۔ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کو لوں اجازت منگی کہ عبداللہ بن ابی نوں مار دتا جائے، پر سرکار ﷺ نہیں مئے۔ اسد الغابہ وچ اے 'منافقان دے سردار عبداللہ ابن ابی دے پتر حضرت عبداللہ بدری صحابی سن۔ اوہناں دی پیو دے قتل دی اجازت چاہی، پر آپ سرکار ﷺ نے نہیں دتی۔

حضرت اسید بن خضیر انصاریؓ نے منافقان دے ایس آکو نوں مدینہ بدر کرن دی تجویز دتی، حضور ﷺ نے ایہ وی رد فرما دتی۔ اسلامی لشکر وادی عقیق اپزیا، تے حضرت عبداللہؓ نے اپنے پیو عبداللہ بن ابی دے گھوڑے دی واگ پھر لئی اتے لوہدیاں حرکتاں پاروں کیا پئی میں تینوں حضور پاک ﷺ دے شہر وچ ای نہیں وڑن دیتا۔ حضور ﷺ نے اوہناں نوں وی ڈک لیا، تے فرمایا، جدوں تیک ایہ ساڈے وچ ہے، اسل ایہدے نال چنگا ای سلوک کرنا ایں۔

صحیحین وچ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) توں روایت اے، ایہ عبداللہ بن ابی مرثا، تے ایہدے پتر حضرت عبداللہؓ نے ایہدے واسطے حضور ﷺ دا کرتا مبارک منگیا، آپ ﷺ نے عطا فرما دتا۔ اوہناں عرض کیتی، ایہدے جنازے دی نماز پڑھا دیو، حضور ﷺ نے پڑھا دتی۔ بعدوں قرآن پاک نازل ہویا، تے حضور ﷺ نے منافقان دا جنازہ پڑھاؤنا اتے اوہناں کارن دعا کرنا چھڑ دتا۔

منافق آپو وح بہہ کے اسلام دا مذاق اڑاؤندے سن۔ ایہ آپو وچ سرگوشیاں کردے سن اتے۔ مسجد نبوی ﷺ وچ صحابہ کرامؓ دے خلاف گلاں کردے سن۔ حضور پاک ﷺ کوئی حکم جاری فرمادے تے ایہ ایدھر اودھر ایہ گلاں پھیلاؤندے سن کہ ایہ حکم تے بڑا سخت اے، ایہ کم تے بڑا اوکھا اے۔

ایہدے اوکھے کم نہیں دے چاہی دے۔ ایہ منافق حضور پاک ﷺ دیاں کٹناں وچ آکے گلاں کردے سن تاں جے صحابیاں اتے ایہناں دا رعب بہہ جائے کہ ایہ سرکار ﷺ دے بے نزدیکی نیں۔ جس ویلے داء گداسا نے، ایدھر اودھر ایہ گلاں چلاؤندے سن کہ حضور ﷺ کٹناں دے کچے نیں۔

اک واری حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ کچھ بدری صحابی حاضر ہوئے، تے غیر بدری صحابی اوہناں نوں جگہ دین واسطے نال اٹھے۔ حضور پاک ﷺ نے کچھ بندیاں دا نال لے کے اوہناں نوں اٹھن دا حکم دتا، تے بدری صحابیاں نوں اپنے کول بٹھایا۔ امام جلال الدین سیوطی لباب النقول فی اسباب النزول وچ لکھدے نیں، ایہدے تے منافقان نوں گلاں کرن دا بہانہ بہہ گیا تے اوہناں کتنا شروع کیتا پئی حضور ﷺ نے بعض صحابیاں نوں اٹھا کے اوہناں دی توہین کیتی اے۔ ایہدے تے سورۃ مجادلہ دیاں آیتاں نازل ہوئیاں۔

منافق حضور ﷺ دی مجلس وچوں اجازت لیوں بغیر ای اٹھ کے کھسک جائدے سن۔ ایہدی بندی وچ سورہ نور دی آیتاں نازل ہوئیاں۔

جنگ داموقع اونٹاں تے ایہناں منافقان نے کتنا کہ جے اسیں مدینیاں باہر چلے گئے تے ساڈے گھراں دی حفاظت کس طرح ہووے گی۔ عورتاں بچے ای پکچھے رہ جان گئے تے چوری چکاری ہون دا خطرہ اے، وغیرہ وغیرہ۔ اوہناں دی ایس حرکت بارے دی قرآن پاک نازل ہویا۔

حضور پاک ﷺ نے غیبی خیراں دُنیاں تے منافقان نے اوہناں گلاں دا مذاق اڑاؤنا۔ غزوہ احزاب واسطے خندق کھودن دے موقع تے حضور ﷺ نے پتھر تے کدال ماری تے جیہڑی چمک پیدا ہوئی، حضور ﷺ نے فرمایا، میں ایس روشنی

وج کسری تے حمزہ دے محل پیا دیکھنا وائے مسلمان ایہناں محلاں اتے قبضہ کرن گے۔ ایسے طرح روم تے منعا (بین) اتے مسلماناں دے غلبے دی خبر حضور ﷺ نے دتی۔ تے منافقاں نے ایہو جیہیاں گلاں کرنیاں شروع کر دیتاں کہ حضور ﷺ ایویں سانوں امیدیاں، نھاؤندے نیں۔ کتھے ایہ حقیقت کہ سارے کافر مسلماناں نوں ختم کرن واسطے مدینے تے حملہ کرن آرہے نیں، تے اسیں اوہناں توں بچن خاطر خندق کھود رہے آں، تے کتھے کسری، روم بین وغیرہ دے محلاں اتے قبضے دے خواب۔ اللہ کریم نے منافقاں دیاں اہنساں حرکتاں بارے وی قرآن نازل فرمایا۔

غزوہ تبوک دی تیاری دے موقعے تے وی منافقاں نے افواہاں اڈائیاں -- روم تیکر جان توں آپ تے نسل ای سائے، کوشش کردے رہے جے صحابہ کرامؓ نوں وی راہ دیاں سختیاں توں یرکائیے۔ لباب النقول فی اسباب النزول وج اے، منافق جد بن قیس نے آپ تے غزوے لئی جان توں معذرت کیتی، پر کیا کہ میں جنگ دی تیاری لئی مال پیش کر دیاں۔ اللہ تعالیٰ نے ایس بارے وی آیت نازل فرمائی کہ منافقاں دی مالی مدد قبول نہیں۔

صحابیاں نے تبوک دی جنگ واسطے حضور پاک ﷺ دے حکم دی تعمیل وج بڑا بڑا مال پیش کیتا، تے منافقاں نے ایہنوں ریاکاری کہیا، پی ایہ تے دکھاوے واسطے سب کچھ کر رہے نیں۔

جنگ توں بعد حضور پاک ﷺ غنیمت و مال تقسیم فرماؤندے سن، تے منافق ایس دند اُتے وی اعتراض کردے سن۔ سہمن ابوداؤد وج اے کہ حضور ﷺ کسے نوں گھٹ دیندے سن، تے اوہ الہی حکم پاروں ایس طرح کردے سن۔

انج وی اللہ کریم نے قرآن پاک وج فرمایا، و تاءے نا، کہ آپ سرکار ﷺ کوئی ایسی گل نہیں فرمادے، کوئی ایسا حکم نہیں دیندے، جیہڑا اللہ تعالیٰ دی گل تے اوہدا حکم نہ ہووے۔ آپ ﷺ اپنی مرضی نال تے کوئی گل کردے ای نہیں سن۔ یا ایہ مطلب اے کہ جو کچھ حضور ﷺ اپنی مرضی نال فرماؤندے، اوہ اللہ پاک دی ای گل ہندی سی۔

بخاری شریف وج اے، اک واری سرکار ﷺ نے مال غنیمت وچوں خُص (چنچواں حصہ) لے کے اپنی مرضی نال کچھ بندیاں نوں عطا فرمایا، تے کجھ نوں نظر انداز فرمایا۔ منافقاں نے ایہر اوہر اعتراض کرنے شروع کیتے تے حضور پاک ﷺ نے فرمایا، میں اوہناں نوں دنیا و مال و دھیک دیتاں، جنھاں دی تمنا و دھیک ہندی اے۔ اُتے جنھاں نوں میں نہیں دیندا، اوہ مینوں زیادہ پیارے ہندے نیں۔ کیوں جے اللہ پاک نے اوہناں نوں دنیا دے مال توں بے نیاز کیتا ہندا اے۔ غزوہ حنین دے مال غنیمت اُتے بنو تمیم دے اک منافق ذوالنورینہ نے اعتراض کیتا، تے حضرت عمر فاروقؓ گرمی کھا گئے، تلواریں وچوں کڈھ لٹونے، پر بخاری تے مسلم وج اوند اے کہ حضور ﷺ نے منع فرمادتا۔ ایسے طرح بخاری شریف وج اے کہ اک واری حضرت خالد بن ولیدؓ اک اعتراض کرن والے منافق نوں مارن لگے تے سرکار ﷺ نے روک دتا۔

روح المعانی وج اے، عجلہ بن حاطب نال دے اک منافق نے حضور ﷺ کولوں مالدار ہون دی دعا کرائی۔ حضور ﷺ کولوں کیڑی گل لگی چھپی سی۔ پتا سائے، پی ایہ منافق اے، اسلام دا دشمن، اے۔ پر آپ سرکار ﷺ نے اویدے واسطے دعا فرمادی۔ اوہنوں انج رنگ لگے کہ عیڈاں بکریاں دودھ توں دودھ

ہو گئیں، تے اوہ مدینیوں باہر جاؤسیا۔ اوہدے کولوں زکوٰۃ منگی گئی تے اوہنے انکار کردتا۔ کہن لگا، 'ایہ تے سکامکا تو ان اے۔ قرآن پاک نازل ہو گیا۔ اوہنوں پتا لگا، تے زکوٰۃ دامال لے کے حضور ﷺ دی بارگاہ وچ آگیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، 'اللہ کریم نے تیری زکوٰۃ قبول کرن توں سانوں منع فرمادتا اے، لے جا۔ اوہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ تے حضرت عثمانؓ دے زمانے تیکر کوشش کدا رہیا۔ پر اوہدی زکوٰۃ قبول نہ کیتی گئی۔

منافقان دیاں اہنہاں ساریاں حرکتیں دے جواب وچ حضور پاک ﷺ اوہناں نوں عموماً معاف ای فرمادندے رہے حالانکہ اندر رہن والیاں دی سازش زیادہ خطرناک ہندیان نیں۔

اُنھے بد بخت دیاں حرکتیں توں درگزر

اُحد دی جنگ دا موقع سی۔ حضور پاک ﷺ سنگیاں نوں لے کے اُحد ول تشریف لے جا رہے سن۔ سرکار ﷺ چاؤ ہندے سن، پئی اوہتھے اپڑن وچ ذرا دیر نہ لگے۔ اک انصاریؓ بنو حارثہ دی اہدی وچ لشکر نوں لے کے نکلے تاں جے جلدی اُحد اپڑیا جاسکے۔ راہ وچ اک منافق مرثع بن تنقی داباغ سی۔ ابن جریر طبری موجب ایہنوں پتا چلیا کہ حضور ﷺ تے آپ ﷺ دا لشکر جا رہیا اے، تے بکواس کرن لگ پیا۔ مٹی اڑاؤن لگ پیا۔ کہن لگا، 'جے مینوں پتا ہووے کہ ایہ مٹی صرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تے پئے گی، تے میں ایہ ساری اوہناں دے منہ اُتے سُٹاں۔

جنہاں صحابہ کرامؓ نے اوس کم بخت دی گلاں سنیاں، گرمی کھا کے

اوہنوں مار مگان واسطے دوسے، پر سرکار ﷺ نے ایہ کہہ کے اوہناں نوں روک دتا "جان دیو۔ اُنھا جے"۔ پر حضور پاک ﷺ دا فرمان سنن توں پہلاں ای ابن ہشام لکھدے نیں، 'حضرت سعد بن زید اشلی انصاریؓ اپنی کمان مار کے اوہدا سر کھول چکے سن۔

یہودیوں نوں شکست دے کے معاف فرمادتا

خیبر فتح ہو گیا۔ واپسی تے اسلامی لشکر نے واوی القریٰ دے کول اک جگہ پڑاؤ کیتا۔ اوس واوی دے یہودیاں نوں اسلامی لشکر بارے خبر ہوئی تے لڑن واسطے تیار ہو کے آگئے۔ حضور پاک ﷺ سنبھا گھلیا کہ اسیں تہاڑے نال لڑن نہیں آئے۔ اسیں تے خیبر توں آرہے آں، ساہ لین واسطے اتھے ٹھہر گئے آں۔ پر اوہ نہ منے، صفیں سدھیاں کرن لگ پئے۔

سرکار ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ نوں فیر گھلیا، تاں جے یہودی لڑائی دے خیال توں باز آجان۔ حضرت سعدؓ نے بڑا سمجھایا، پر اوہناں سمجھیا کہ مسلمان تے ہرے پئے نیں، تاں ای دھلے پئے ہوئے نیں۔ حضرت سعدؓ نے واپس مڑ کے حضور پاک ﷺ نوں ساری گل دتی۔ مسلمان تھکے ہوئے سن، ساہ لین واسطے رُکے سن، پر حضور پاک ﷺ نے اوہناں نوں مقابلہ کرن دا حکم دتا۔

ایہ اہے تیار دی نہیں سن ہوئے، تے یہودیاں نے تیراں دا مینہ دسا دتا۔ گھسان دی جنگ ہوئی۔ یہودی جی جان نال لڑے، پر جس ویلے تکیوں نے پئی ساڑے تے وڈے وڈے ساہن لگے گئے نیں، ہمت چھڑ بیٹھے۔ اسلام نوں جت ہوئی، یہودی ہار گئے۔ پر صدقے جاییے، سوہنے سرکار ﷺ دے کرم توں، حضور

ﷺ نے اوہناں دی زمین، اوہناں دے باغ، اوہناں دی ہر شے اوہناں نوں واپس دے دتی تے سیرت ابن ہشام وچ اے کہ اوہناں نوں وادی القری وچ پہلے دی طرح رہن سن دی اجازت دے دتی۔

غدار یہودی، اوہدا بال بچہ تے جائیداد، سب واپس

جنگ خندق دے موقع تے سارے عرب قبیلے اکٹھے ہو کے مدینے پاک تے چڑھ دوڑے سن۔ مدینے دے یہودی بنو قریظہ نال مسلماناں دا معاہدہ سی کہ جے کسے نے مدینے پاک تے حملہ کیتا تے یہودی مسلماناں نال مل کے حملہ آور نال لڑن گے۔ جد ویلا آیا تے بنو قریظہ کافراں نال مل گئے۔ اللہ کیتا تے حملہ آوراں نوں تے ذلیل خوار ہو کے میدان وچوں تنہا پے گیا۔ بنو قریظہ دی غداري دا علاج ضروری سی۔ ایس لئی حضور پاک ﷺ نے اوہناں دا محاصرہ کر لیا۔ ۵۵ دن ایہ محاصرہ جاری رہیا۔

لوودوں تیکر یہودیاں دی مت ٹھکانے آگئی۔ سمجھ گئے، پی ہن بچت دا راہ کوئی نہیں۔ تنہا گھلیو نے کہ ایس اوس قبیلے دے وڈے، حضرت سعد بن معاذؓ نوں ثالث من دے آں۔ اوہ ساڈے بارے جو فیصلہ کرن، سانوں منظور اے۔

حضرت سعد بن معاذؓ دے فیصلے موجب اک یہودی زبیر بن باطال نوں قتل کیتا جانا سی۔ زبیر بھجیا، حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ کول آیا۔ زبیر نے حضرت ثابتؓ نال بغاوت دی جنگ توں بعد کوئی بھلا کیتا سی۔ اوہنے حضرت ثابتؓ نوں کہیا، مینوں کسے طرح بچاؤ۔

حضرت ثابتؓ حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ دسیا، پی، ایس گلؤں میں زبیر دی سفارش کرناں۔ تیس مہیناں فرماؤ تے اوہدی جان بخش دیو۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت ثابتؓ دی سفارش من لئی۔ زبیر بن باطال نے ایہ سن کے کہیا، میں بڑھا بندہ واں۔ بل بچے قید ہو گئے تے میری جان بخشی دامنوں کیہ فائدہ ہووے گا۔ ثابتؓ نے فیر حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضری دتی، گزارش کیتی، تے آپ ﷺ نے اوہدا بال بچہ دی چھڑ دتا۔ زبیر بن باطال نوں ایہ خوشخبری ملی تے کہن لگا، مال اسباب تے جائیداد باجھ جیون دا کیہ سوا اے۔ سیرت ابن ہشام وچ اے، حضرت ثابتؓ نے تجی واری گزارش کیتی، تے آپ سرکار ﷺ نے اوہدا مال وی اوہناں بخش دتا۔

واجب القتل یہودی دی رہائی

جس ویلے اسلام دے کسے دشمن نوں، حضور پاک ﷺ دے کسے ویری نوں سزا ملن لگدی سی، رنج لگدا اے، حضور پاک ﷺ دیکھدے سن پی کدھروں ایہدی سفارش آجائے، کوئی ایہہ سبب بن جائے کہ ایس ایہدی سزا معاف فرمادیے۔

بنو قریظہ دا اک یہودی رفاعہ بن سمواں قتل دا مستحق قرار دتا گیا۔ اوہناں قتل کیتا جانا سی کہ سلمیٰ بنت قیس بن عمرو (رضی اللہ عنہا) جو حضرت منذرؓ دی والدہ سن، اوہناں سرکار ﷺ دی بارگاہ وچ گزارش کیتی کہ رفاعہ نوں قتل نہ فرماؤ، مینوں بخش دیو۔ حضور ﷺ نے رفاعہ اوہناں نوں بخش دتا۔ سیرت ابن ہشام وچ اے کہ ایس طرح اوہدی جان بچ گئی۔

قتل واسطے اون والیاں نوں معافی

صحیحین وچ اوندا اے۔ جس ویلے سرکار ﷺ نے اپنے سنگیاں ساتھیوں تال حدیبیہ دے مقام تے پُراء کیتا ہویا سی۔ اودھریل بن ورقاخرعی عرہ بن مسعود ثقفی تے حلیف بن غلہ کننی گل بات واسطے حضور پاک ﷺ دے کول آ جا رہے سن۔ دوجے پاسے کتے دے کافر سرداراں نے ایہ چکڑوی چلایا کہ ۸۰ ہندیاں نوں تیار کر کے راتوں رات گھلیا پئی تیس کے طرح چپ چپیتے جاؤ تے اسلامی لشکر تک اپڑ کے حضور پاک ﷺ نوں (نعوذ باللہ) قتل کر آؤ۔

ایہ اتی (۸۰) کافر منہ ہیرے کیوں نکلے تے تعصیم پہاڑی توں لہ کے ہیرے ویلے ای اسلامی لشکر کول اپڑ گئے۔ ایہ لشکر نوں دیکھ کے منصوبے تے عمل کرن لئی صلاح مشورہ کر رہے سن، متاپکا رہے سن کہ مسلماناں نوں سوہ گوہ ہو گئی۔ صحابہ کرامؓ نے اینہاں ساریاں نوں گرفتار کر لیا۔ جرم صاف سدھاسی۔ اینہاں دی سزا سدھی سدھی ایہ سی کہ انہاں دیاں سریاں لاہ ویتیاں جانڈیاں۔ پر سورے حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ پیش کیتے گئے تے آپ سرکار ﷺ نے ساریاں نوں چھڈ دتا۔

چاپے دے پتر دی معافی

ابوسفیان بن حارث، حضور پاک ﷺ دے کتے چاپے دے پتر سن۔ طبقات ابن سعد وچ اے کہ ابوسفیان بن حارث نے دی علیمہ سعدیہ دا دودھ پیتا سی، ایس لئی ایہ آپ وچ رضائی بھائی دی سن۔ مستدرک حاکم وچ

اوندا اے پئی ابولہب تے عبداللہ بن ابوامیہ وانگراہیہ وی حضور پاک ﷺ دے کتے مخالف سن۔ ایہ سرکار ﷺ دے خلاف شعروی کندے سن۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ وچ حضرت حسان بن ثابتؓ دے شعروی دتے ہوئے نیں، جیہڑے اوہنل ابوسفیان بن حارث دی بھو دے جواب وچ لکھے سن۔

مستدرک حاکم وچ اے جے حضرت حسانؓ حضور پاک ﷺ کولوں ابوسفیان بن حارث دی بھو دی اجازت منگدے سن، پر آپ ﷺ نے ہر داری اجازت نہیں دتی۔

ایہ ابوسفیان دہرہ سال مخالفت وچ بگٹٹ رہے۔ کوئی موقع نہیں چھڈیا، جد ایہ اسلام تے حضور پاک ﷺ دے خلاف سازشاں دچوں پچھاں ہٹے ہون۔ جس ویلے حضور پاک ﷺ مکہ فتح کرن واسطے ٹرے، ابوسفیان اپنی بیوی نوں کہن لگے، محمد (ﷺ) دا لشکر مکہ ولے آ رہیا اے، مارے جاواں گے۔ چل کسے پاسے نکل چلیے۔ اوہنے کہیا، ساری دنیا حضور ﷺ دے جھنڈے تھلے اکٹھی پئی ہندی اے۔ تسن اوہنل دا ساتھ دین دی بجائے مخالفت وچ زندگی گال دتی۔ ہن دی ویلا جے سدھے راہے ٹر پو۔

بڑے شرمندے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ اوس ویلے ابواء شریف کوا اپڑے ہوئے سن۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب حاضر ہوئے۔ طہرت وچ اے، حضور پاک ﷺ نے اینہاں نوں دیکھ کے منہ پر تالیا۔ حبابہ کرامؓ اینہاں ول بچھے، پر اینہاں حضور ﷺ تال اپنی رشتے داری واسطے دے کے جان بچائی۔

حضور پاک ﷺ دے ایس سفرد وچ امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ آپ

دے نال سن۔ ابوسفیان بن حارث نوں بھیجی کہ اوہناں نوں سفارشی بنایا جائے۔
اوہ ایہناں دی پچھی دی دھی سن۔ منت تڑا کر کے اوہناں نوں لیا۔

اُمّ المؤمنینؓ نے عرض کیتی، ابوسفیان نے پوری حیاتی تہاںوں تکلیفوں
ای پہنچایاں نیں، فیروں تہاڑے بھرائیں۔ معاف کر دیوے۔ حضور پاک ﷺ
نے ایٹا ای فرمایا کہ ایسے پچھلے وسمہ سالاں وچ میری توہین دا کوئی موقع ہتھوں
جان دی دتا اے؟ اُمّ المؤمنینؓ چپ ہو گئیاں۔ حضور ﷺ نے ابوسفیان نوں
معاف فرمادتا۔ ابوسفیانؓ مسلمان ہو گئے۔

مستدرک حاکم وچ انج روایت اے کہ ابوسفیان دے نال اوہناں دا
پتروں سی۔ حضور پاک ﷺ راضی نہ ہوئے تے ابوسفیان نے سونہ پائی کہ جے
حضور ﷺ نے مینوں حاضری دی اجازت نہ دتی تے میں پتروں لے کے کسے
پاسے نکل جلاواں گاتے حکم تہا ہیا اپنے آپ نوں مار لوں گا۔ جس ویلے حضور
پاک ﷺ نوں ایہ گل پتا لگی، آپ ﷺ نے ابوسفیان بن حارثؓ نوں معاف فرما
دتا۔

لڑائی وچ دشمنان نوں پانی پیونا

اسلام تے کفر دا پہلا باقاعدہ یڈہ بدر دے مقام تے ہویا۔ حضور پاک
ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ نوں لے کے اوس کھوہ یا حوض دے کول پڑا کیتا ہویا سی
جتھوں پانی لین دی سولت سی۔ پانی دا ایہ انتظام مسلماناں نے اپنی ضرورتاں لئی
کیتا سی۔ جنگ لے شروع نہیں کی ہوئی، تے کافر لشکر دے بہت سارے
بندے پانی پین اتھے آ گئے۔

صحابہ کرامؓ نے اوہناں نوں منع کرنا چاہیا۔ کوئی وی ہندا، اوسنے دشمنان
نوں پانی پین لین نہیں سی دتا۔ جس پانی تے قبضہ مسلماناں دا سی، اوہناں ای
اپنییاں ضرورتاں مطابق کھوہ یا حوض نوں سنواریا بنایا سی، اوہناں دا حق سی جے
اپنے دشمنان نوں کسے طرح وی اوس پانی توں فائدہ نہ اٹھاؤں دیندے۔ پر سرکار
ﷺ نے صحابہ کرامؓ نوں فرمایا: پانی پین توں کسے نوں نہ روکو۔ پین دیوے۔

سیرت ابن ہشام وچ اے کہ جنمناں کافراں نے اوس ویلے حوض
توں پانی پیتا، اوہ سارے جنگ وچ مارے گئے۔ سوائے حکیم بن حزام دے
جیہڑے اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ دے بھتیجے سن۔ بعد وچ جد حکیم
بن حزام مسلمان ہو گئے تے سونہ کھانی ہندی سانے، تے کندے سن۔ سونہ
اوس چے رب دی جنھے مینوں بدر دی لڑائی وچ مارے جان تو پچایا۔

اخیر معافی

حضور پاک ﷺ دی پچھی حضرت عائکہ بنت عبدالمطلبؓ دے اُمّ
المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ دا سکا بھرا عبد اللہ بن ابوامیہؓ، ابو جہل دی طرح حضور
پاک ﷺ دا بڑا وڈا مخالف سی۔ جیہڑے بندے حضرت ابوطالبؓ دے ایمان دے
مخالف نیں، اوہ کندے نیں، اوہناں نوں ایس سعادت توں محروم رکھن والا بھی
عبد اللہ بن ابوامیہؓ ای سی۔

ایہ حضور ﷺ دی نبوت دی دلیل دے طور تے معجزے منکدا رہیا۔
کدی کندا سی، جے آئیں چے نبی او، تے زمین وچوں چو آکڈھ دیوے۔ کدی
کنداسی، اسل تہاںوں اوہوں تیکر نبی نہیں مننا، جد تیکر تیں اپنے حکم نال

اک دم محل نہ تیار کر دیو۔ سیرت ابن ہشام وچ لکھیا اے، اک دہری کمن لگا، میں تے رب دی سونہ تہاڑے تے اوہوں تیک ایمان نہیں لیاؤ، جد تیک تئیں میرے ویکھدیاں ویکھدیاں پوڑی لا کے اسان تے نہ چڑھ جاؤ۔

فیر رب دی کرنی ایہ ہوئی کہ اوہروں سرکار ﷺ مکہ فتح کرن لئی رُے، ایہروں عبد اللہ ایمان لیاؤن دا ارادہ کر کے چلیا۔ راہ وچ شینہ العقاب دے مقام تے حضور ﷺ نے پڑاؤ کیتا ہویا سی۔ ایہنوں پتا گیا کہ ام المؤمنین حضرت سلمہؓ مل نہیں۔ ایہ پہلوں بھین نوں ملیا۔ جو حرکتیں ایہ ویدہ سال کرا رہیا سی، ایہنوں یاد ای سن۔ فرد جرم لئی چوڑی سی۔ سرکار ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہون دا اٹھ نہیں ساسو پیندا۔ پہلوں حضرت ام سلمہؓ نوں گھلیو نو۔

ام المؤمنینؓ نے عرض گذاری۔ پر حضور پاک ﷺ نے من توں انکار فرما دتا۔ ام المؤمنین نے عرض کیتی: اوہ دے کولوں جو جرم وی ہوئے نیں، اوہ نہ چھوٹے نیں، نہ تھوڑے۔ پر اوہ تہاڑی کچھی کا پڑوی اے، تے بوہریوں رشتہ دار وی جے۔ معاف فرما دیو سُو۔ حضور ﷺ نے فرمایا، چنیاں تکلیفیں مینوں غیراں پہنچائیاں نیں، اوہ ایہیاں نہیں، چنیاں عبد اللہ نے پہنچائیاں ہن۔

حضرت ام سلمہؓ نے سوچیا، ہن نہیں، فیر کسے ویے گل کراں گی۔ عبد اللہ نوں پتا گیا تے رون کر لان لگ پیا۔ کمن لگا، جسے مرے تے معافی داؤر بند ای ہو گیا اے، تے فیر میں جان تے کھیڈ جلاواں گا۔

حضور پاک ﷺ نوں معلوم ہویا، تے آپ دے لرم دا سمندر جوش وچ آگیا۔ آپ ﷺ نے عبد اللہ دی خطاواں معاف فرما دتیں۔ تے اوہ مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

کتاباں جنہاں توں استفادہ کیتا گیا

قرآن پاک۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی۔ مسند امام احمد بن حنبل۔ مسند امام مالک۔ مستدرک حاکم۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ مغازی الرسول ﷺ (واقعی)۔ المحاضرات الکبریٰ (جلال الدین سیوطی)۔ جوامع السیرۃ (ابن حزم ظاہری)۔ المداخ النبویہ فی الادب العربی (ڈاکٹر زکی مبارک) الغزوات الکبریٰ و معارک الفتح فی العراق و الشام و مصر (عبد الکرم غزال) رسول عربی ﷺ (عمر ابو النصر)۔ طبقات ابن سعد۔ کتاب المعارف (ابن قتیبہ)۔ انساب الاشراف (بلاذری) سیرت ابن ہشام۔ جلد اول۔ سیرت ابن اسحاق (اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور) حیات محمد ﷺ (محمد حسین بیگل) لباب النقول فی اسباب النزول (جلال الدین سیوطی)۔ روض الانف (امام سیوطی)۔ السیرۃ الحلیہ، جلد اول (علی بن برہان الدین حللی)۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہؓ (ابن کثیر)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہؓ (ابن حجر عسقلانی) عربی میں نعتیہ کلام (ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی)۔ مدارج النبوت (شیخ عبد الحق محدث دہلوی) معارج النبوت فی مدارج الفتوت (ملا معین واعظ کاشفی) المواہب اللدنیہ (تسلطانی)۔ سیر الصحابہؓ: مساجرین (شاہ معین الدین) المشاہد (رحمان علی)۔ الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ (عبد الرحمن ابن جوزی)۔ پیغمبر انسانیت ﷺ (جعفر شاہ پھلواری) رحمت اللعالمین ﷺ (قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)۔ اسوۃ الرسول ﷺ (اولاد

حیدر فوق بگڑای۔ سیرۃ النبی ﷺ جلد اول (شبلی نعمانی)۔ سیرۃ النبی ﷺ جلد سوم (سید سلیمان ندوی)۔ سیرۃ رسولِ عربی ﷺ (نور بخش توکل)۔ محمد رسول اللہ ﷺ (شیخ محمد رضا مصری)۔ روضۃ الاحباب (جمال حسینی)۔ الرحیق المختوم (صفی الرحمن مبارکپوری)۔ سیرتِ سید الشہداء حضرت حمزہؓ (ابن عبد الغفور)۔ غزوات النبی ﷺ (نور بخش توکل)۔ فروغِ ابدیت (جعفر سبحانی)۔ سیرۃ المصطفیٰ ﷺ جلد اول (ابراہیم سیالکوٹی)۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ۔ انسانِ کامل (محمد بن علوی المالکی)۔ حیاتِ الصحابہ جلد اول (محمد یوسف)۔ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (شہناز کوثر)۔ سیرتِ پاک (شہناز کوثر)۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ (عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب)۔ اسلامی انسائیکلو پیڈیا (سید قاسم محمود)۔ تاریخ ابن خلدون جلد اول۔ آسمانِ ہدایت کے ستارے (طالب الماشی)۔ تذکارِ صحابیات (طالب الماشی)۔ محسنِ اعدا (ابوالقاسم رفیق دلاوری)۔ سیرتِ دہلانیہ (احمد بن زین دہلانی)۔ رسولِ اکرم ﷺ اور یسودِ حجاز (برکت احمد)۔ غزوہٴ اُحد (محمد احمد باثمیل)۔ غلامانِ محمد ﷺ (محمد احمد پانی پتی)۔ خلاصۃ الوفا (محمودی) (اردو ترجمہ)۔ مدینۃ محبوب ﷺ (نوادرات) (محمد اسلم جیراجپوری)۔ جرنیلِ صحابہ (نواز رومانی)۔ نقوش۔ رسول ﷺ نمبر۔ جلد ۱۱۔



ضمیمہ (ماہنامہ "نعت" لاہور)

توپین رسالت اور ہٹ دھرمی! کیوں؟

ماہنامہ "القول السدید" لاہور (اپریل ۱۹۹۷ء) کا ادارہ

ہر تھوڑا سا علم رکھنے والا شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ توپین رسالت کفر ہے اور اکثر اس کے ہر تکمیل کا خانہ خراب ہی ہوا ہے۔ مرزاویوں کو دیکھ لیں یا دیوبندیوں کے بیوں کے حال کا جائزہ لے لیں جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توپین کرنے کے بعد اپنے کلام میں تاویلوں کے پتھر میں پڑا اس کم بخت کے ہاتھ سے ایمان تو پہلے ہی جا چکا تھا پھر وہ توبہ کی طرف بھی نہ آسکا اور لطف یہ کہ اپنی بات کو غلط سمجھنے کے باوجود انا کا مسئلہ بتاتے ہوئے اس پر ٹٹ گیا۔ مگر افسوس کہ گزرے ہوئے ایسے واقعات کی روشنی میں عبرت حاصل کرنے کی بجائے انا تاویلوں کا سہارا لینے والے لوگ اب بھی کم نہیں ہیں اس بات کا اندازہ ہمیں اخذ زادہ سیف الرحمن اور اس کے خلفاء کی چلن بازیاں اور ماہنامہ نعت لاہور کو پڑھ کر ہوا۔ اخذ زادہ صاحب کے بارے میں تو پھر کبھی عرض کریں گے البتہ ماہنامہ نعت لاہور کے مختلف شماروں کی روشنی میں اب کچھ گزارش احوال کرتا ہے۔ محترم قارئین جناب بشیر حسین ناظم صاحب نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے سلام پر تنقیدیں لکھی جو ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا والوں نے چھاپی اس تنقید میں کچھ ناروا الفاظ چھپے جن پر پروفیسر منیر الحق کعبی صاحب نے گرفت کی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس غلطی پر تنقید لکھنے والے صاحب اور تنقید چھاپنے والے ادارے کے کرتا دھرتا حضرات معذرت کرتے اللہ و رسول جل و علی اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معافی کے طلب مگر ہوتے اور عوام الناس سے معذرت کرتے کہ ان (لکھنے چھاپنے والوں) کی وجہ سے سنی مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے مگر افسوس کہ یہ معاملہ بھی الجھاؤ کا شکار ہو گیا اور بات اتنی بڑھی کہ محترم ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور کو مسلسل چھ ماہ سے اس بات کو موضوعِ بحث بنانا پڑ رہا ہے اور دوسرا فریق ہے کہ شس سے مس نہیں ہو رہا۔ چونکہ معاملہ رحمتِ ہر دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کا ہے اس لئے ہمیں بھی اس بارے میں لکھنا پڑ رہا ہے۔ ہم کچھ

۲۰۔ خط UMS کے ذریعے بھجوا دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کا نام اور پتہ "عبدالاحد حقانی" وزارت مذہبی امور، اسلام آباد" تحریر ہے۔ استفسار پر عبدالاحد حقانی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر سیرت) نے فون پر بھی اور تحریری طور پر بھی اس خط سے بریت کا اظہار کیا ہے۔ حبیب الرحمن (ڈائریکٹر جنرل وزارت مذہبی امور) نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ سیکرٹری وزارت مذہبی امور کے حکم پر اس معاملے کی انکوائری کی جا رہی ہے کہ حقانی اور وزارت کا نام کیوں اور کیسے استعمال ہوا۔

۳۰۔ اپنے "بے دستخط" خط میں ناظم نے میری بات کو "ڈائریکٹ" کہا ہے، مجھے "جمل مرکب" گردانا ہے، منیر الحق کعبی کو گالیاں دی ہیں، اسے کافر تک کہا ہے۔
۳۰۔ میں نے اس کا محولہ بالا خط ملتے ہی درج ذیل خط ناظم کو بھیجا (۳۰ ستمبر کو رجسٹرڈ پوسٹ سے)
بشیر حسین ناظم!

تمہارے نام سے ایک خط مجھے عبدالاحد حقانی (وزارت مذہبی امور، اسلام آباد) نے بھجوا دیا ہے۔

خط کی زبان، جتنی گندی ہے، اس سے گمن ہوتا ہے کہ یہ تمہی نے لکھا ہو گا۔ لیکن اس پر کسی کے دستخط نہیں ہیں۔ یہ بزدلی بھی تمہی سے متوقع ہے، مگر جب تک دستخط نہ ہوں، اس پر کیا بات کی جائے۔

کیا تم اعتراف کرتے ہو کہ یہ خط تم نے لکھا ہے؟

اس خط کا جواب آج (۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء) تک نہیں آیا۔

۵۰۔ ناظم نے لکھا ہے کہ اس نے تو "کائنات صفا" لکھا تھا، "یار مار اقبال احمد فاروقی" نے اپنی کم فہمی کی بنا پر یہ حرکت مذہبی کی، ساری کی ساری ذمہ داری اقبال احمد فاروقی کی ہے، اور یہ کہ مرکزی مجلس رضا کے ارباب بست و کشاد سے توبہ کیلئے کہنا چاہئے۔
اس سلسلے میں

۶۰۔ الف۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بشیر حسین ناظم نے مجھے خط لکھنے میں جو حرکتیں کی ہیں، ان سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ہوتا ہے۔

۶۰۔ ب۔ اس کی تفسیر ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا نے چھاپی۔ وہ مہینے میں دو ایک مرتبہ لاہور آتا ہے اور اسے جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ گفتگوں، مکتبہ نبویہ میں اقبال احمد فاروقی کے پاس بیٹھتا ہے جو آج کل عملاً "مرکزی مجلس رضا" ہے۔

۶۰۔ ج۔ منیر الحق کعبی کی کتاب جولائی ۱۹۹۵ء میں چھپی اور یہ بھی لاہور میں اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ نبویہ سے فروخت ہوتی تھی۔

۶۰۔ ح۔ ۱۹۹۳ء سے لے کر آج تک ناظم نے کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ صرف منیر الحق کعبی کو گالیاں دیتا ہے۔

۶۰۔ خ۔ اگر اس سے محض جہالت کی وجہ سے حضور ﷺ کی توہین پر مبنی الفاظ سرزد ہو گئے ہوتے تو علم ہوتے ہی وہ نشان دہی کرنے والے کا شکریہ ادا کرتا اور خود توبہ کرتا۔

۶۰۔ د۔ اگر ناشر کی غلطی ہوتی تو فوراً اس کی اصلاح کرواتا۔ تمام نسخوں پر شکر لگواتا اور مرکزی مجلس رضا کے بلانہ جریدے "جہاں رضا" میں اس غلطی پر ندامت کا اظہار کرتا۔

۶۰۔ ر۔ لیکن اس بد بخت نے ۱۹۹۳ء سے ستمبر ۱۹۹۶ء تک نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا، بلکہ اقبال احمد فاروقی کے پاس مکتبہ "نبویہ لاہور" میں بیٹھ کر بھڑا اور دوسری جگہوں پر بھی منیر الحق کعبی کو گالیاں بکتا رہا۔

۶۰۔ ز۔ اپنے زیر نظر "بے دستخط" خط میں بھی اس نے مجھے اور کعبی کو برا بھلا کہا ہے بلکہ اس بد بختی کا دائرہ امام یوسف بن اسماعیل نسہانی، شیخ اور امام علو الدین ابن بکر العاصمی، ربیعہ تک وسیع کیا ہے۔

۶۰۔ ط۔ اقبال احمد فاروقی بھی توہین سرکار دو عالم ﷺ کی مسولیت سے بچ نہیں سکتا کیونکہ اس نے ناظم کے یہ الفاظ نہ صرف شائع کئے بلکہ منیر الحق کعبی کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے "جہاں رضا" میں لکھا: "اب ہمارے اپنے ہی ایک دانشور جناب پروفیسر کعبی صاحب نے ان "عندلیبان ریاض رضویت" کو نشانہ "تقید بلکہ تنقیص بنا کر قابل ستائش تہم نہیں اٹھایا اور ہم ان کی اس غلطی کاوش کی دوا تمہیں نہیں دے سکتے۔ (ردب المرموب

۱۴۲۱ھ رد ستمبر ۱۹۹۵ء ص ۳۲)

۶۰۔ ی۔ یعنی جس کتاب میں منیر الحق کعبی نے حضور ﷺ کی توہین کے الفاظ کی

نشاہدی کی اس پر ناظم انیس گالیاں دیتا رہا اور اقبال احمد فاروقی نے اس اقدام کو ناپسند کیا اور اسے قابل ستائش نہیں گردانا۔

ان دونوں نے نہ توبہ کی ضرورت محسوس کی نہ اس غلطی کو درست کروانے کی۔ گویا دیدہ دلیری سے اس توہین رسول ﷺ پر ڈٹے رہے۔ اب ماہنامہ "نعت" کی گرفت پر بشیر حسین ناظم نے نشاہدی کرنے والوں کو برا بھلا کہنے کے ساتھ وضاحت کی ضرورت محسوس کی ہے (اگرچہ اب بھی خط پر دستخط نہیں کئے) دیکھیں اب اقبال احمد فاروقی کیا موقف اختیار کرتا ہے۔ لیکن توبہ کی توفیق ناظم کو نہیں ہوئی، فاروقی کو کیا ہوگی حالانکہ توہین رسول ﷺ کے اس اقدام کے ذمہ دار شاعر اور ناشر دونوں ہیں۔

مدیر "نعت" نے تو صرف حضور ﷺ کو "کائنات شقا" (نعوذ باللہ) کہنے پر اعتراض کیا تھا کہ حضور ﷺ کی توہین کے حوالے سے یہی بہت بڑی جسارت ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بشیر حسین ناظم ایسا بد نصیب نعت خواں ہے جو ہمارے سرکار ﷺ کی لغتیں پڑھ پڑھ کر اہل محبت سے سینکڑوں ہزاروں کی رقم بھی ہٹا رہا ہے اور حضور ﷺ کی توہین کے کسی ایک لفظ پر بس بھی نہیں کرتا۔ اس نے اپنے استاد حفیظ تائب کو اسی تقصین میں "خالی از معائب" لکھا ہے جو معصوم عن الخلق کا آواز ترجمہ ہے اور معصوم عن الخلق ہی ہوتے ہیں، صحابہ کرام بھی نہیں ہوتے۔

بلکہ مجھے تو اب یہ بدگمانی بھی ہو رہی ہے کہ ناظم نے مشہور زمانہ نعتیہ مصرعے

خلقت مبرا من کل عیب

(آپ کو تمام معائب سے پاک پیدا کیا گیا ہے) کا اطلاق "خالی از معائب" لکھ کر حفیظ تائب پر کیا ہے کہ جس طرح آقا حضور ﷺ خالی از معائب تھے، اس طرح استاد ناظم بھی خالی از معائب ہے۔ کیا یہ توہین حبیب کبریا (علیہ التہ والثناء) نہیں ہے؟ لیکن جس شاگرد کے اشعار میں حضور ﷺ کو "کائنات شقا" (العیاذ باللہ) کہا گیا ہو اور ظاہر ہے کہ یہ استاد کی نظر سے بھی گزرا ہوگا، اس میں اگر استاد کو نظیر رسول ﷺ قرار دیا جائے تو استاد کو کیا اعتراض ہوگا۔ لیکن کیا موقوف شاگرد کے دیئے گئے اس "اعزاز" میں استاد کو بھی حضور ﷺ کی توہین کا کوئی پسو دکھائی نہیں دیا؟ یا

ایں خانہ "بہر آفتاب" است (باقی باقی)

جناب بشیر حسین ناظم صاحب کے ساتھ جناب پیرزاہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے بھی جب چاہیے کام لیا تو پھر جناب ایڈیٹر ماہنامہ نعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

توہین رحمت ہر عالم ﷺ کے مرتکبین کی دیدہ دلیری

حضور اکرم ﷺ کی توہین کے مرتکب بشیر حسین ناظم کو جو خط مدیر "نعت" نے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۶ء کو بھیجا تھا، اس کا جواب آج (۱۳ نومبر ۱۹۹۶ء) تک نہیں آیا۔

ماہنامہ "جہان رضا" لاہور پہلے ہر ماہ ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں موصول ہوتا تھا، ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کا مشترکہ شمارہ نہیں آیا۔ محترم ہمایوں سعیدی نے مجھے یہ شمارہ دیا ہے۔ اس میں توہین محبوب کبریا ﷺ کے مرتکبین نے عجیب کارروائی کی ہے کہ "صحیح" کے عنوان سے لکھا ہے "سلام رضا کی تقصین" "خوان رحمت" مولفہ جناب بشیر حسین صاحب ناظم ایم اے کے بند نمبر ۱۸ پر 'پروف ریڈنگ میں کوتاہی کی وجہ سے چند الفاظ غلط چھپ گئے ہیں۔ بعض ارباب علم و فضل اور خود مولف گرامی نے نشاہدی کی ہے۔ جن حضرات کے پاس "خوان رحمت" موجود ہو تو درستگی فرمائیں۔۔۔۔۔ کائنات صفو شفا پر درود (ص ۲)

فالماں اخبار میں کسی کا نام غلط چھپ جائے، کوئی نام چھپنے سے رہ جائے، کسی اشتہار میں غلطی رہ جائے تو اخبار والے معذرت کرتے ہیں۔ تم نے ۱۹۹۳ء میں حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ انیس "کائنات شقا" (نعوذ باللہ) جولائی ۱۹۹۵ء میں منیر الحق کعبی نے اپنی کتاب میں نشاہدی کی۔ بشیر حسین ناظم کعبی کو گالیاں دیتا رہا۔ کعبی کی یہ کتاب اقبال احمد فاروقی بیچتا رہا، لیکن اس پر "جہان رضا" میں تبصرہ کرتے ہوئے اس کی تنقید کے بارے میں لکھا کہ قابلِ تحسین نہیں ہے۔ (یعنی حضور ﷺ کی جو توہین کی گئی ہے، وہ درست ہے، اس پر تنقید کرنا غلط ہے) اب ماہنامہ "نعت" نے اس مسئلے کو چھیڑا ہے تو یوں اس کی صحیح چھاپ رہے ہو جیسے حضور اکرم ﷺ کی توہین کو کسی اشتہار میں ہونے والی غلطی سے بھی کم اہمیت دیتے ہو۔ نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے،

نہ اقبال احمد فاروقی نے۔

ظاہر! یاد رکھو! حضور اکرم ﷺ کی توہین پر تین سال اکڑے رہے ہو، تو اس معاشرے میں تو شاید تیسس کوئی نہ پوچھے۔ تمہاری وکنداریاں بھی شاید اسی طرح قائم رہیں۔ تم میں سے ایک مرکزی مجلس رضا پر قابض ہے، دو سرائعت خواتین کے ذریعے کارہا ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت بریلوی کے ماننے والے اور حضور اکرم ﷺ سے محبت کے دعویدار تمہیں نہیں پوچھیں گے تو جب قیامت کے دن تم توہین رسالت کے اس جرم پر ماخوذ ہو گے، تمہارے اس اقدام سے صرف نظر کرنے والے بھی نہیں بچیں گے۔ انشاء اللہ!

دسمبر ۱۹۹۶ء تک مسلسل چار ماہ یاد دہانی کے باوجود جب کچھ اثر نہیں ہوتا تو جنوری ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں ایڈیٹر ماہنامہ نعت لکھتے ہیں کہ:

توہین سرکارِ دو عالم ﷺ کے مرتکبین

۱۰۔ بشیر حسین ناظم نے اپنی تقصیریں سلام مطبوعہ ۱۹۹۳ء میں حضور اکرم ﷺ کو "کائنات شقا" لکھا ہے۔ ۱۹۹۵ء میں پروفیسر منیر الحق کعبی نے نشاندہی کی۔ اس پر ناظم کعبی کو گالیاں دیتا رہا اور ناشر تقصیریں اقبال احمد فاروقی نے کعبی کی کاوش کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے کا تحریری اعلان کیا۔

۲۰۔ مدیر نعت نے ماہنامہ "نعت" کی ستمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت خصوصی "اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا" (حصہ دوم) کے مقدمے میں ناظم کی خبری تو ناظم نے اپنے دستخطوں کے بغیر ایک خط لکھا جس میں مدیر نعت کو بھی برا بھلا کہا گیا اور کعبی کو تحریری گالیوں سے نوازا گیا، انیس کافر تک کہا گیا۔ مدیر نعت نے ۳۰ ستمبر کو ایک رجسٹرڈ مکتوب کے ذریعے ناظم سے پوچھا کہ دستخطوں کے بغیر جو خط مجھے ملا ہے کیا وہ اسی نے لکھا ہے؟ لیکن اس نے ۲۷ آگ (۷- دسمبر ۱۹۹۶ء) تک خط کا جواب نہیں دیا۔

۳۰۔ اقبال احمد فاروقی کی مقبوضہ "مرکزی مجلس رضا" کے ماہانہ ترجمان "جنان رضا" لاہور کے ستمبر اکتوبر ۹۶ء کے مشترکہ شمارے میں "تھنج" کے عنوان سے لکھ دیا گیا کہ جن کے پاس یہ تقصیریں ہو، وہ "کائنات شقا" کے بجائے "کائنات صفا" کر لیں۔

۳۰۔ نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے، نہ اقبال احمد فاروقی نے۔

۵۰۔ ماہنامہ "نعت" کے نومبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں یہ حقیقت بھی سامنے لائی گئی کہ بشیر حسین ناظم نے اسی تقصیریں میں اپنے استاد حفیظ تائب کو "خلل از معائب" لکھ کر بھی حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ خالی از معائب حضور اکرم ﷺ کی ذات پاک ہے۔ صحابہ کرام کو بھی خالی از معائب نہیں کہا جاسکتا۔ اس پر بھی ناظم، استاد ناظم حفیظ تائب اور اقبال احمد فاروقی (ناشر) منقار زیر پر ہیں۔ ان میں سے کسی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔

۶۰۔ قادر عین کرام گواہ رہیں کہ ہم توہین رسول کریم ﷺ کے مرتکبین کو توبہ کی راہ دکھا رہے ہیں۔ اگر یہ توبہ نہیں کریں گے تو انشاء اللہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں جنہیں حضور پر نور ﷺ کی عزت و حرمت سے زیادہ اپنے تعلقات عزیز ہوں، اس لئے ہم کسی تعلق کو خاطر میں لائے بغیر انشاء اللہ ایسوں کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

جنوری ۱۹۹۷ء تک تعاقب کے باوجود جب کسی طرف سے کوئی غور و فکر نہ کیا گیا تو فروری ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں ایڈیٹر ماہنامہ نعت تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضور اکرم ﷺ کی توہین پر دیدہ دلیر لوگ

ابن تیمیہ نے الصارم المسلمون علی شاتم الرسول ﷺ میں اجماع تحریر کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور شان اقدس میں تنقیص کرنے والا کافر ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں "جو الفاظ موہم تحقیر سرور کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت عقارت کی نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔" (اشادب الثاقب)

ہمارے علما سناٹے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے سامنے ایک شخص نے کدو کے بادے میں کما کہ میں اسے پسند نہیں کرتا تو امام نے تلواریں کھینچ لی اور فرمایا۔ "تجدید ایمان

کردہ درنہ میں جس میں قتل کر دوں گا۔

لیکن جو شخص حضور اکرم ﷺ کو "کائنات شقا" لکھے (اس کی یہ تحریر ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور شائع کرے) اور آج تک اس تحریر پر توبہ نہ کرے، اس کے حلق علم تو شاید اس لئے نفوذی نہیں دے سکتے کہ وہ وزارت مذہبی امور میں رہا ہے ممکن ہے کبھی کام آیا ہو، یا آئندہ آسکا ہو۔ نعت خوانی کے شوقین اس کی آواز پر مست ہیں وہ اگر حضور اکرم ﷺ کی توہین کا مرتکب بھی ہو تو ان کے نزدیک شاید کوئی بات نہیں۔

۱۹۹۵ء میں پروفیسر منیر الحق کعبی کی کتاب میں اس جسارت پر گرفت کی گئی تو حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنے والا بشیر حسین ناظم اور اسے چھاپنے والا اقبال احمد فاروقی کھجی کو برا بھلا کہتے رہے، ناظم تو اپنی اوقات کے مطابق انہیں گالیاں تک بکتا رہا۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کی ستمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں ناظم کی خبری گئی تو اس نے دستخطوں کے بغیر مدیر نعت کو ایک خط لکھا۔ مدیر نعت نے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۶ء کو اس سے پوچھا کہ کیا خط اسی نے بھیجا ہے، لیکن اس نے آج (۲۰ جنوری ۱۹۹۷ء تک) کوئی جواب نہیں دیا۔

اقبال احمد فاروقی نے ماہنامہ "جہان رضا" کے ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں لکھ دیا کہ قارئین "کائنات شقا" کو "کائنات صفا" پڑھیں، یہ کتابت کی غلطی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی تو حضور اکرم ﷺ کی ذرا سی توہین برداشت نہیں کرتے تھے لیکن تعجب ہے کہ ان کے نام پر بنی ہوئی "مرکزی مجلس رضا" پر آج کل اقبال احمد فاروقی قابض ہے جو حضور ﷺ کی توہین چھاپتا ہے اور نشانہ دہی کو "لائق حسین" نہیں سمجھتا اور توبہ کے بجائے صبح کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

آج تک نہ بشیر حسین ناظم نے توبہ کی ہے نہ فاروقی نے اور رضویوں کو سانپ سوگھہ گیا ہے۔

ماہنامہ "نعت" کے نومبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں یہ حقیقت بھی سامنے لائی گئی کہ ناظم نے اپنے استاد حفیظ تائب کو "خلی از معائب" لکھا ہے حالانکہ خالی از معائب صرف ہمارے آقا و مولا ﷺ کی ذات پاک ہے، صحابہ کو بھی خالی از معائب نہیں کہا جاسکتا اس پر بھی ناظم کو اور استاد ناظم کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی ہے اور یہ سارے اس مذہبی گروہ سے تعلق

رکھتے ہیں جس کا نعوی "مشرق مصطفیٰ ﷺ ہے۔

برعکس نند نام رنگی کانور

یہاں تو لوگوں کو شاید تعلقات نبھانے کی فکر ہو، لیکن اس کھلی کھلی تکین رسول کریم ﷺ اور اس پر دیدہ دلیری کی ان صورتوں پر کیا قیامت کے دن بھی مرگین سے پرسش نہیں ہوگی؟ اور کیا اس جرات کو جانتے بوجھتے ہوئے خاموش رہنے والوں کو جواب دی میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔؟؟

فروری ۱۹۹۷ء تک مسلسل چھ ماہ یاد دہانی اور تعاقب کے باوجود کوئی اثر قبول نہیں کیا گیا بلکہ اب اس دلدل میں حفیظ تائب صاحب بھی پھنس گئے اور مرض یوحنا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق حلاوت و واقعات نیا رخ دھارتے جا رہے ہیں اور نہ جانے اس چکر میں ابھی کس کس نے پھنسا ہے۔ بہر حال ماہنامہ نعت شمارہ مارچ ۱۹۹۷ء میں لکھا گیا کہ:

حفیظ تائب کی توبہ اور تلویل

جناب حفیظ تائب نے مدیر نعت کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے:

"بشیر حسین ناظم نے مجھے جو "خلی از معائب" لکھا تو اس سے مراد "خلی از معائب خن" تھا اور خن کا لفظ کپڑے میں رہ گیا تھا اگرچہ میں تو "خلی از معائب خن" ہونے کا اہل یا دعویدار بھی نہیں ہوں، کجا "خلی از معائب" ہونا جو کسی عام انسان کیلئے سوچا تک نہیں جاسکتا۔ بہر حال غلطی کسی کی بھی ہو، میں ہزار استغفار کرتا ہوں۔"

تائب صاحب نے اپنے مکتوب میں یہ بھی لکھا کہ "بشیر حسین ناظم کی تفسیر کی اشاعت میں جو فاش غلطی سرزد ہوئی، جسے جناب کعبی اور بعد میں آپ نے "توہین" — "گردانا" اس کا بار بار ذکر کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔

حضرت! غلطی کتابت کی بھی ہو سکتی ہے، جہالت کی وجہ سے بھی، لیکن غلطی سے آگاہ ہو جانے کے بعد نشان دہی کرنے والے کو گالیاں دینا کیا اس حقیقت پر وال نہیں کہ یہ غلطی نہیں تھی، دانستہ جرم تھا۔

اگر کسی میں ایمان کی رمق بھی موجود ہو تو اس غلطی پر جس سے حضور رحمت ہر عالم

ﷺ کی توہین ہوتی ہو، نہ صرف شرمندہ ہوگا، بلکہ نشان دہی کرنے والے کا شکر گزار بھی۔ جب وہ بد بخت نشان دہی کرنے والے کو دشنام طرازی کا ہدف بناتا ہے اور غلطی کی اصلاح نہیں کرتا تو پھر بھی وہ چونکہ آپ کا شاگرد ہے اور آپ کی تعریف میں زمین آسمان میں قلابے ملاتا ہے، کیا اس لئے کسی کو اس کے خلاف بات نہیں کرنا چاہئے۔

”خلی از معائب“ کے سلسلے میں جو تمول آپ نے کی ہے، کیا اس سے آپ کا ضمیر مطمئن ہے؟ کیا واقعی ناظم نے ”خلی از معائب سخن“ لکھا تھا؟ کیا آپ کے اس شاگرد کا تعمس محض قافیہ بندی ہی نہیں جس کا مظاہرہ اس نے آپ کی تعریف میں خامہ فرسائی کرتے ہوئے بھی کیا۔

اس نے آپ کو یوں ”خلی از معائب“ قرار دیا ہے:

”عند لب چنستان رسالت طرعی بلغ نبوت

قائد نعت نگاراں امیر کشور درد شعاراں

استلوقت خوش رخت و خوش بخت

مقبول و منظور بارگاہ مصطفیٰ ﷺ

کشتہ تیغ مودت آل سید الوری ﷺ

قیل دشمن محبت اولیا

خلی از معائب جناب پروفیسر حفیظ تائب

(خوان رحمت۔ ص ۷)

اس کے ساتھ آپ کی یہ تمول کہ ”سخن“ کا لفظ کمپوزنگ میں رہ گیا تھا شاید آپ کو تو مطمئن کر دے، اللہ اور اس کے رسول معظم ﷺ تو جانتے ہیں کہ یہ تمول غلط ہے۔

بہر حال، اگر آپ نے دل سے اپنے خالق و مالک جل و علا کی بارگاہ میں توبہ کی ہے تو اللہ کریم ضرور اسے قبول فرمائے گا اور اگر ایسا نہیں ہے تو اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کے دن آپ کا شکر کیا ہوگا۔

اپریل ۱۹۹۷ء تک تو اتار سے آٹھ ماہ محاسبہ کرنے کے باوجود بھی جب کسی کو کوئی خیال نہ آیا اور گستاخی جیسے جرم کو معمولی جرم خیال کرنے والے حضرات بھی میدان میں آگئے تو

محترم راجہ صاحب کو خون کے آنسو روتے قلم سے لکھنا پڑا کہ:

حضور اکرم ﷺ کی توہین

خاموش تماشائیوں میں سے ایک بولا

ہماری قومی بد قسمتی ہے کہ ہم غیرت ایمانی کے مظاہرے کرتے وقت بھی اپنی مصلحتوں کو پیش نظر رکھتے ہیں اور ان مظاہروں کا اہتمام کرانے والے کسی خاص سبب سے ایسا کرتے ہیں۔ حکومت کے خلاف مظاہرہ کرنا مطلوب ہوا تو مسلمان رشدی کے خلاف اسلام آباد میں جلوس نکلا کے کچھ نوجوانوں کو شہید کروا دیا۔ پھر اس کے بعد مفادات نے اجازت نہ دی یا سیاست نے ضرورت محسوس نہ کی تو منقار زیر پر ہو گئے۔

کسی نے چاہا کہ پاکستان کے عیسائیوں کے خلاف ہنگامہ کروایا جائے تو قرآن کو بنیاد بنا کر مقصد حل کروا لیا گیا۔

انہی دنوں چھانگا مانگا میں کسی نے یہی حرکت کی تو اس پر کسی کی غیرت جوش میں نہ آئی۔ شارع قائد اعظم ﷺ لاہور پر واقع خانہ فرہنگ ایران کے دفتر میں موجود قرآن پاک جلادینے گئے تو بھی کچھ نہ ہوا۔

نصف صدی سے زیادہ عرصے تک خواجہ حسن نظامی کا مضمون ”مکہ ایک دھوبی“ نصابی کتابوں میں بھی، مذہبی رسالوں میں بھی اور عام کتب و جرائد میں بھی شائع ہوتا رہا، لیکن جب کسی نے ضرورت محسوس کی تو خواجہ حسن نظامی پر توہین رسول ﷺ کا الزام لگا کر اس

مضمون کو میسرک کی نصابی کتاب سے نکلا دیا گیا۔

کیا حضور اکرم ﷺ کی عزت و حرمت کی حفاظت اور ناموس سرکار ﷺ کا احساس ایمان کی ہمہ وقتی ضرورت نہیں؟ کیا توہین رسول ﷺ کی کسی گستاخانہ کوشش پر خاموشی ایمان کی سلامتی کی ضمانت دیتی ہے؟

گچی بات یہ ہے کہ ہم عیسائی شعائر، دنیا دار لوگ ایمان کی کمزوری کا شکار ہیں لیکن کیا ہماری مصلحتیں ہمیں زبان سے بھی توہین حبیب کبریا ﷺ کے مرتکب لوگوں کے خلاف

کوئی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

یا کوئی شخص سامنے آئے اور ہماری رہنمائی کرے کہ کس طرح حضور ﷺ کو بشیر حسین ناظم کا "کائنات شقا" لکھنا درست ہے، اور حقیقتاً تب کو "خللی از معائب" قرار دینا توہین رسالت نہیں ہے؟

یہ بات پہلے بھی لکھی جا چکی ہے کہ بشیر حسین ناظم کے نام سے جو بے دستخط خط مدیر نعت کو ستمبر ۱۹۹۶ء کے اواخر میں ملا تھا، اس میں تحریر تھا کہ اصل مسودے میں "کائنات شقا" تھا۔ یار مار اقبال احمد فاروقی نے اپنی کم قسمی کی بنا پر یہ حرکت مذہبی کی ساری ساری ذمہ داری اقبال احمد فاروقی کی ہے۔ مدیر نعت نے ۳۰ ستمبر کو رجسٹرڈ پوسٹ سے ایک خط بنام بشیر حسین ناظم بھیجا اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ خط اسی نے لکھا ہے۔ لیکن اس نے آج (۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء) تک اس کی وضاحت نہیں کی۔

چنانچہ صورت حال یہ بنی کہ

○ (الف) بشیر حسین ناظم کی جو تفہیم مرکزی مجلس رضا لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کی، اس میں حضور ﷺ کو (نمود پاشد) "کائنات شقا" لکھا گیا۔

○ (ب) آج کل مرکزی مجلس رضا پر اقبال احمد فاروقی قابض ہے۔

○ (ج) پروفیسر منیر الحق کعبی بل پوری نے اپنی کتاب "سلام رضا" تفہیم، تفہیم اور تجزیہ" مطبوعہ جولائی ۱۹۹۵ء میں اس جسارت کی نشان دہی کی۔

○ (د) اسی کتاب میں اس حرکت کی نشاندہی بھی کی گئی کہ بشیر حسین ناظم نے اپنے استاد حقیقتاً تب کو "خللی از معائب" لکھا ہے۔

○ (ه) "خللی از معائب" صرف حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام بھی معصوم عن الخافض ہیں۔

○ (و) منیر الحق کعبی کی یہ کتاب بھی اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ نبویہ لاہور ہی سے فروخت ہوئی۔

○ (ز) اقبال احمد فاروقی نے ماہنامہ "جہان رضا" (مرکزی مجلس رضا کے

آرگن) کی دسمبر ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں لکھا کہ وہ کعبی کی تنقید "بلکہ تنقیص" کو دواو تحسین نہیں دے سکتا۔

○ (ح) بشیر حسین ناظم کعبی کی کتاب کی اشاعت کے بعد سے ستمبر ۱۹۹۶ء تک مکتبہ نبویہ پر بیٹھ کر اقبال احمد فاروقی کی موجودگی میں کعبی کو گالیاں دیتا رہا۔

○ (ط) ماہنامہ "نعت" کی اشاعت خصوصی "اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا" حصہ دوم (ستمبر ۱۹۹۶ء) کے مقدمے میں "اور پھر ماہنامہ نعت کی ہر اشاعت میں بشیر حسین ناظم کی اس حرکت کے خلاف لکھا گیا۔

○ (ی) اس پر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور کی ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں "صحیح" کے عنوان سے لکھ دیا گیا کہ قارئین "کائنات شقا" کو "کائنات شقا" پڑھیں۔

○ (ک) اس طرح توہین رسول کریم ﷺ کی اس جسارت کی نشاندہی کرنے والے پروفیسر منیر الحق کعبی کو دشنام طرازی کا ہدف بنانے اور کعبی کی اس تنقید کو ناقابل تحسین قرار دینے والوں نے توبہ تو کہا، ندامت کی بھی ضرورت محسوس نہ کی۔

○ (ل) بشیر حسین ناظم کی آج تک اس سلسلے میں کوئی تحریر سامنے نہیں آئی۔ اقبال احمد فاروقی نے کعبی کی اس جسارت کو بے پندیدہ قرار دیا۔ جب ماہنامہ "نعت" نے تعاقب کیا تو "صحیح" چھاپنے کو کافی سمجھا۔

○ (م) حقیقتاً تب کو "خللی از معائب" قرار دینے پر تو کسی صحیح کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ حالانکہ حقیقتاً تب نے مدیر نعت کے نام اپنے مکتوب (مشمولہ ماہنامہ نعت بابت مارچ ۱۹۹۷ء) میں لکھا ہے کہ "خللی از معائب ہوتا کسی عام انسان کیلئے سوچا تک نہیں جاسکتا۔"

"نعت" کے دفتر میں کئی حضرات نے خطوط کے ذریعے اور کئی قارئین نے بالمشافہ ملاقات پر ماہنامہ "نعت" کی اس جرات کی داد دی ہے، لیکن ہمارا گزشتہ سوانو سل کامیابی

گواہ ہے کہ ہم باہنامہ "نعت" کی تعریف میں آنے والے خطوط کو رسالے میں جگہ نہیں دیتے۔ اگر ہم درست سمت کے راہی ہیں تو اللہ کریم جل شانہ العظیم اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں اپنی تحریروں کی پذیرائی کے تمنائی ہیں۔ اگر خدا ناکردہ ہماری کوئی تحریر منافقت پر مبنی ہوئی تو ہمیں بارگاہ خدا اور رسول خدا (جل شانہ) و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مار پڑ سکتی ہے۔ لیکن ہمیں حضور ﷺ سے محبت کے دعویداروں، اسلام کے ٹھیکیداروں، اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے علمبرداروں کے اس رویے پر تعجب ضرور کرنے دیجئے کہ ان کی مصلحتیں حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حرمت و تقدیس کے احساس پر غالب ہیں۔

ایک صاحب نے ہمیں اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس سلسلے کو ختم کر دیجئے، اب تو قارئین بھی اکتانے لگے ہیں۔ اگر یہ بات کسی ایک قاری نعت کے بارے میں بھی درست ہے تو معنی یہ ہوا کہ اب لوگ نہ صرف یہ کہ توہینِ رسول اکرم ﷺ کو برداشت کرتے ہیں بلکہ نشانہ دہی کی جرات کرنے والوں پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ کی توہین ہی ہوئی ہے نہ۔ یہ اتنی بڑی بات کہاں سے ہو گئی کہ اس پر "نعت" کے صفحات اور لوگوں کا وقت ضائع کیا جائے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ تم بشیر حسین ناظم وغیرہ کی توہین کی مرکب ہو رہے ہو اور یہ جرم ناقابلِ معافی ہے۔

شاید ایسے اکتانے والوں کے نزدیک حضور ﷺ کی توہین کرنے والے قیامت کے دن لواء الحمد کے سائے میں ہوں گے اور بشیر حسین ناظم وغیرہ کی شان میں گستاخی کرنے والے دوزخی ٹھہریں گے۔ یا للعجب!

ضروری گزارش : ہم بودبانہ گزارش کرتے ہیں جناب فاروقی صاحب اور جناب ناظم صاحب کی خدمت میں کہ وہ اس معاملے کو الجھانے کی بجائے سلجھانے کی کوشش کریں اور توبہ نامہ شائع فرمادیں اگر یہ حضرات اس طرف نہیں آتے تو راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ نے تعاقب کا حق ادا کر دیا ہے اگر اب بھی کوئی بے راہ روی کو اپنائے رکھنے پر مصر ہے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ اگر کوئی گستاخی پر بضد ہے تو وہ خود ہی اپنے انجام کو انشا اللہ تعالیٰ ضرور پہنچ جائے گا۔



بقعہ محضرا اور منار نور کے سائے میں شہر محبت و عطا

"NAAT"
CPL 106

